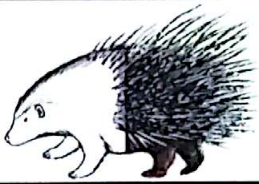
بچوں کی پہلی لائبریری

جنگلی جانور







بچوں کی پہلی لائبریری

جنگلی جانور



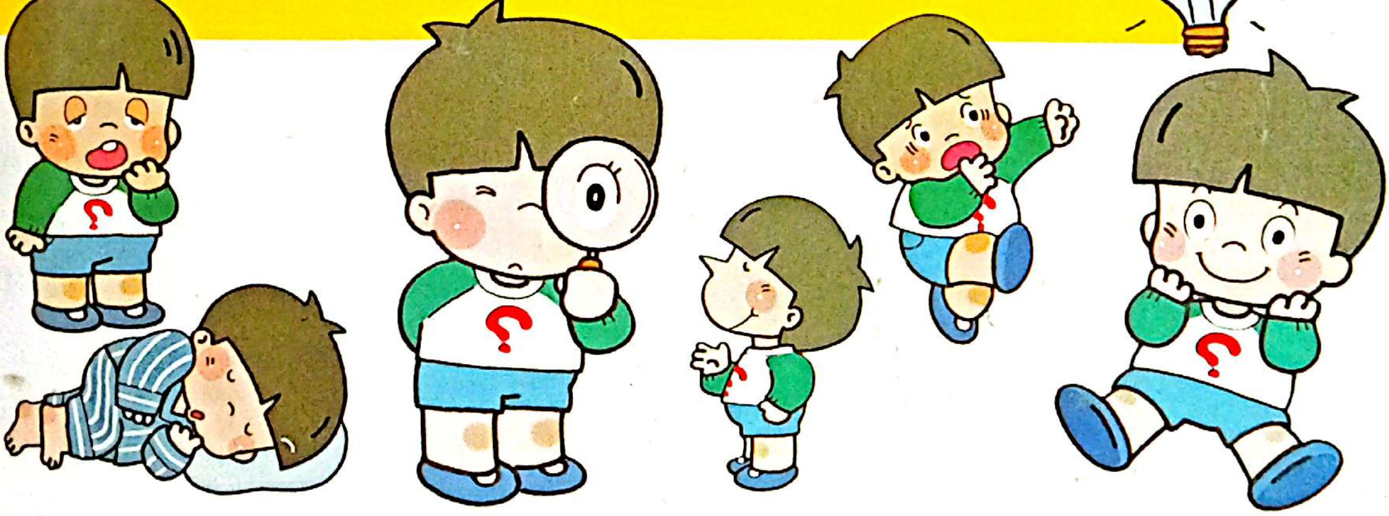
ٹائم لائف ایشیا



فہرست



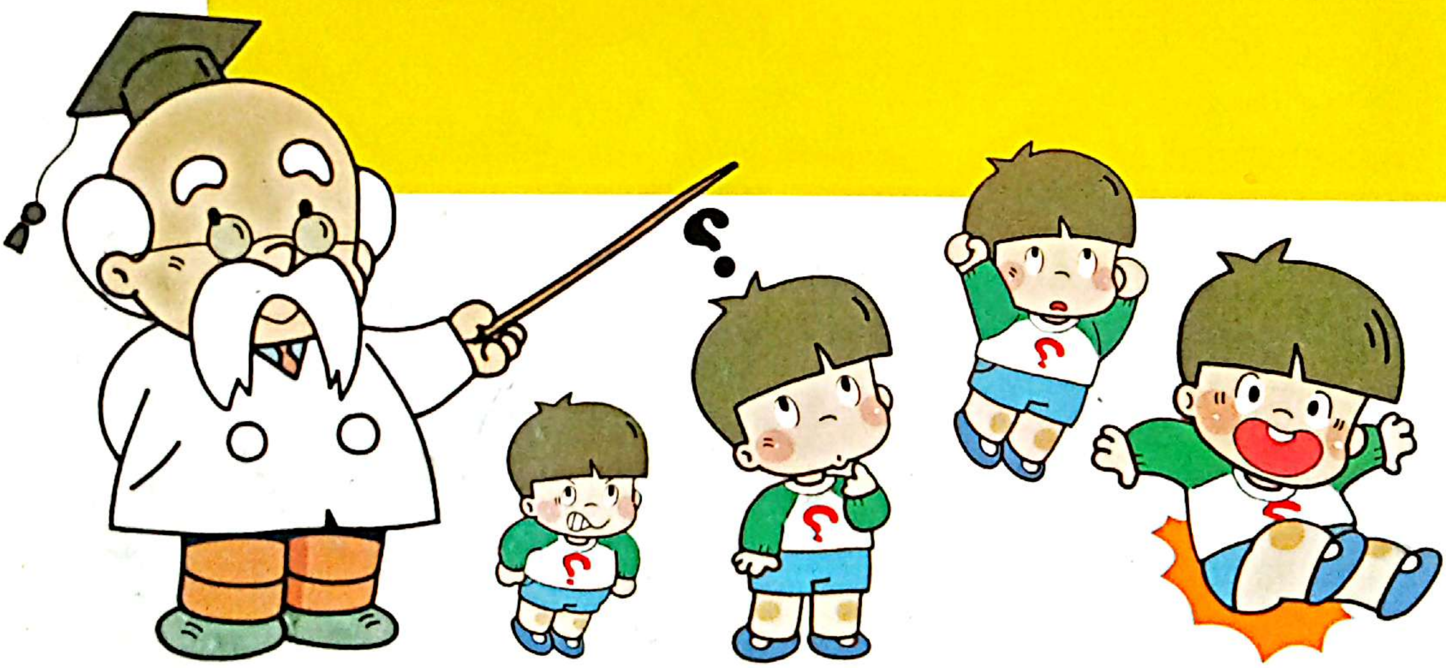






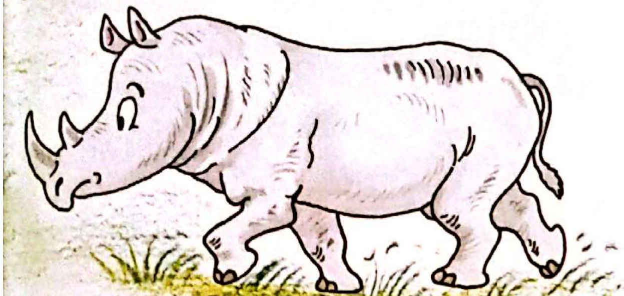


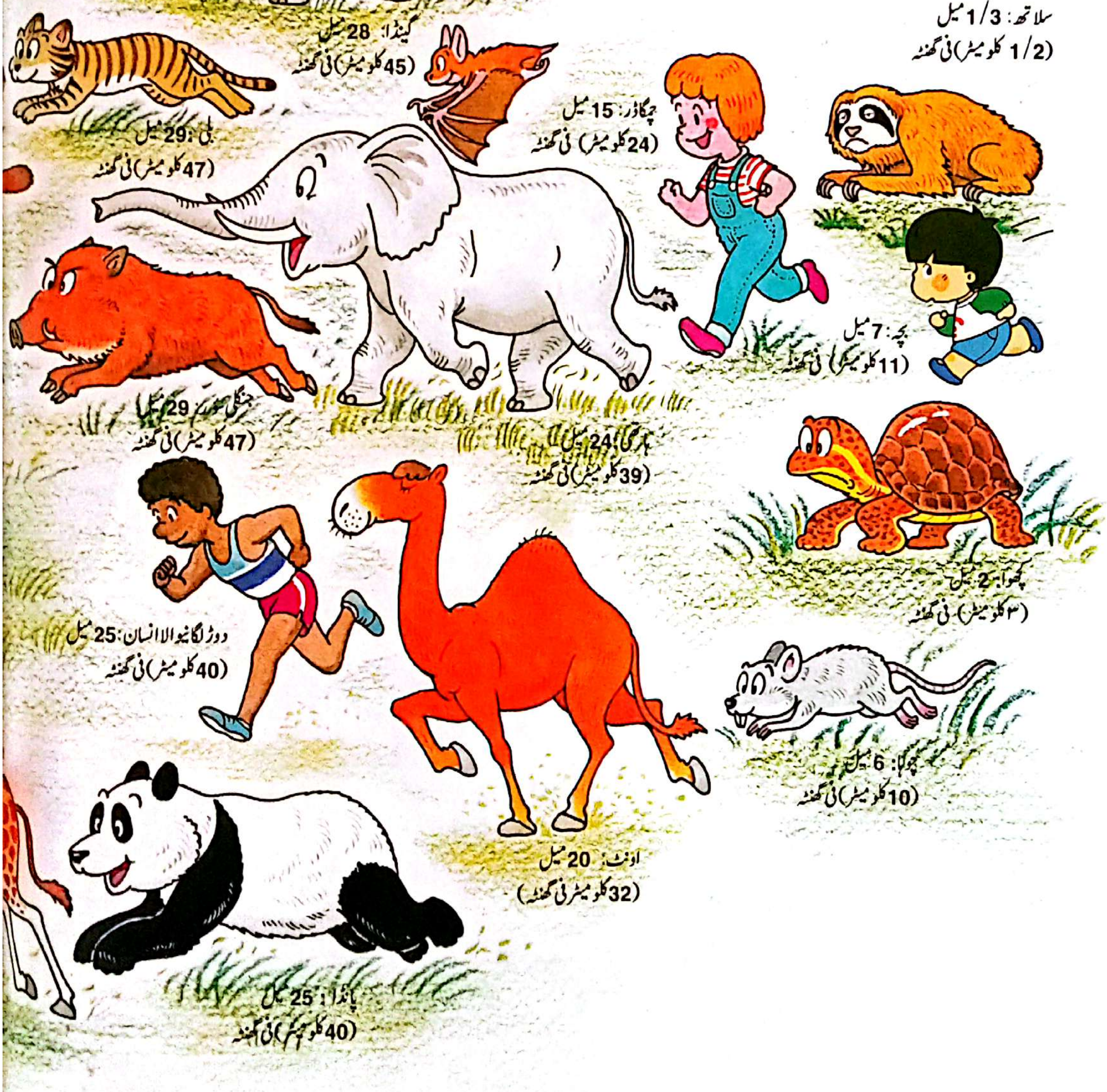


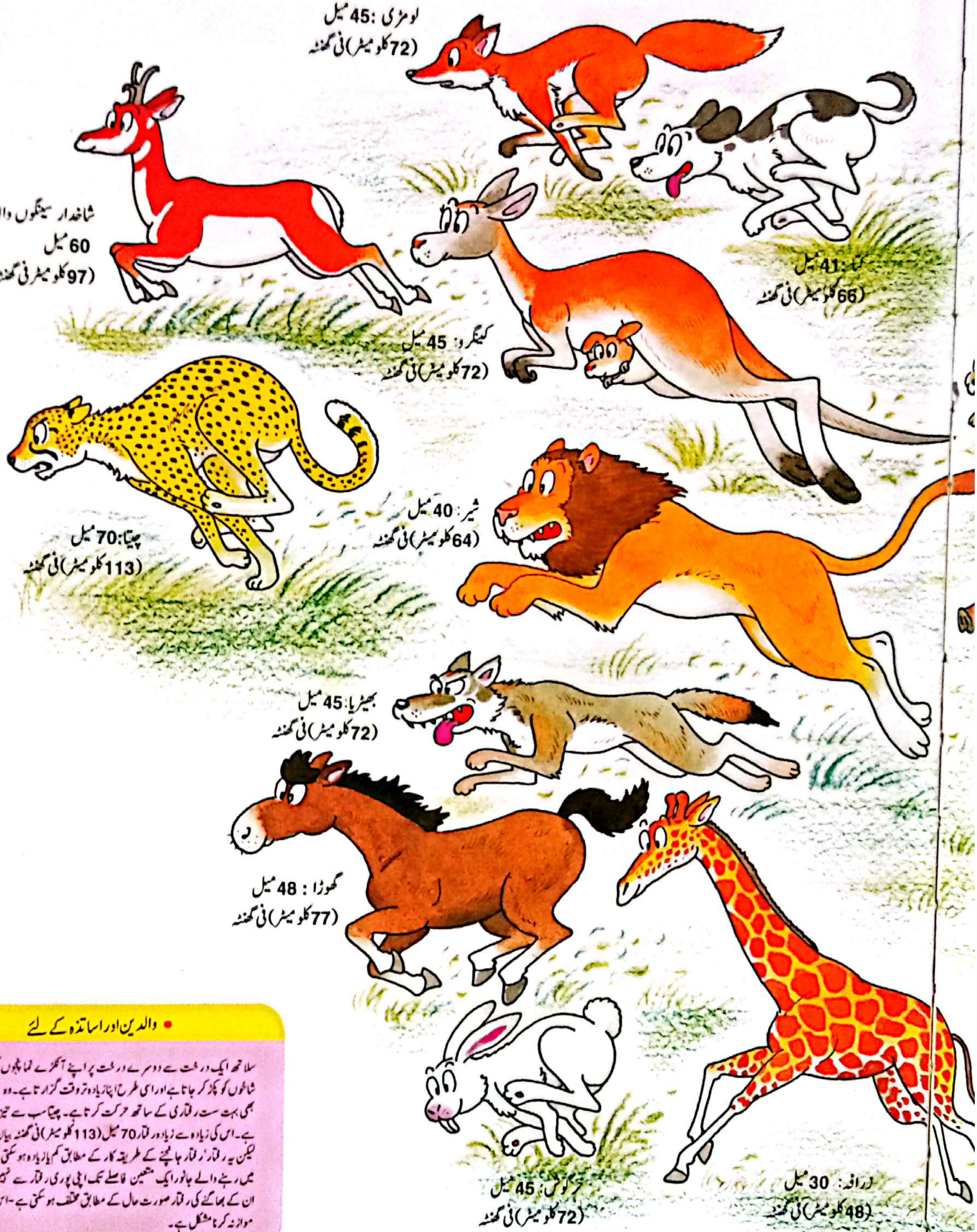


کون سا جانور سب سے تیز رفتار ہے؟

جواب: چیتا سب سے تیز بھاگنے والا جانور ہے۔ کم فاصلے کے دوران یہ **70** میل (**113** کلومیٹر) فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ سکتا ہے۔ دوسرا سب سے تیز بھاگنے والا جانور شاخ دار سینگوں والا ہرن ہے۔ اس کی رفتار **60** میل (**97** کلومیٹر) فی گھنٹہ ہے۔ سلاتھ سب سے سُست رفتار جانور ہے۔ یہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور اسے خود کو آگے کی طرف گھسیٹنا پڑتا ہے۔





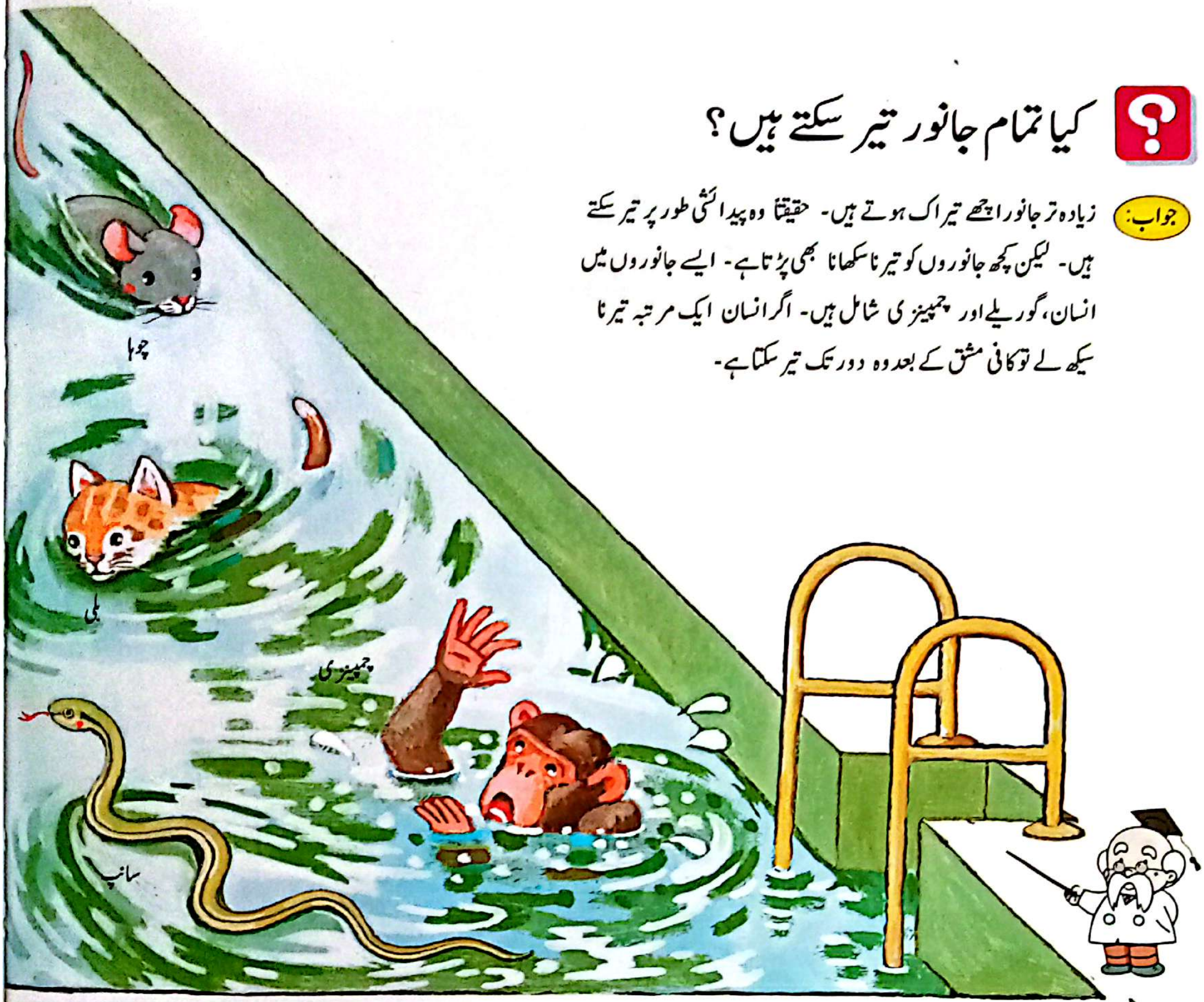


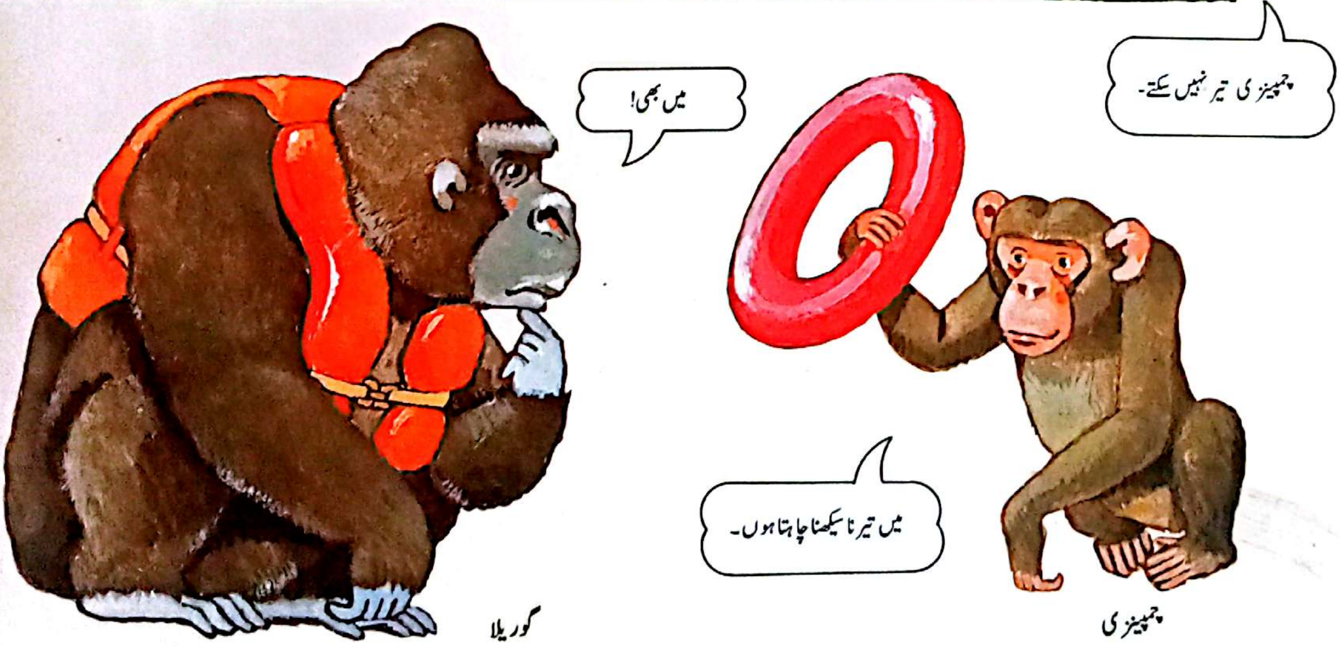
• والدین اور اساتذہ کے لئے

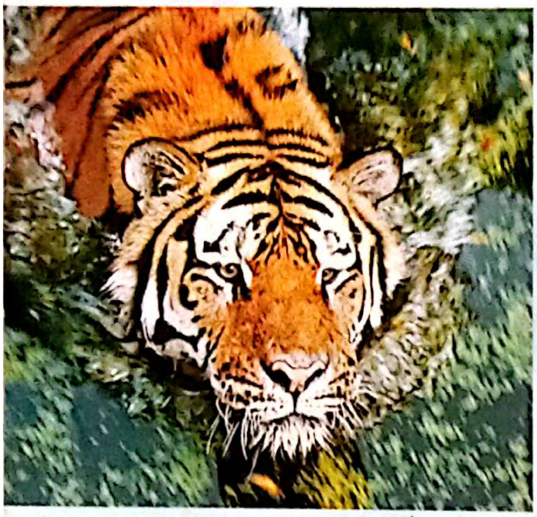
سلاتھ ایک درخت سے دوسرے درخت پر اپنے آنکڑے نما پنجوں کی مدد سے شاخوں کو پکڑ کر جاتا ہے اور اسی طرح اپنا زیادہ تر وقت گزارتا ہے۔ وہ درختوں پر بھی بہت سست رفتاری کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ چیتا سب سے تیز زمینی جانور ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ رفتار 70 میل (113 کلومیٹر) فی گھنٹہ بیان کی گئی ہے لیکن یہ رفتار، رفتار جانچنے کے طریقہ کار کے مطابق کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ جنگل میں رہنے والے جانور ایک متعین فاصلے تک اپنی پوری رفتار سے نہیں بھاگتے۔ ان کے بھاگنے کی رفتار صورت حال کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔ اس لئے تقابلی موازنہ کرنا مشکل ہے۔

کیا تمام جانور تیر سکتے ہیں؟

جواب: زیادہ تر جانور اچھے تیراک ہوتے ہیں۔ حقیقتاً وہ پیدائشی طور پر تیر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ جانوروں کو تیرنا سکھانا بھی پڑتا ہے۔ ایسے جانوروں میں انسان، گوریلے اور چمپینزی شامل ہیں۔ اگر انسان ایک مرتبہ تیرنا سیکھ لے تو کافی مشق کے بعد وہ دور تک تیر سکتا ہے۔







▲ شیر اچھے تیراک ہوتے ہیں۔



انسان کو تیراکی کی مشق کیوں کرنی پڑتی ہے؟

تقریباً تمام جانور پانی میں اسی صورت میں تیر سکتے ہیں کہ ان کی ناک پانی کی سطح سے اوپر رہے۔ انہیں صرف پیر ہلانے کا کام کرنا ہوتا ہے۔ وہ ایسا کرلیں تو تیر سکتے ہیں۔ لیکن اگر انسان اور چمپینزی اپنے آپ کو صرف بہنے کے لئے چھوڑ دیں تو ان کی ناک پانی میں ڈوب جاتی ہے اور وہ سانس نہیں لے سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں تیرنے کی مشق کرنی پڑتی ہے۔



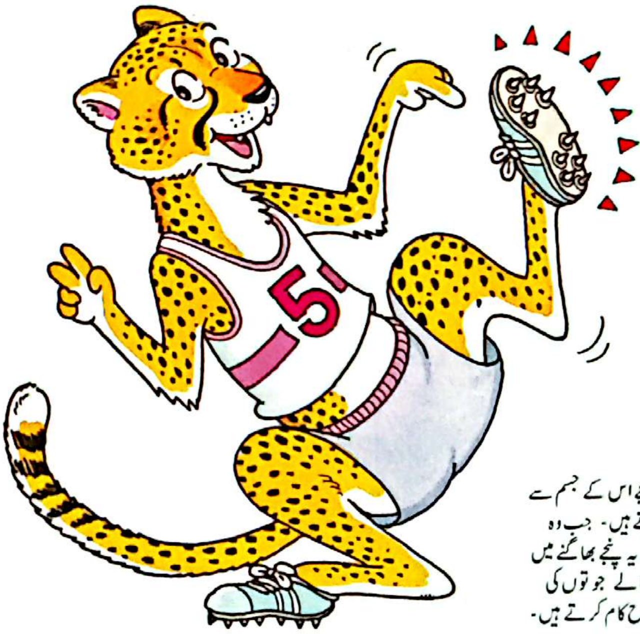


• والدین اور اساتذہ کے لئے

انسان ، چمپینزی اور گوریلوں کو تیرنا سیکھنا پڑتا ہے جبکہ دوسرے جانور پیدائشی تیراک ہوتے ہیں۔ انسان سمیت تمام جانوروں کے جسم فطری طور پر تیرن ہار ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پانی میں تیر سکتے ہیں۔ زیادہ تر جانوروں کی ناک تیرتے وقت پانی کی سطح سے اوپر رہتی ہے۔ اس سے اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ کوئی جانور سیکھے بغیر تیرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں۔ پانی سے ناک کے اوپر رہنے کی وجہ سے زیادہ تر جانور تیرنے کے دوران فطری طریقے سے سانس لے سکتے ہیں۔ انسان اور بن مانس کو یہ سیکھنا ضروری ہے کہ تیرتے ہوئے ناک اور منہ میں پانی داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اکثر چھوٹے بچوں کو تیرنا سیکھنے میں بہت لطف آتا ہے۔

چیتا اتنا تیز کیسے دوڑ سکتا ہے؟

جواب: مختصر فاصلے کے اعتبار سے چیتا زمین پر تیز ترین جانور ہے۔ چیتے کی تیز رفتاری کی وجہ اس کے جسم کی خصوصی بناوٹ ہے۔ اس کی پشت کی ہڈی بڑی آسانی سے مڑ سکتی ہے۔ جس بنا پر یہ بڑی بلی کی طرح کا جانور بڑی چھلانگیں لگا کر آگے کی طرف دوڑ سکتا ہے۔ چیتے کے پاؤں میں لمبے اور پتلے پنجے ہوتے ہیں۔ یہ زمین پر کیل کی طرح گرفت کر کے اُسے بہت تیز دوڑنے میں مدد دیتے ہیں۔

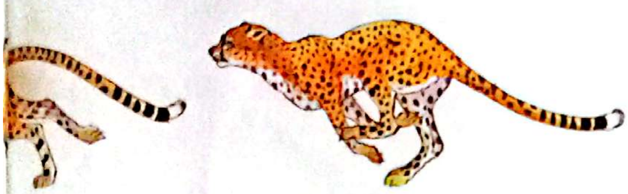


چیتے کے پنجے اس کے جسم سے باہر نکل آتے ہیں۔ جب وہ دوڑتا ہے تو یہ پنجے بھاگنے میں مدد دینے والے جوتوں کی نوک کی طرح کام کرتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

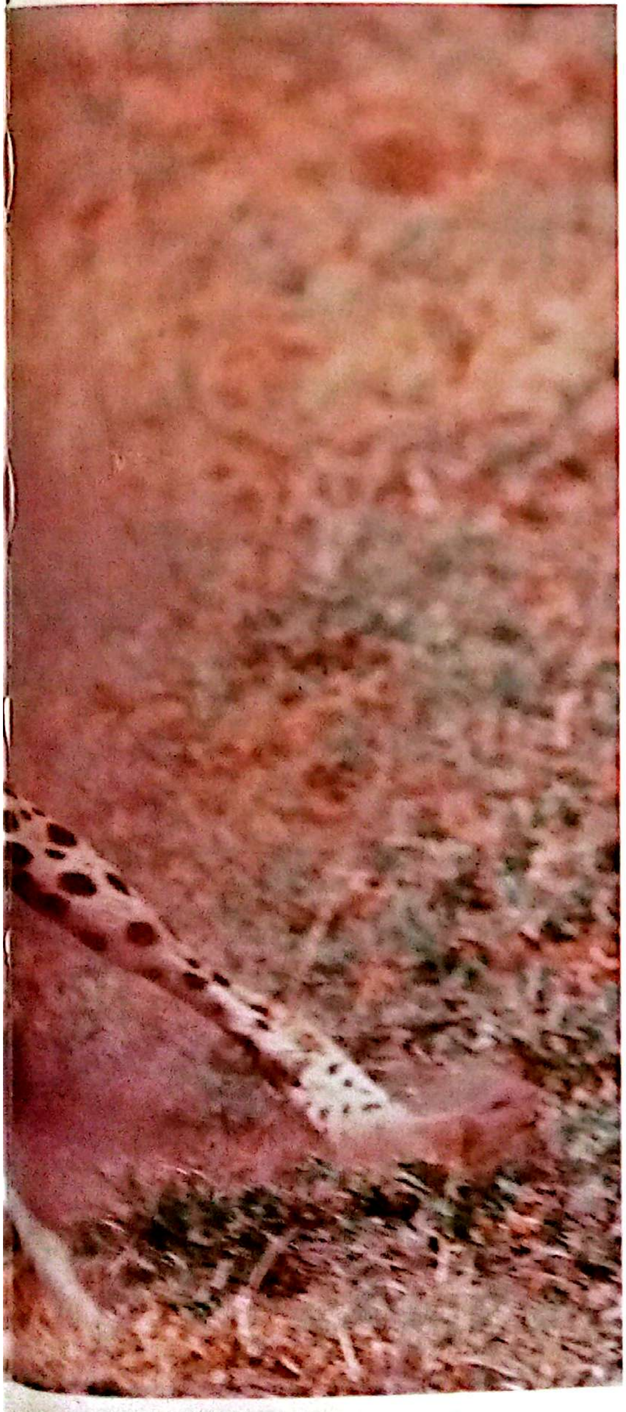
چیتا بلی کے خاندان کا ایک اہم رکن ہے۔ وہ اپنے شکار کا حیران کن پُھرتی سے تعاقب کرتا ہے۔ چیتے کا جسم رفتار کے لئے بنا ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کی لچکیلی بناوٹ بلی کے خاندان کے تمام جانوروں کی ایک خصوصیت ہے جو چیتے کے تیزی سے بھاگنے کی صلاحیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن اگر دوسری بلیوں سے موازنہ کیا جائے تو اس کا جسم پتلا اور ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔ زیادہ تر بلیوں کے پنجوں کے برعکس چیتے کے پنجے اندر کی طرف نہیں جا سکتے اور ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ جب چیتا دوڑتا ہے تو یہ اسے کھنچاؤ فراہم کرتے ہیں۔ چیتا جستوں میں دوڑتا ہے اور اس میں تحمل و برداشت کی کمی ہوتی ہے۔ شکار کے وقت چیتا پہلے دبے پاؤں اپنے شکار کی طرف بڑھتا ہے اور پھر تیز رفتاری سے اسے جا پکڑتا ہے۔

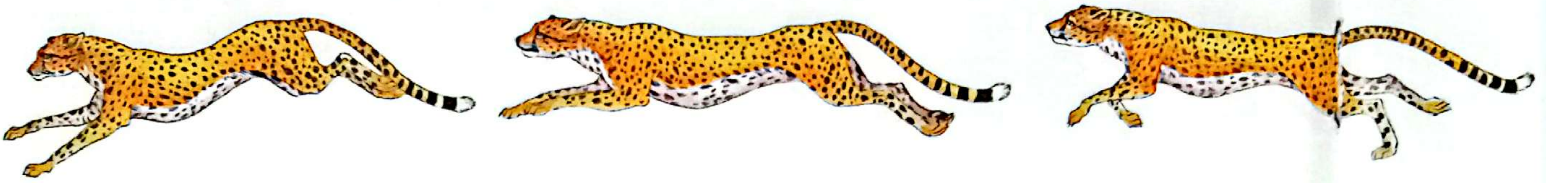
■ چیتا کیسے دوڑتا ہے



چیتا اپنے جسم کو اسپرنگ کی طرح سمیٹتا ہے اور اپنی پچھلی ٹانگوں سے اسے طاقت ور انداز میں دھکا دیتا ہے۔

▼ غزال کا شکار : تیز ترین رفتار سے دوڑ کر

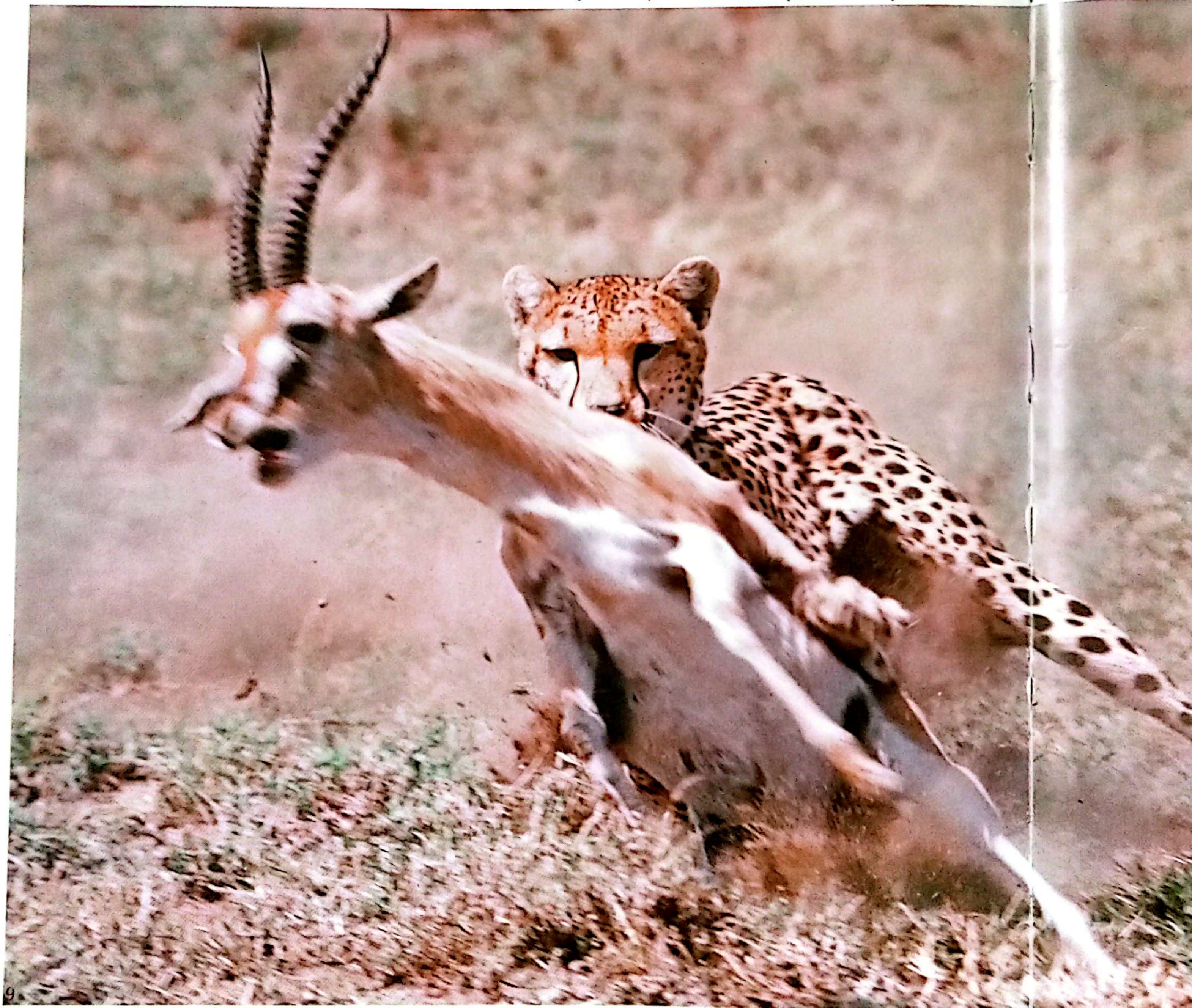




چیتے کا جسم اس طرح پھیلتا ہے جیسے کسی اسپرنگ کو دبا کر اچانک چھوڑ دیا گیا ہو۔ اس کا جسم آگے کی طرف ہوا میں پورا اچھل جاتا ہے۔

ایک جست اسے 23 فٹ (7 میٹر) تک آگے لے جاتی ہے جب اس کی اگلی ٹانگیں زمین پر پڑتی ہیں تو وہ جسم کو پھر پیچھے کی طرف سمیٹ لیتا ہے۔

ایک مادہ چیتا اپنے شکار کو دبوچ رہی ہے۔ وہ اسے گردن سے پکڑ کر ہلاک کردے گی۔



شیر کے جسم پر دھاریاں کیوں ہوتی ہیں؟

جواب: ان دھاریوں کی وجہ سے شیر کو دیکھنا مشکل ہوتا ہے۔ کھلی جگہ پر شیر کی زرد اور کالی دھاریوں کو دیکھنا بہت آسان ہے۔ لیکن شیر اگر جھاڑیوں یا درختوں کے درمیان ہوں تو ان کو دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہرن اور دوسرے جانور رنگوں کو ٹھیک طرح سے نہیں دیکھ پاتے اس لیے شیر باآسانی چھپ جاتا ہے۔





▲ ہرن کی آنکھیں صرف سفید اور کالا رنگ دیکھ سکتی ہیں۔



▲ شیر گھاس کی ایک جھاڑی سے جھانک رہا ہے۔ شیر اپنے پس منظر کے رنگ سے ہم آہنگ ہے۔

یہ نشانات ایک جانور کو بغیر نظر آئے شکار کرنے میں مدد کرتے ہیں

جنگلی بلیاں اور جیگوار گھنی جھاڑی اور گھاس میں رہتے ہیں۔ یہ پس منظر روشنی اور سایے کا ایک تضاد بنا دیتا ہے۔ جنگلی بلیوں اور جیگوار کے جسم پر ہلکے رنگ کے پس منظر میں گہرے رنگ کے نشانات ہوتے ہیں جو انہیں اپنے اطراف سے ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کے شکار انہیں مشکل سے دیکھ پاتے ہیں۔ وہ دیکھے جانے سے پہلے شکار کے قریب آ جاتے ہیں۔



جیگوار گھنے جنگلوں میں رہتا ہے اور بندروں، پکروں (Paccaries)، اور تاپیروں (Tapirs) کا شکار کرتا ہے۔



بنگال کی جنگلی بلی درختوں اور جنگلوں میں رہتی ہے اور چھوٹے جانوروں کا شکار کرتی ہے۔

یہ نشانات ایک جانور کو چھپنے میں مدد دیتے ہیں

کچھ کمزور جانور جو اکثر شکار ہو جاتے ہیں ان کے جسم پر گول، سفید نشانات ہوتے ہیں۔ یہ نشانات ان گول سفید دھبّوں کی طرح لگتے ہیں جو جنگل کے درختوں میں سے سورج کی روشنی کے چھن کر آنے سے زمین پر بنتے ہیں۔ اس سے ایک جانور کو اپنے پس منظر میں چھپنے میں مدد ملتی ہے اور یوں وہ اپنے بھوکے دشمن سے بچ سکتا ہے۔



تاپیر (Tapir) جب چھوٹا اور کمزور ہوتا ہے تو اس کے جسم پر بہت سی چتیاں ہوتی ہیں۔



جب ہرن کا بچہ چھپا ہوتا ہے تو اس کی چتیاں اسے دشمن کی آنکھوں سے محفوظ رہنے میں مدد کرتی ہیں۔



گرمیوں میں ہرن کے جسم پر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔ سردیوں میں یہ چتیاں غائب ہو جاتی ہیں۔



جنگلی سؤر جب چھوٹا ہوتا ہے تو اس کے جسم پر سفید نشانات ہوتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

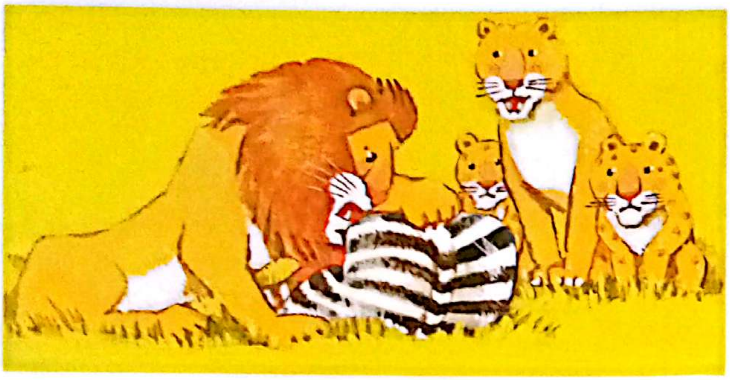
بہت سے جانور خود کو اپنے اطراف سے ہم آہنگ کر لیتے ہیں تاکہ دشمن ان کا پتا نہ چلا سکے۔ اسے کیموفلاج یعنی رنگت چھپا لینا کہتے ہیں۔ انسان اور بن مانس کے علاوہ اکثر دودھ پلانے والے جانور (میمل) رنگوں کی شناخت بہتر طور پر نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ خود کو محفوظ رکھنے کا یہ طریقہ انتہائی موثر ثابت ہوتا ہے لیکن یہ طریقہ ایسے جانوروں کے خلاف زیادہ کارگر نہیں ہوتا جو دیگر حواس، جیسے سونگھنے کی حس پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ نرّ ببر شیر شکار نہیں کرتے؟

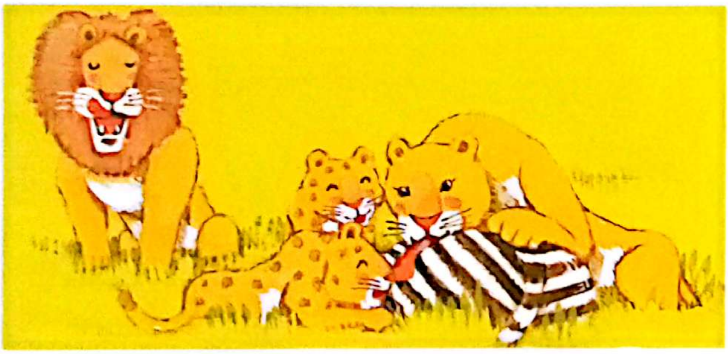
جواب: ببر شیروں کی نسل میں مادہ ہی شکار کرتی ہے۔ نر ببر شیر بہت طاقتور ہوتے ہیں لیکن وہ شکار نہیں کرتے۔ ببر شیر افریقہ کے وسیع و عریض سرسبز میدانوں میں رہتے ہیں جنگل میں نہیں۔



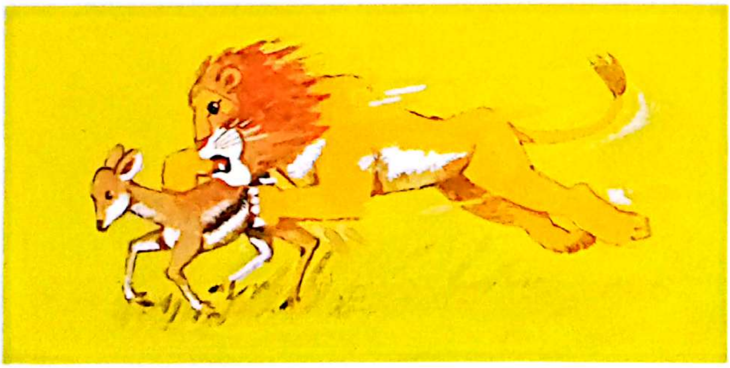
کیا نر ببر شیر کو کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی؟



جب ببر شیر نیاں شکار کر کے لاتی ہیں تو ہمیشہ نر ببر شیر سب سے پہلے اسے کھاتا ہے۔



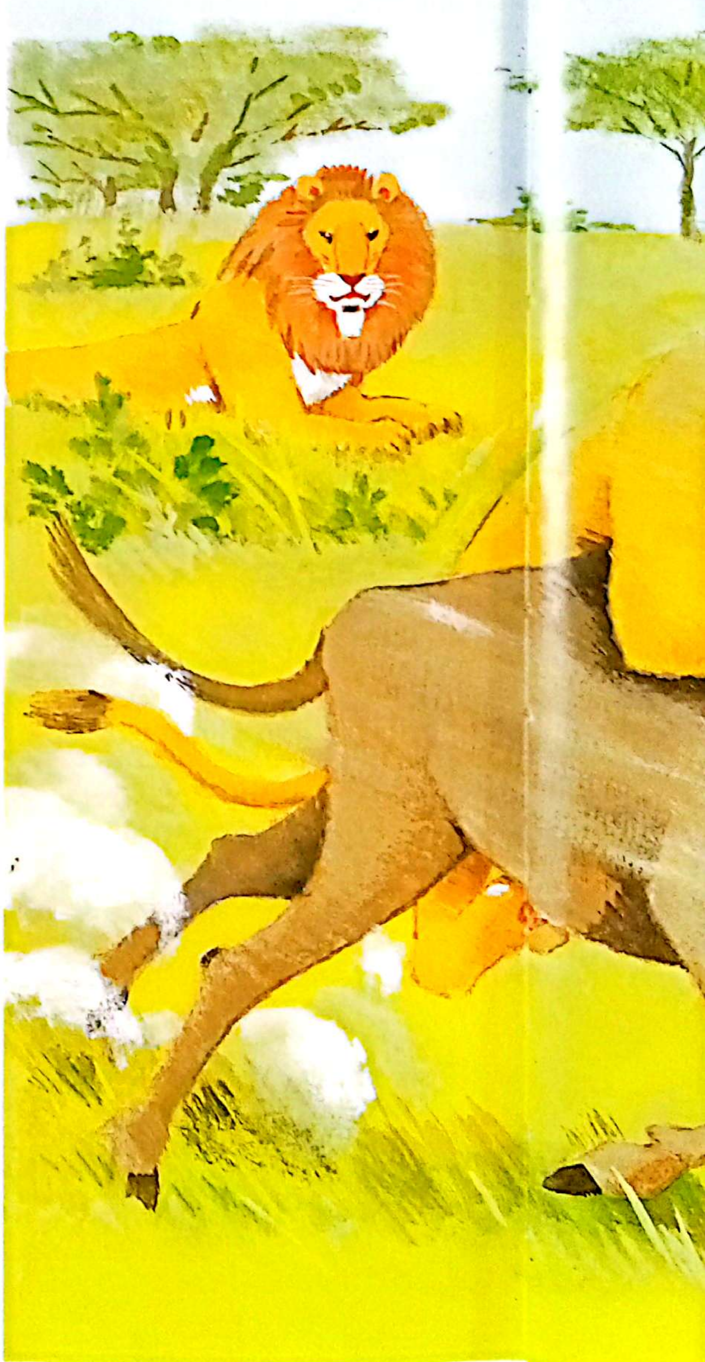
جب نر اپنا کھانا ختم کر لیتا ہے تو اس کے بعد ان کے بچے اور ببر شیر نیاں شکار کو کھا سکتی ہیں۔



جب نر ببر شیر چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ اکثر تنہا رہتے ہیں
اس لئے انہیں خوراک کے حصول کے لئے شکار کرنا پڑتا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

ببر شیر، بلی کے خاندان کے اہم رکن ہیں۔ ان کے جسم اور سر بڑے اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ ببر شیر افریقہ میں خاندان کی شکل میں رہتے ہیں جسے ببر شیروں کا ٹولہ کہتے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں ببر شیروں کے ایسے ٹولوں میں دو نر ببر شیر، دس مادہ ببر شیر نیاں اور چوبیس بچے تک مشاہدہ کیے گئے ہیں۔ شکار کرنا بنیادی طور پر ببر شیرنی کا فرض ہوتا ہے۔ بہت سی ببر شیر نیاں مل کر کسی جانور کا شکار کرتی ہیں۔ نر ببر شیر اپنے خاندان کے رہائشی علاقوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

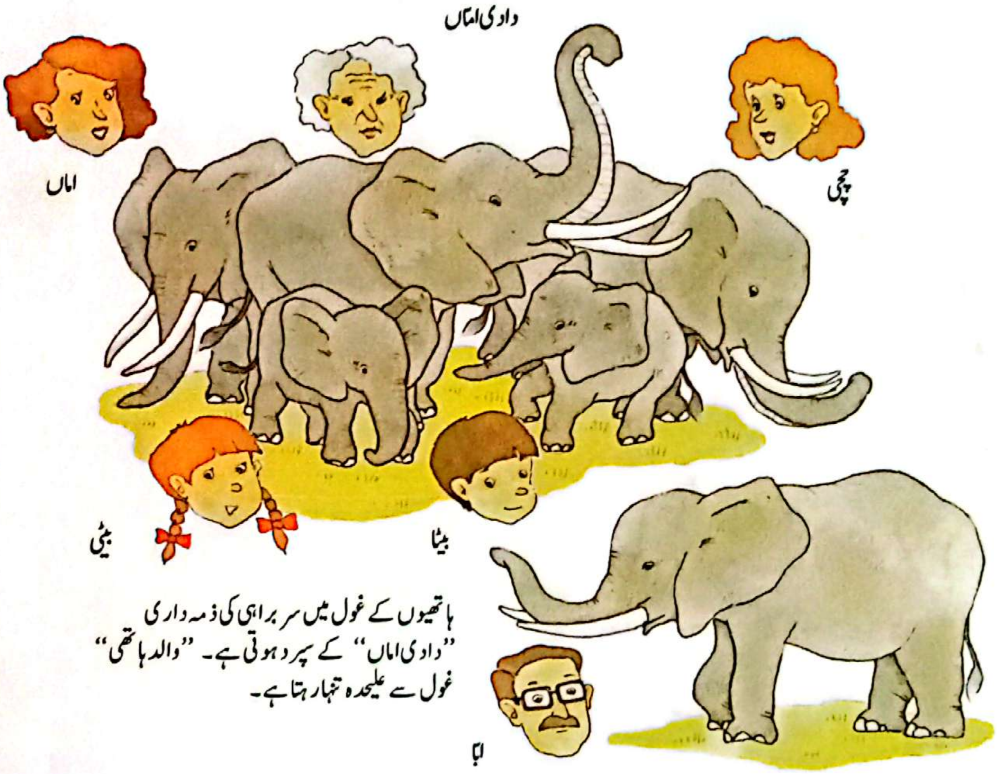




▲ افریقن ہاتھی

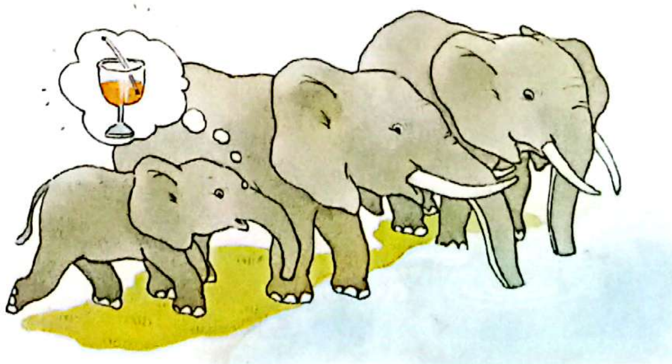
ہاتھی غول کی شکل میں کیوں رہتے ہیں؟

جواب: ہاتھی تحفظ کے لئے غول بنا کر رہتے ہیں۔ ان چھوٹے خاندانی گروہوں میں مادہ ہاتھی اور ان کے بچّے شامل ہوتے ہیں۔ سب سے بزرگ مادہ ہاتھی خاندان کی سربراہ ہوتی ہے۔ باقی سب اس کی تقلید کرتے ہیں۔

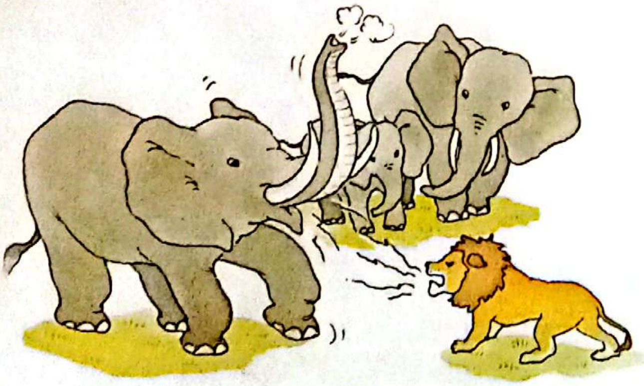


ہاتھیوں کے غول میں سربراہی کی ذمہ داری "دادی اماں" کے سپرد ہوتی ہے۔ "والد ہاتھی" غول سے علیحدہ تنہا رہتا ہے۔

ہاتھیوں کا غول اور سربراہ کے فرائض



اگر موسم خشک بھی ہو تب بھی سربراہ کو معلوم ہوتا ہے کہ پانی کہاں سے ملے گا۔ وہ پانی کے لئے دوسروں کی رہنمائی کرتی ہے۔



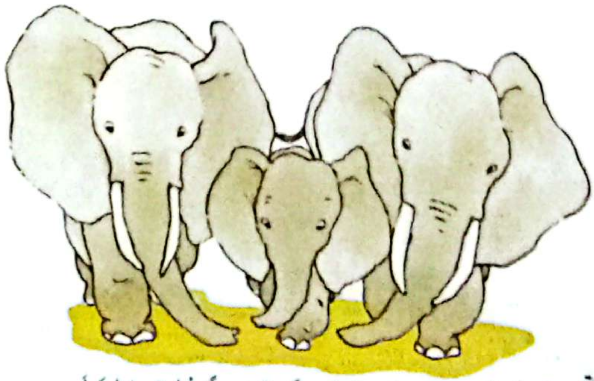
جب کوئی دشمن سامنے آتا ہے تو تمام بچّوں کو درمیان میں لے لیا جاتا ہے۔اور غول کی سربراہ دشمن کا مقابلہ کرنے سامنے آجاتی ہے۔



غول اپنے سربراہ کی سرکردگی میں خوراک، پانی اور آرام کرنے کی جگہوں کو تلاش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ایک ہی راستہ اختیار کرتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

ہاتھیوں کے خاندان خونی رشتے میں منسلک مادہ، بڑے ہاتھیوں اور ان کے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جب پانی اور خوراک بکثرت دستیاب ہوتی ہے تو ہاتھیوں کے مختلف گروہ آپس میں مل کر ایک بڑا غول بنا لیتے ہیں۔ نر ہاتھی، مادہ ہاتھیوں سے الگ اکثر کنوارے ہاتھیوں کے غول میں رہتے ہیں۔ غول میں رہنے والے ہاتھیوں کے درمیان گہرے تعلقات ہوتے ہیں اور وہ مختلف طریقوں سے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ غول ایک رہنما کی پیروی کرتا ہے جو سب سے بزرگ مادہ ہاتھی ہوتی ہے۔ وہ اپنے سالہا سال کے تجربے کو کام میں لا کر اپنے غول کی سلامتی کو یقینی بناتی ہے۔ مثال کے طور پر غول کے رہنما کو خوراک ملنے کی جگہوں، پانی کے چشموں اور دشمن سے لڑنے کے طریقوں کا علم ہوتا ہے۔ انسانوں کی قید میں رہنے والے ہاتھیوں کی عمر تقریباً 80 سال ہوتی ہے، جبکہ جنگلی ہاتھیوں کی عمریں کم ہوتی ہیں۔ آدھے ہاتھی 15 سال کی عمر تک مر جاتے ہیں۔ صرف 5 میں سے 1 ہاتھی 30 سال کی عمر تک پہنچتا ہے۔ جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو مادہ ہاتھی غول کے ساتھ ہی رہتی ہیں کیونکہ نر ہاتھی غول کا ساتھ چھوڑ کر خود مختار اور آزاد زندگی گزارتے ہیں۔ صرف ہم بستی کے موسم میں بالغ ہاتھی کو غول میں آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

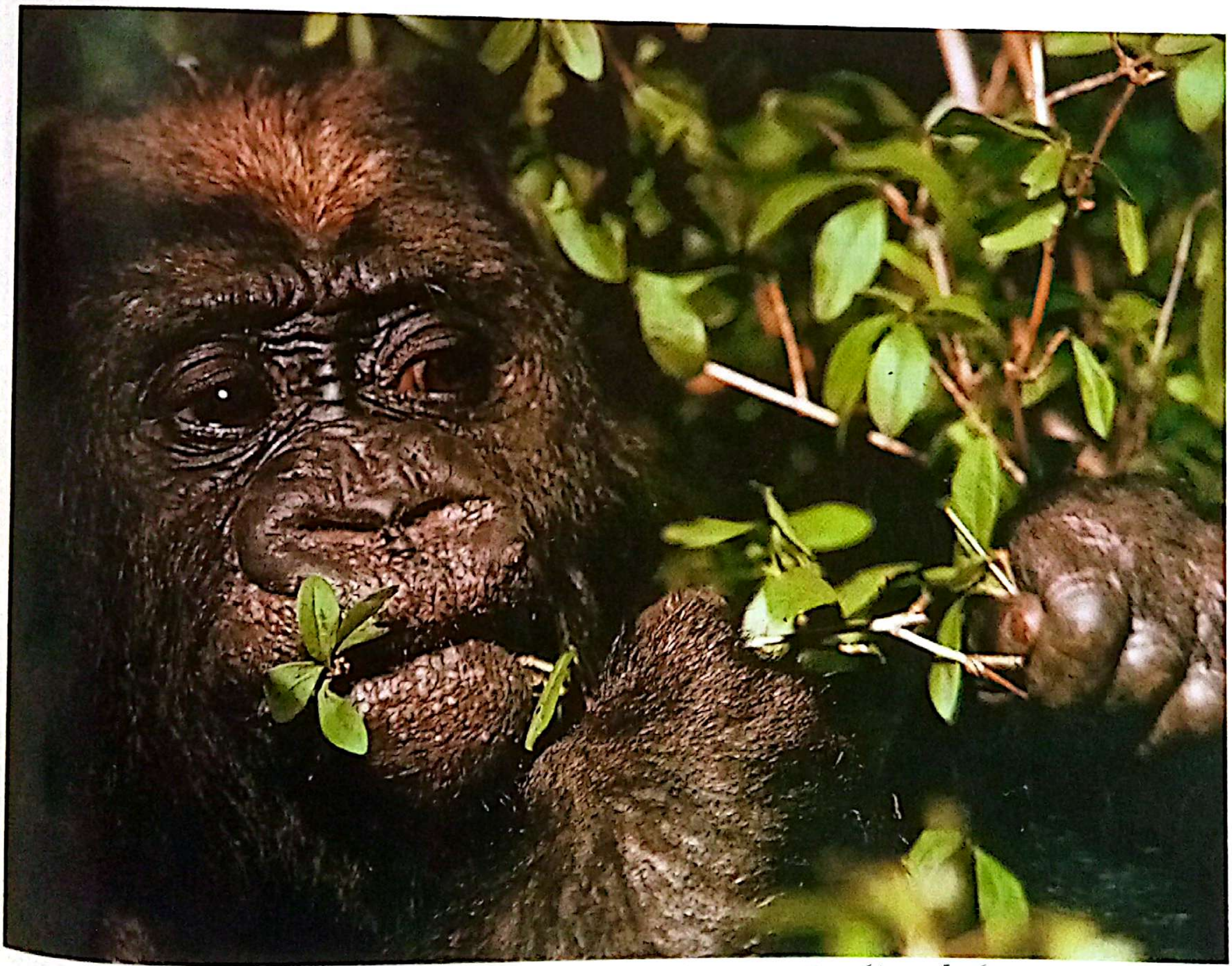


ہاتھی بقا کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اگر غول میں شامل کوئی ہاتھی زخمی ہو جائے تو دوسرے ہاتھی اس کے قریب رہ کر مدد کرتے ہیں۔

؟ گوریلے جانوروں کا شکار کیوں نہیں کرتے ؟



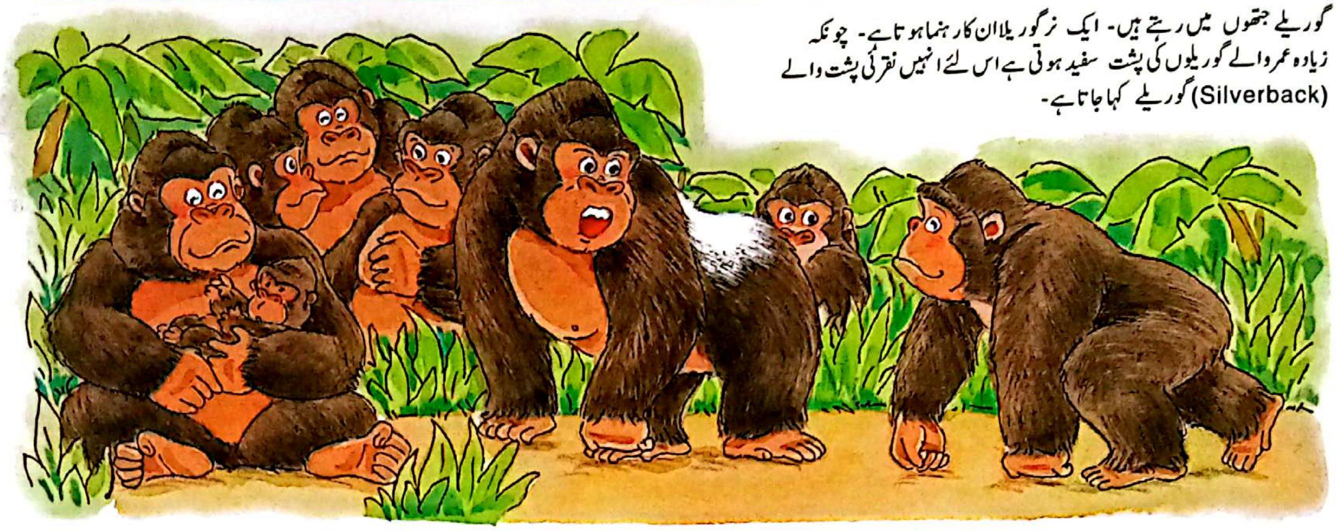
جواب: گوریلے شکاری نہیں ہوتے- وہ صرف پودے کھاتے ہیں-گوریلے تازہ گھاس اور درختوں کے پتے بڑے ذوق وشوق سے کھاتے ہیں- لیکن انہیں چھال اور جڑیں بھی بہت پسند ہوتی ہیں-گوریلے گروہ کی شکل میں سفر کرتے ہیں جسے جتھا (Band) کہتے ہیں- وہ صرف ایسی چیزیں کھانا پسند کرتے ہیں جو انہیں ذائقہ دار محسوس ہوں- وہ خوراک کے حصول کے لئے کبھی کسی جانور پر حملہ نہیں کرتے-



▲ پتے کھانا : چونکہ پتوں میں غذائیت کم ہوتی ہے اس لئے گوریلوں کو اسے زیادہ مقدار میں کھانا پڑتا ہے-

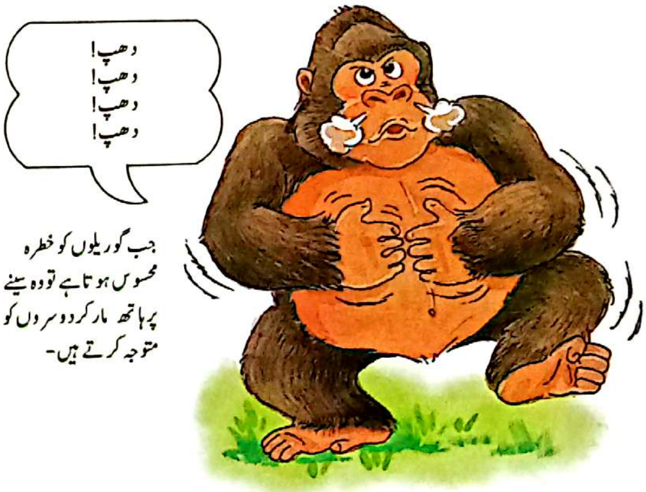
گوریلے کیسے رہتے ہیں

گوریلے جتھوں میں رہتے ہیں۔ ایک نر گوریلا ان کا رہنما ہوتا ہے۔ چونکہ زیادہ عمر والے گوریلوں کی پشت سفید ہوتی ہے اس لئے انہیں نقرئی پشت والے (Silverback) گوریلے کہا جاتا ہے۔





رات کے وقت گوریلے پیڑوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر اسے پتوں سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ یوں وہ سونے کے لئے اپنا آشیانہ بنا لیتے ہیں۔



جب گوریلوں کو خطرہ محسوس ہوتا ہے تو وہ سینے پر ہاتھ مار کر دوسروں کو متوجہ کرتے ہیں۔

وہ چیزیں جو گوریلے کھاتے ہیں



گوکھرو



بانس کی کونپلیں



بانس کی شاخیں



پترسیلی



رس بیری



سونف کا پودا

• والدین اور اساتذہ کے لئے

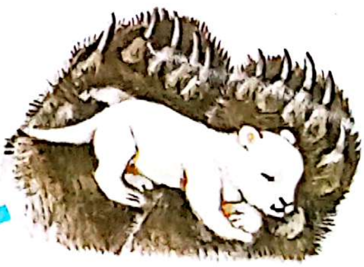
گوریلا، انسان نما بن مانسوں میں سب سے بڑا ہوتا ہے۔ داستانوں کے مطابق گوریلے، وحشی اور خونخوار جانور ہیں۔ لیکن حقیقتاً وہ صلح جو چارہ خور ہیں اور زیادہ تر زمینی پودے کھاتے ہیں۔ وہ فطرتاً حلیم ہوتے ہیں۔ چمپینزی جو انسان نما بن مانسوں کی ایک قسم ہے کبھی کبھی ہرن کے بچوں کو ہلاک کر کے کھا جاتے ہیں۔ لیکن جنگلی گوریلوں کو کبھی گوشت کھاتے نہیں دیکھا گیا۔ جب نر گوریلا پوری طرح سے بڑا ہو جاتا ہے تو اس کی پشت کی فر سفید ہو جاتی ہے اور اس کا نام نقرئی پشت والا گوریلا ہو جاتا ہے۔ گوریلے عام طور پر جتھوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ نقرئی پشت والا گوریلا ان کا سربراہ ہوتا ہے۔ ایک جتھے میں نقرئی پشت والے گوریلے کے علاوہ اوسطاً تین بالغ مادہ گوریلے اور مختلف عمروں کے چار یا پانچ بچے گوریلے شامل ہوتے ہیں۔ نقرئی پشت والا گوریلا جتھے کا سب سے اہم رکن ہوتا ہے اور دیگر گوریلے اس کا مکمل احترام کرتے ہیں۔ بچے بڑے ہونے کے بعد عموماً جتھے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مادہ دوسرے جتھوں میں شامل ہو جاتی ہیں جبکہ نر گوریلے علیحدہ ہو کر اپنا الگ جتھا بنا لیتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ پیدائش کے وقت پانڈے انتہائی چھوٹے ہوتے ہیں؟



▲ ایک چڑیا گھر میں پانڈے کی ماں اپنے بچّے کے ساتھ کھیل رہی ہے۔

جواب: بڑے پانڈے کا بچّہ پیدائش کے وقت صرف ایک چوہے کے برابر ہوتا ہے۔ اس وقت بڑے پانڈوں کی طرح اس کے جسم پر کالا اور سفید فر نہیں ہوتا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں لیکن وہ بہت اونچی آواز میں چیخ سکتا ہے۔



نوزائیدہ پانڈا بہت چھوٹا بے بال کا ایک جاندار ہوتا ہے۔



جلد ہی اس کا فر نکلنے لگتا ہے۔ تین ہفتوں کے بعد اس کے جسم پر فر نکل آتا ہے جس کے کالے اور سفید نشان دیکھے جا سکتے ہیں۔



چار مہینوں کے بعد پانڈے کا بچّہ طاقت اور جسامت حاصل کر لیتا ہے۔

چھوٹے پانڈے کھیلنا پسند کرتے ہیں

پانڈوں کے چھوٹے بچے گیند سے کھیلنا اور درختوں پر چڑھنا پسند کرتے ہیں۔ وہ خوب کھیلتے اور پھر ڈٹ کر سوتے ہیں۔

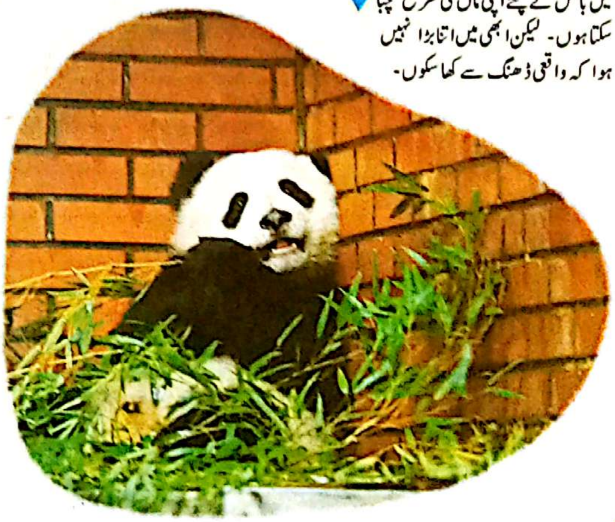


▲ میری طرف دیکھیں۔ اب میں واقعی چڑھ سکتا ہوں۔



▲ میری گیند دیکھیں۔ اس کے رنگ بھی میری طرح کے ہیں۔

▼ میں بانس کے پتے اپنی ماں کی طرح چبا سکتا ہوں۔ لیکن ابھی میں اتنا بڑا نہیں ہوا کہ واقعی ڈھنگ سے کھا سکوں۔





پانچ ماہ میں وہ ٹھوس غذا کھانے لگتا ہے۔ چڑیا گھر میں رہنے والا پانڈا دودھ کے ساتھ نرم چاول کھا سکتا ہے۔



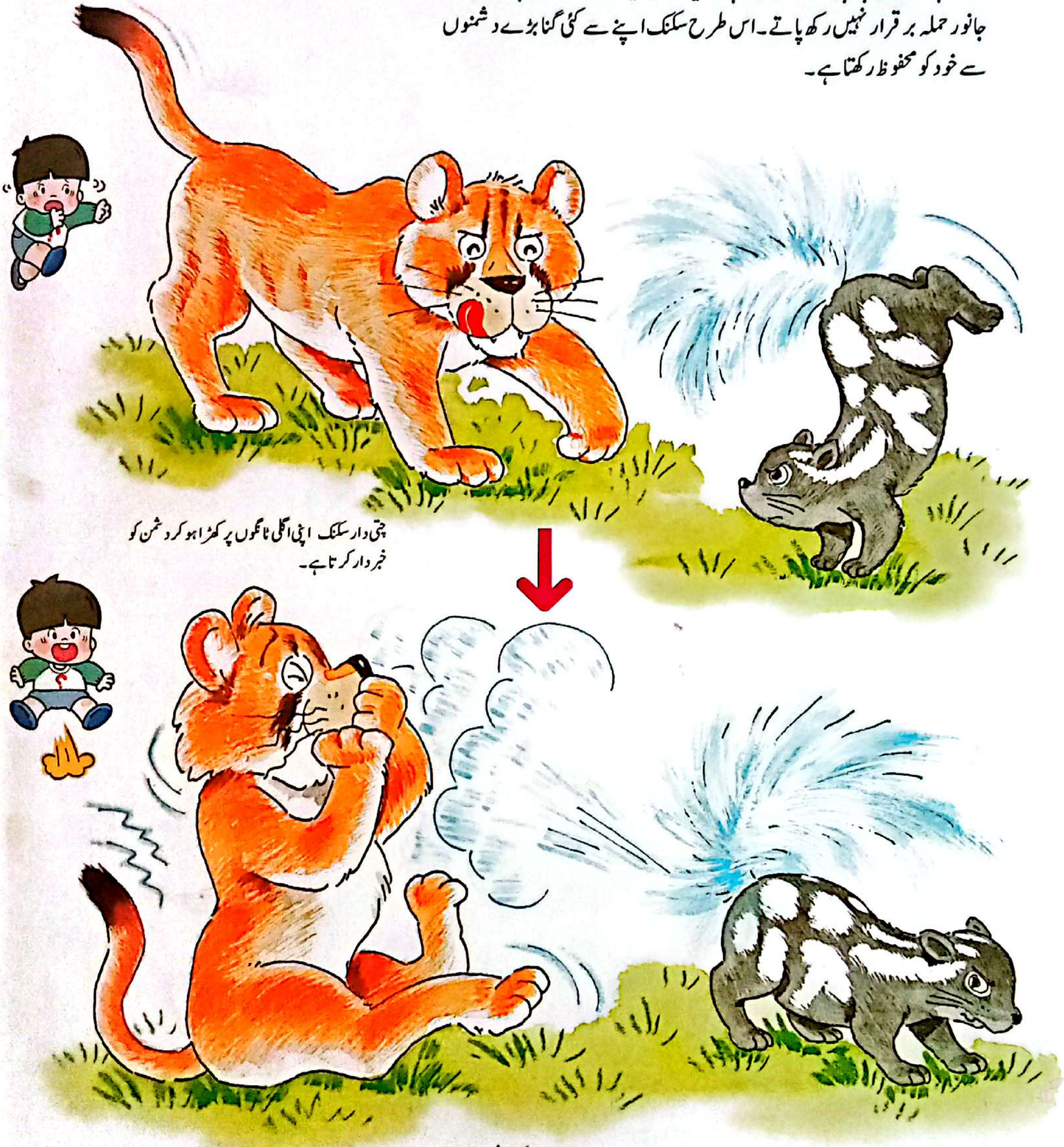
جنگل میں پانڈے صرف بانس کھاتے ہیں۔ وہ بانس کے نئے ڈنٹھل اور پتوں کو کھانا پسند کرتے ہیں۔

● والدین اور اساتذہ کے لئے

پانڈا پیدائش کے وقت صرف پانچ انچ لمبا اور 85 سے 130 گرام وزنی ہوتا ہے۔ ایک چوہے کی جسامت بھی تقریباً اتنی ہی ہوتی ہے۔ جبکہ ماں 5 فٹ لمبی اور 100 کلوگرام وزنی ہوتی ہے۔ اس مناسبت سے اس کا بچہ انتہائی چھوٹا ہوتا ہے۔ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے جسم پر معروف کالے اور سفید نشانات نہیں ہوتے۔ نوزائیدہ پانڈا درحقیقت بغیر بالوں والا ہوتا ہے۔ بڑا پانڈا معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ اب پانڈے بہت محدود تعداد میں چین کے مغربی وسطی پہاڑی علاقوں میں ہی پائے جاتے ہیں۔

کیاسکنک کی ناگوار بُو اس کے تحفظ کے لئے واقعی کافی ہے؟

جواب: اس جانور کی ناگوار بواس کا بہت طاقتور ہتھیار ہے۔ جب کوئی جانور سکنک پر حملہ کرتا ہے تو وہ اس پر اپنی بُو بکھیر دیتا ہے۔ یہ بُو اتنی زیادہ ناگوار ہوتی ہے کہ زیادہ تر جانور حملہ برقرار نہیں رکھ پاتے۔ اس طرح سکنک اپنے سے کئی گنا بڑے دشمنوں سے خود کو محفوظ رکھتا ہے۔

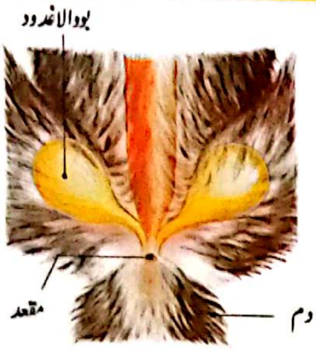


چتی دار سکنک اپنی اگلی ٹانگوں پر کھڑا ہو کر دشمن کو خبردار کرتا ہے۔

اگر دشمن اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تو وہ اس پر اپنی بو بکھیر دیتا ہے۔

سکنک کا راز

سکنگ کے مقعد کے قریب غدود میں ناگوار بو والا مادّہ بنتا ہے۔ وہ ناگوار مادّے کو ہلکی پھوار کی صورت میں بکھیرتا ہے۔ اس پھوار سے سکنک کے دشمن کھانسنے لگتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔



سکنگ کے بو پیدا کرنے والے غدود ایک رقیق مادہ بناتے ہیں جس کی بو بہت ناگوار ہوتی ہے۔



زیادہ تر دشمن سکنک کی شناخت کر سکتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ بھوکے بھی ہوں تو اسے دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔





باز نما الو وہ واحد دشمن ہے جو سکنک پر حملہ کرتے ہوئے ناگوار بو کے چھڑکاؤ کی پروا نہیں کرتا۔

یہ بھی ناگوار بو خارج کرتے ہیں

یہاں کچھ اور جاندار بھی ہیں جو خود کو دشمنوں سے بچانے کے لئے ناگوار بو استعمال کرتے ہیں۔



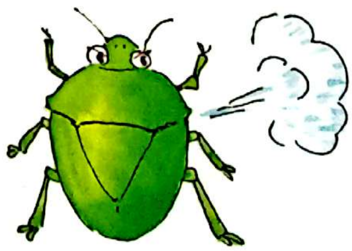
ابابیل کی دم والی سنڈی (Swallowtail Caterpillar)



زمینی بھونرا (Ground beetle)

• والدین اور اساتذہ کے لئے

سکنک نیولے کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ سکنک کی گیارہ مختلف اقسام کا تعلق شمالی اور جنوبی امریکہ سے ہے۔ ان سب کے جسم پر کالے اور سفید رنگ کا فر ہوتا ہے۔ وہ تمام اقسام کے نیولوں میں سے سب سے زیادہ خراب بو خارج کرنے کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ ان کے مقعد کے قریب واقع غدود کا ایک جوڑا ہوتا ہے جہاں سے یہ بو خارج ہوتی ہے۔ گوشت خور جانوروں میں سونگھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے اور سکنک کی بدبو سے ان کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔



بدبودار حشرہ (Stink Bug)



نیولا (Weasel)

خارپشت اپنی حفاظت کیسے کرتے ہیں؟

جواب: خارپشت کا جسم لمبے کانٹوں سے بھرا ہوتا ہے جو سوئیوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ یہ خار پشت کا ہتھیار ہیں۔ یہ کانٹے بہت مضبوط اور ان کے سرے انتہائی تیز ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بدقسمت جانور ان پر حملہ آور ہو تو یہ ان کانٹوں کو اس کے جسم میں پیوست کر دیتے ہیں۔



خارپشت کے کانٹے زیادہ تر نیچے کو جھکے رہتے ہیں۔

خارپشت خود کو کس طرح بچاتا ہے



جب خارپشت کسی دشمن کو دیکھتا ہے تو وہ اسے خوفزدہ کرنے کے لئے اپنے کانٹوں سے سرسراہٹ کی آواز نکالتا ہے۔



اگر دشمن ڈر کر نہیں بھاگتا تو خارپشت پیچھے کی طرف دوڑ کر اس کے جسم میں کانٹے گاڑ دیتا ہے۔ دشمن جلد ہی ہار مان جاتا ہے۔



جب خار پُشت کے کانٹے کسی دشمن پر لگتے ہیں تو وہ اس کے جسم سے ٹوٹ کر نکل جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ دشمن کی کھال میں پیوست ہو جاتے ہیں تو انہیں نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ چنانچہ دشمن شاذ و نادر ہی ان پر دوبارہ حملہ کرتا ہے۔

ان کے جسم پر بھی کانٹے ہوتے ہیں

خار پشت چیونٹی خور (Spiny anteater)



خار پُشت چوہا (Hedgehog)



خار پُشت چیونٹی خور اور خار پُشت چوہے کے جسم پر بھی کانٹے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے کانٹے کافی حد تک چھوٹے ہوتے ہیں۔ خار پُشت کے برعکس یہ جانور اپنے کانٹوں کو دشمن پر حملہ کرنے کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ جب ان پر کوئی حملہ آور ہوتا ہے تو یہ ایک گول کانٹے دار گیند کی شکل اختیار کر کے اپنی حفاظت کرتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

خار پشت کترنے والے بڑے جانور ہیں (Rodent)-ان کی پشت ، پہلوؤں اور دُم پر مضبوط اور تیز کانٹے ہوتے ہیں۔ غیر امریکی خار پشت مثلاً یورپی خار پشت جنہیں یہاں دکھایا گیا ہے، زمین کا جانور ہے۔ جبکہ امریکی خار پشت درختوں پر رہتے ہیں۔ ان کے جسم کے کانٹے بالوں کی بدلی ہوئی شکل ہیں۔یہ کانٹے 3 سے 15 انچ لمبے ہوتے ہیں اور دشمن کا لمس لگتے ہی باہر نکل آتے ہیں۔ کچھ اقسام کے ایسے جانوروں کے کانٹوں کے سرے نہایت باریک ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ کسی چیز میں پیوست ہو جائیں تو انہیں باہر نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خار پشت کے کانٹے اگرچہ زہریلے نہیں ہوتے لیکن ان سے پیدا ہونے والے زخم میں اکثر پیپ پڑ جاتی ہے جس سے زخمی جانور ہلاک ہو جاتا ہے۔

عقاب اپنا شکار کیسے پکڑتا ہے؟

جواب: عقاب کی نظریں بہت تیز ہوتی ہیں اور وہ بہت بلندی پر اڑتے ہوئے بھی زمین پر اپنا شکار تلاش کر لیتا ہے۔ اگر عقاب کسی چھوٹے پرندے یا جانور کی حرکت کو دیکھ لے تو وہ تیزی سے غوطہ لگا کر اپنے تیز پنجوں میں اسے دبوچ لیتا ہے۔



تیز پنجے عقاب کا ہتھیار ہیں۔

عقاب اپنے شکار کو کس طریقے سے پکڑتا ہے۔

عقاب اپنی آنکھوں کو دوربین کی طرح استعمال کرتا ہے۔ وہ بہت دور سے چھوٹی چیزوں کو ایک دھبے کی شکل میں دیکھ لیتا ہے۔



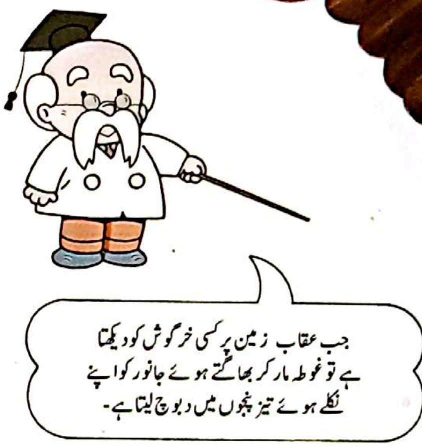
جب وہ کسی کھانے والی چیز کو دیکھتا ہے تو اپنے پروں کو پیچھے کی طرف تہہ کر کے ہوا کی مزاحمت کو کم کرتے ہوئے زمین کی طرف غوطہ لگاتا ہے۔



وہ اپنے لمبے اور خم دار پنجوں کے ذریعے شکار کو دبوچ لیتا ہے اور اپنی تمام تر قوت صرف کرتے ہوئے اسے جکڑے رکھتا ہے۔









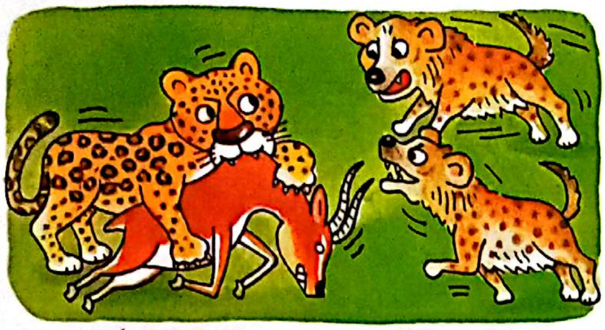
والدین اور اساتذہ کے لئے

عقاب ایک بڑا شکار خور پرندہ ہے۔ اس کا تعلق شاہین کے خاندان سے ہے۔ کچھ عقاب پانی کے قریب رہتے ہیں اور مچھلی کھاتے ہیں۔ دوسرے پہاڑوں میں بسیرا کرتے ہیں، یہ چھوٹے پرندوں اور جانوروں کو شکار کرتے ہیں۔ شکار کے دوران عقاب ہوا کی اٹھتی ہوئی رو پر فضا میں گول چکر لگاتے ہوئے بلند ہوتے ہیں اور اپنا شکار تلاش کرتے ہیں۔ ان کی قوت بصارت بہت تیز ہوتی ہے اور ان کی آنکھیں انسانوں سے آٹھ گنا زیادہ تیز دیکھ سکتی ہیں۔ وہ ان کے ذریعے طویل فاصلے سے مختلف چیزوں کے درمیان امتیاز کر لیتے ہیں۔ ان کے چنگل نما پنجوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے اور ان کے ذریعے وہ اپنے شکار کو دبا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ عقاب کی تیز خم دار چونچ شکار کے گوشت کو کھانے کے قابل چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں چیر دیتی ہے۔ لیکن یہ چونچ شکار کو دبوچنے اور ہلاک کرنے میں استعمال نہیں ہوتی۔

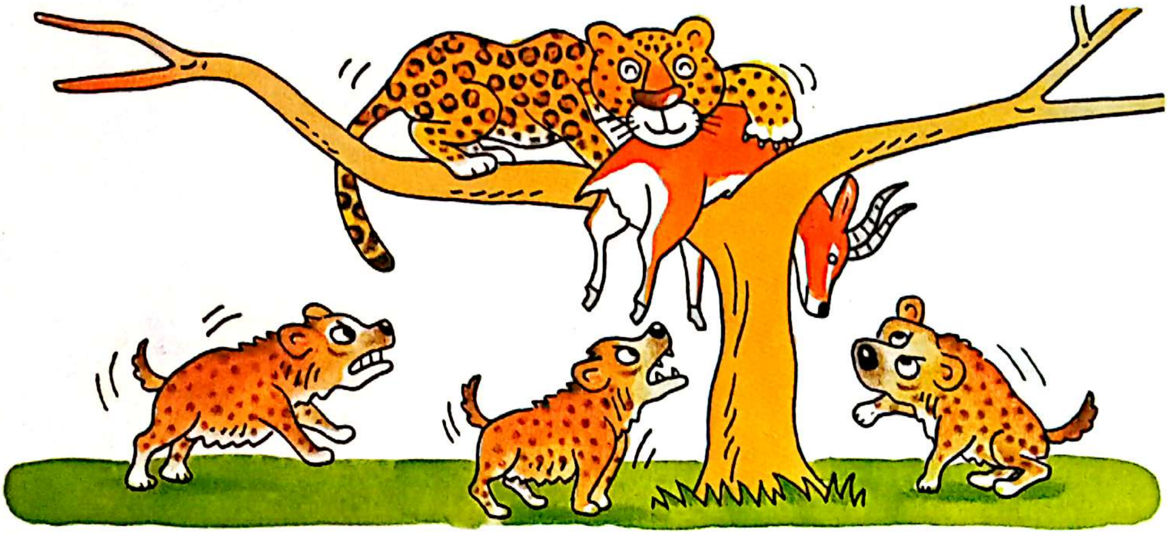


ایک تیندوا اپنے شکار کو درخت کے اوپر کیوں لے جاتا ہے؟

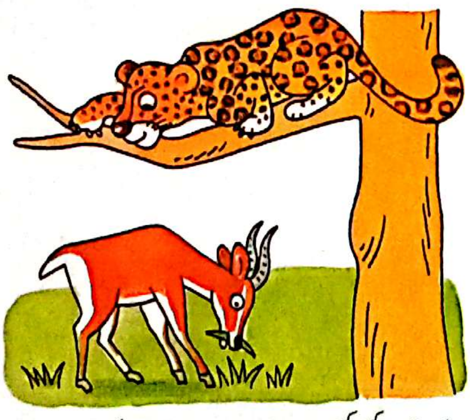
جواب: لگڑ بگھے دوسرے جانوروں کی خوراک چرا لیتے ہیں لیکن وہ درخت پر نہیں چڑھ سکتے۔ تیندوا اپنی خوراک کو درخت کے اوپر اس لئے لے جاتا ہے کہ اسے لگڑ بگھے یا دوسرے جانور چرا نہ سکیں۔اس طرح وہ بغیر کسی مداخلت کے اپنی خوراک کھا سکتا ہے۔



دھبے دار لگڑ بگھے دس کی تعداد میں یا اس سے زیادہ کا غول بنا کر تیندوے کی خوراک چرانے کی کوشش کرتے ہیں۔



تیندوا اپنی خوراک درختوں کی شاخوں پر لے جاتا ہے۔ لگڑ بگھے درخت پر نہیں چڑھ سکتے لہٰذا تیندوا وہاں بڑے مزے سے اپنے شکار کو کھاتا ہے۔



ایک تیندوا کبھی کبھی درخت پر بیٹھا اپنے شکار کا انتظار کرتا ہے۔ شکار کے آتے ہی وہ جست لگا کر اسے دبوچ لیتا ہے۔

◄ ایک تیندوا درخت پر اپنے شکار کو لئے بیٹھا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

تیندوے کا شمار ایک بڑی اور دھاڑنے والی بلی میں ہوتا ہے۔ ببر شیر، شیر اور تیندوا ایک ہی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جانور افریقہ، مشرق وسطی اور ایشیا میں پایا جاتا ہے۔ تیندوا پیڑوں پر چڑھنے کا بڑا ماہر ہوتا ہے اور وہ درختوں کو بہت اچھے طریقے سے اپنے استعمال میں لاتا ہے۔ وہ خوراک چھپانے کے لئے درختوں کی شاخوں کو استعمال کرتا ہے۔ کیونکہ اسے ہمیشہ اپنی خوراک کو بچانے کے لئے لگڑ بگھوں کے غولوں سے خبردار رہنا پڑتا ہے۔ اگر شکار اتنا بڑا ہو کہ اسے ایک وقت میں کھایا نہ جا سکے تو اس کے بچے ہوئے ٹکڑوں کو زمین پر سے چرانا آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اونچے درخت انہیں چھپانے کے لئے قدرتی پناہ گاہ ہیں۔ تیندوا درختوں کی شاخوں میں چھپ کر اپنے شکار کا انتظار کرتا ہے۔انہیں اکثر درختوں پر آرام کرتے ہوئے یا دوپہر کے وقت قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ شیروں کے برعکس، جو گروہ کی شکل میں شکار کرتے ہیں، تیندوا تنہا اور زیادہ تر رات کے وقت سینگ والے آہو اور ہرن کا شکار کرتا ہے۔ وہ یا تو شکار کا انتظار کرتا ہے یا پھر دبے قدموں شکار کے قریب آ کر اس پر جست لگاتا ہے۔





تازہ سمندری خوراک

ریچھ سامن مچھلی کا شکار کیسے کرتا ہے؟

جواب: سامن(Salmon) مچھلی دریا کی سطح پر آکر انڈے دیتی ہے۔ ریچھ دریا کے کنارے کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے پنجوں میں انہیں جکڑ لیتا ہے۔ ریچھ پانی کے اندر اتر کر بھی مچھلی کو اپنے منہ سے پکڑ لیتا ہے۔



ایک ریچھ دریا کی طرف رخ کر کے ساحل پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ سامن کے قریب آنے کا انتظار کرتا ہے۔ وہ جب قریب آتی ہے تو ریچھ اسے اپنے پنجوں سے پکڑ لیتا ہے۔

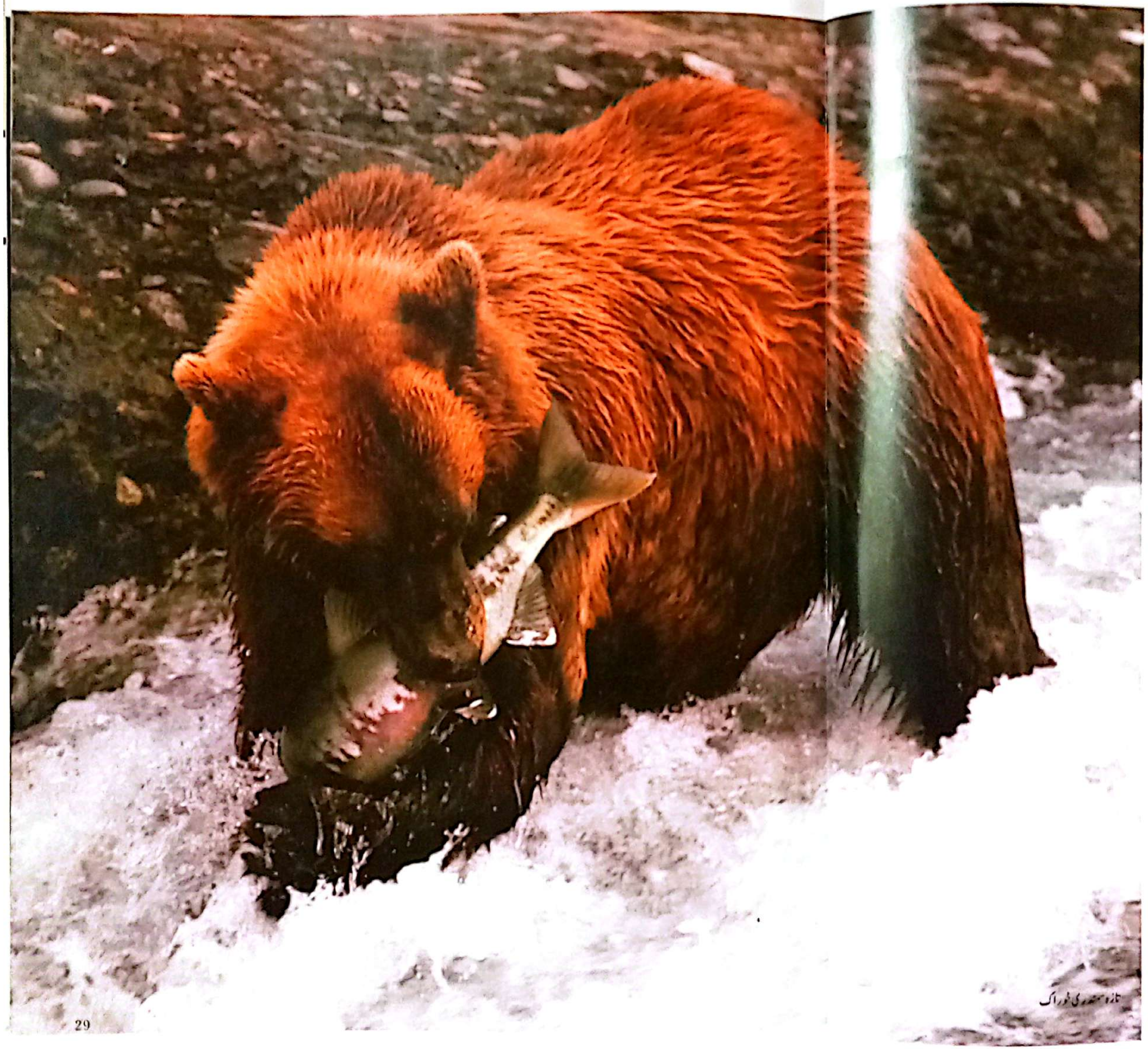




یہ ریچھ پانی میں اتر کر اپنے تیز اور نوکیلے دانتوں سے مچھلی پکڑ رہا ہے۔ اس کے دانتوں کی لمبائی ایک انچ یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

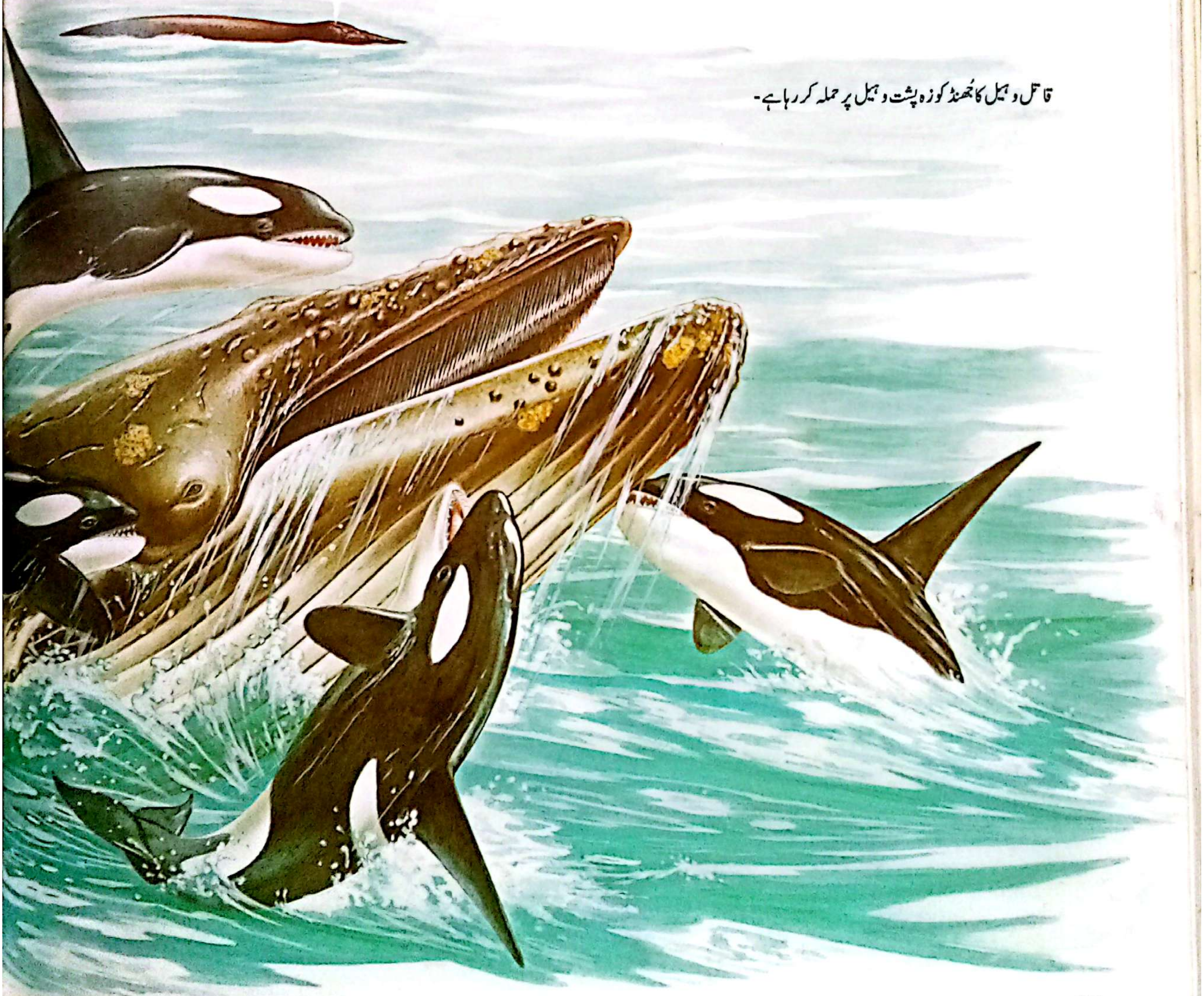
مچھلی پکڑنے والے بھورے ریچھ، ارسس آرکٹوس(Ursus arctos) کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے بڑا الاسکا کا بھورا ریچھ یا کوڈیاک(Kodiak) ریچھ ہوتا ہے۔ اس کا وزن 770 کلوگرام ہوتا ہے۔ شمالی امریکہ کے بھورے ریچھ کا وزن 230 کلوگرام تک ہوتا ہے۔ یورپین بھورا ریچھ تقریباً 230 کلوگرام تک ہوتا ہے اور دوسری مچھلیوں کے علاوہ، بھورا ریچھ ہرن کے بچوں، چھوٹے دودھ پلانے والے جانوروں، حشرات کے لاروؤں اور درختوں کی جڑوں یا پھلوں کو بھی کھاتا ہے۔ وہ پالتو جانوروں پر بھی حملہ کر سکتا ہے۔



تازہ سمندری خوراک

؟ کیا قاتل وہیل اپنے سے بڑی وہیل مچھلیوں پر واقعی حملہ کرتی ہیں؟

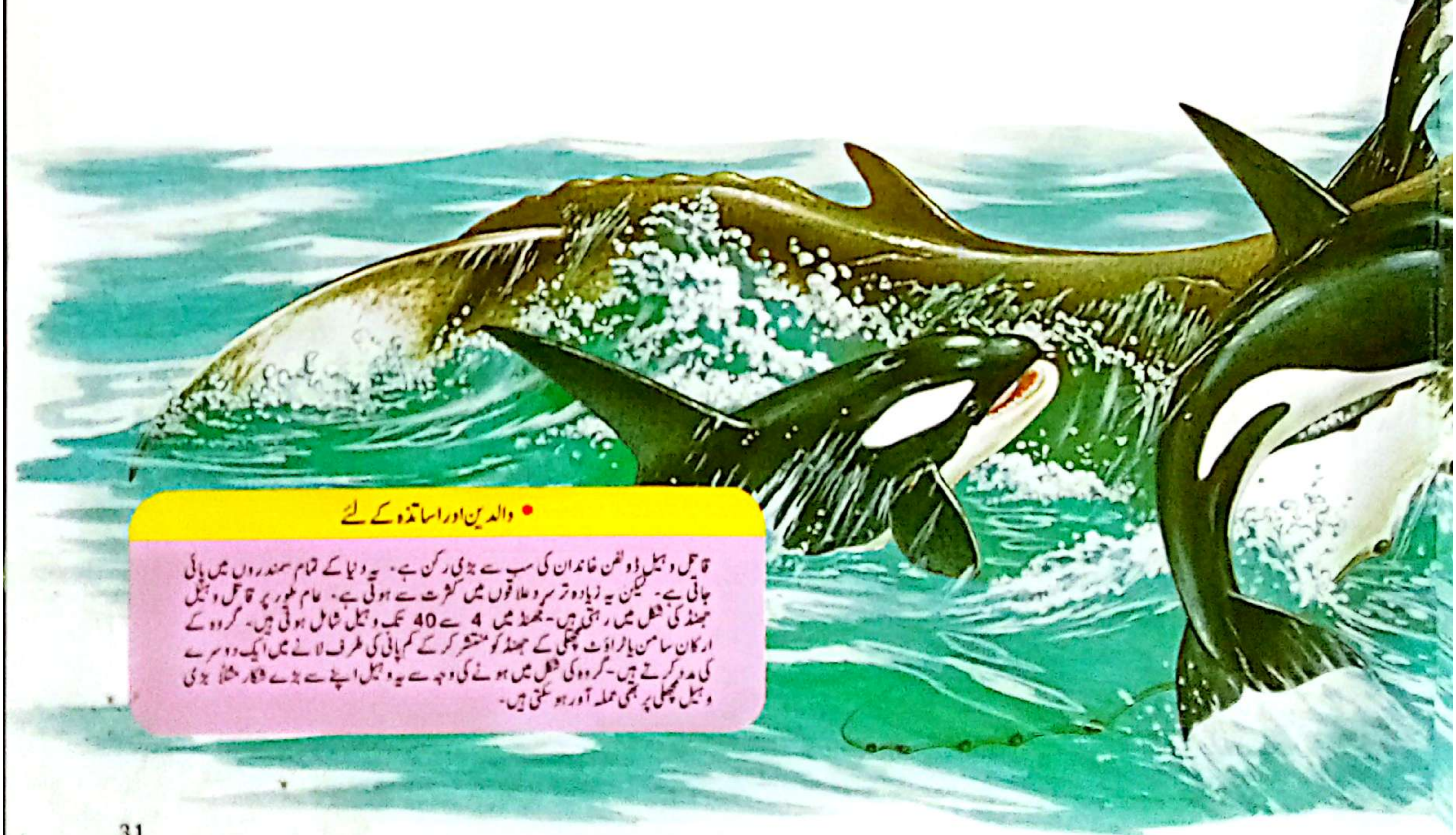
جواب: قاتل وہیل کا تعلق ڈولفن ، سنگ ماہی اور دوسری وہیل مچھلیوں سے ہے۔ یہ مچھلی پنگوئین اور حتیٰ کہ سنگ ماہی تک کو کھا جاتی ہیں۔ کبھی کبھی ان قاتل مچھلیوں کا جھنڈ اپنے سے کہیں بڑی وہیل مثلاً عظیم نیلی وہیل پر بھی حملہ آور ہو جاتا ہے حالانکہ اس مچھلی کا شمار اس وقت سب سے بڑے جانوروں میں ہوتا ہے۔



قاتل وہیل کا جھنڈ کوزہ پشت وہیل پر حملہ کر رہا ہے۔



▲ نر قاتل وہیل:- یہ وہیل مچھلی 33 فٹ تک لمبی ہو سکتی ہے۔ اس کے پچھلے پر 7 فٹ تک اونچے ہوتے ہیں۔



• والدین اور اساتذہ کے لئے

قاتل وہیل ڈولفن خاندان کی سب سے بڑی رکن ہے۔ یہ دنیا کے تمام سمندروں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ زیادہ تر سرد علاقوں میں کثرت سے ہوتی ہے۔ عام طور پر قاتل وہیل جھنڈ کی شکل میں رہتی ہیں۔ جھنڈ میں 4 سے 40 تک وہیل شامل ہوتی ہیں۔ گروہ کے ارکان سامن یا ٹراؤٹ مچھلی کے جھنڈ کو منتشر کر کے کم پانی کی طرف لانے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ گروہ کی شکل میں ہونے کی وجہ سے یہ وہیل اپنے سے بڑے شکار مثلاً بڑی وہیل مچھلی پر بھی حملہ آور ہو سکتی ہیں۔

الو اندھیرے میں جانوروں کو کیسے پکڑ لیتے ہیں؟



جواب: اُلو کی آنکھیں اور کان کافی تیز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ رات کو جانوروں کا شکار کر لیتے ہیں۔ اُلو انتہائی کم روشنی میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی قوت سماعت اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ صرف آواز سن کر یہ جان لیتے ہیں کہ ان کا شکار کہاں ہے اور کس طرف بھاگ رہا ہے۔ انتہائی تاریک راتوں میں بھی جب روشنی نہیں ہوتی محض آواز سُن کر وہ اپنے شکار کو پکڑ لیتا ہے۔



• والدین اور اساتذہ کے لئے

رات کے وقت اُلو جس کامیابی سے شکار کرتا ہے اس کا راز اس کی دیکھنے اور سننے کی غیر معمولی حس میں پوشیدہ ہے۔ الوؤں کی ایسی اقسام جو رات کے آخری پہر میں شکار کرتی ہیں وہ محض آواز سن کر شکار کے مقام کا انتہائی درست اندازہ کر لیتی ہیں۔ اس نوع کے الوؤں کے چہرے پر، پَر ہوتے ہیں جو آواز کی لہروں کو جمع کر کے انتہائی خفیف آواز کو بھی قابل سماعت بنا دیتے ہیں۔ ان کے کانوں کی مخصوص جگہ 'شکار کے مقام اور رخ کے انتہائی درست تعین میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بارن (Barn) اُلو رات کو بہت خبردار رہتا ہے اور صرف آواز سن کر اپنے شکار کا سراغ لگا لیتا ہے۔ اگر شکار راستہ بدل کر بھاگنا چاہے تو یہ اُلو اس کا تعاقب کرتا ہے اور غوطہ لگا کر اسے پکڑ لیتا ہے۔



چمگادڑیں تاریک ترین راتوں میں کیڑے کیسے پکڑ لیتی ہیں؟



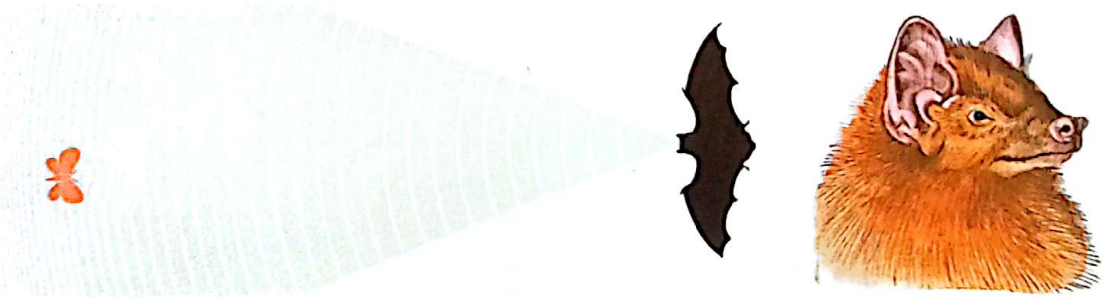
جواب: چمگادڑیں ایسی آوازیں نکالتی ہیں جنہیں بہت اونچی ہونے کی وجہ سے ہم سن نہیں سکتے۔ یہ آوازیں نہ نظر آنے والی لہروں کی صورت میں اندھیری رات کے آسمان میں سفر کرتی ہیں۔ جب یہ لہریں کسی اُڑنے والے کیڑے سے ٹکراتی ہیں تو یہ آواز واپس آتی ہے یا ایک گونج پیدا کرتی ہے۔ چمگادڑ اپنے بہت بڑے کانوں سے اس آواز کو سن لیتی ہے۔ یہ سارا کام ایک ریڈار کی طرح ہوتا ہے۔

■ چمگادڑیں بہت اونچی آواز نکالتی ہیں جو بالا صوتی لہروں (Ultrasonic waves) میں سفر کرتی ہے۔



بالا صوتی لہریں ناک سے نکل رہی ہیں۔

بالا صوتی لہروں کو ناک کے ذریعے باہر بھیجنے والی چمگادڑیں ایک تنگ بیم کو استعمال کرتی ہیں جو کسی سرچ لائٹ کی طرح آگے اور پیچھے کی طرف پھیل سکتی ہے۔



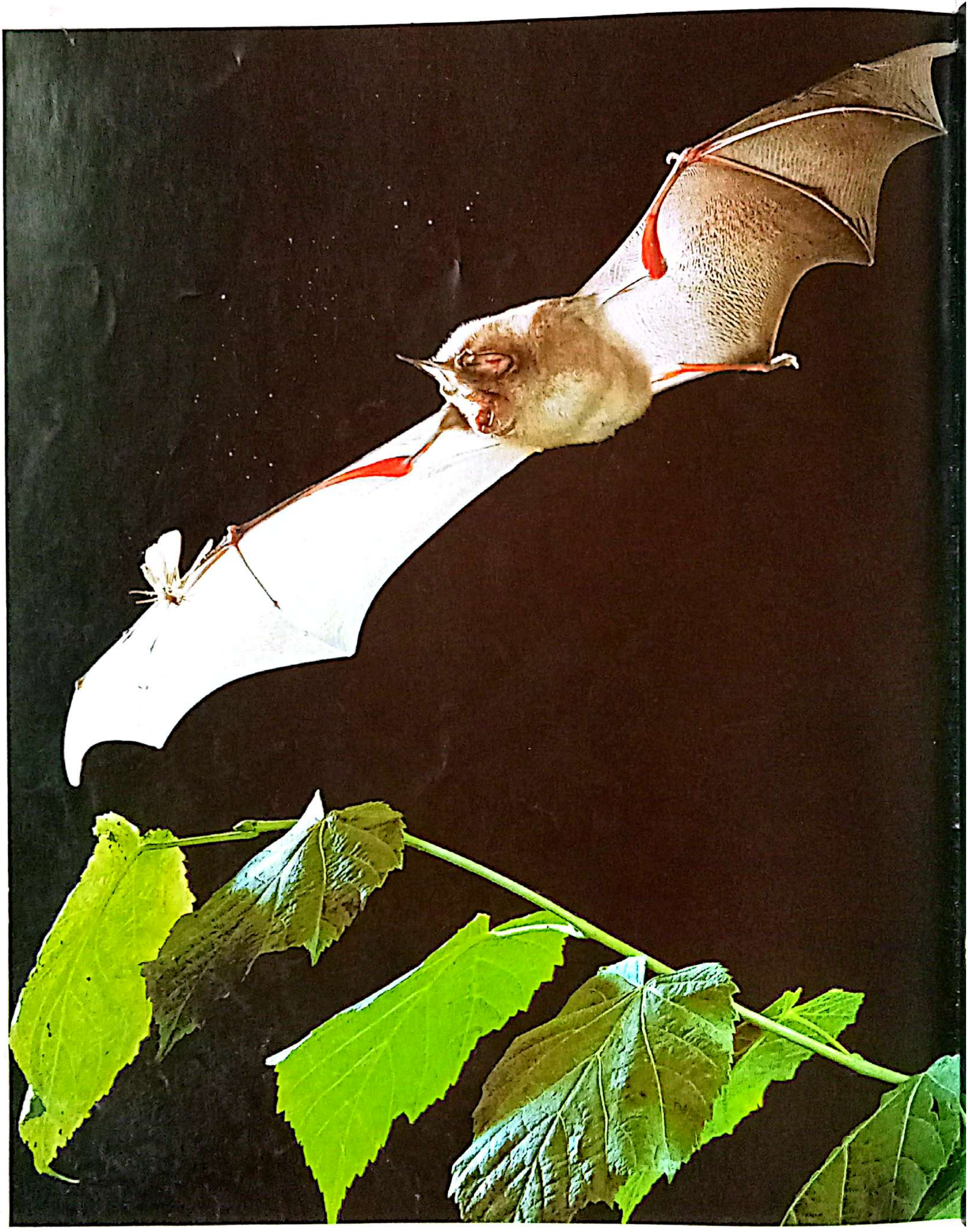
منہ سے نکلنے والی بالا صوتی لہریں:

وہ چمگادڑیں جو اپنے منہ سے بالا صوتی لہروں کو روانہ کرتی ہیں، ایسا ارتعاش باہر نکالتی ہیں جو ان کے سامنے ایک بہت بڑے علاقے میں پھیل جاتا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

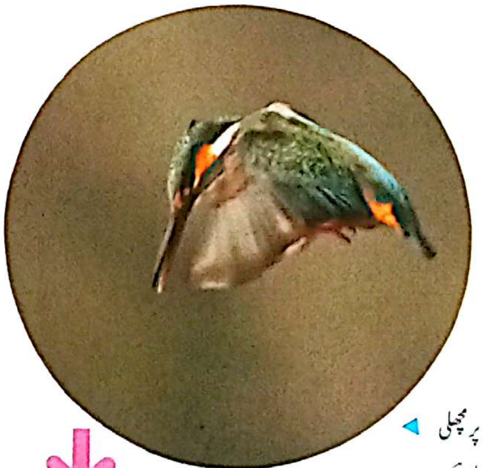
بالا صوتی آوازیں صرف وہ آوازیں ہوتی ہیں جو انسانی سماعت کی حدود سے بالا ہوتی ہیں۔ اس بالا صوتی گونج کو پیدا کر کے چمگادڑیں جس طرح اپنے شکار کے مقام کا تعین کرتی ہیں اسے صوتی لہروں کے انعکاس کے ذریعے مقام کے تعین کا طریقہ یا ایکولوکیشن (Echolocation) کہتے ہیں۔ اپنی اونچی تعدادِ ارتعاش (High Frequency) یا مختصر طول موج (Short Wave-length) کی وجہ سے بالا صوتی لہریں حشرات جتنی چھوٹی چیزوں سے بھی ٹکرا کر منعکس ہوتی ہیں۔ وہ آواز جو انسان سنتا ہے لمبے طول موج رکھتی ہے جو چھوٹی چیزوں سے ٹکرا کر بہتر انداز میں واپس نہیں آتی۔ چمگادڑیں اپنا راستہ تلاش کرنے اور اپنے شکار کا حجم، سمت، رفتار اور مقام کا تعین کرنے کے لئے انعکاسی بالا صوتی لہروں پر انحصار کرتی ہیں۔

◄ اس قسم کی چمگادڑ اپنی ناک سے بالا صوتی لہریں باہر پھینکتی ہے تاکہ تاریکی میں پتنگے کا سراغ لگا سکے۔ چمگادڑ کی ناک کی مخصوص شکل ملاحظہ کریں۔

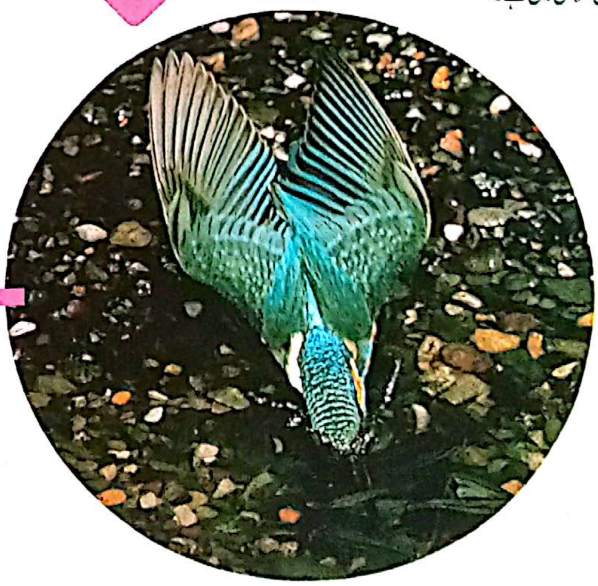


ماہی خور چڑیا اپنا شکار کیسے پکڑتی ہے؟

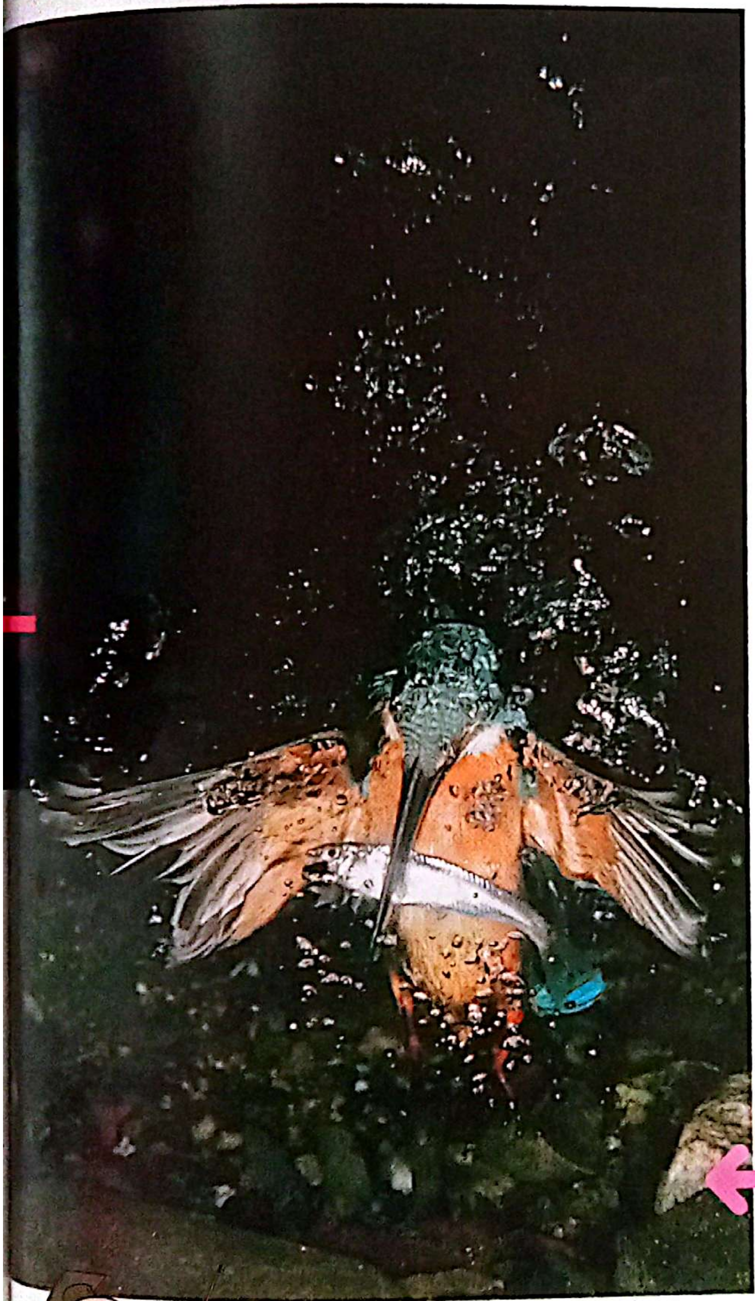
جواب: ماہی خور چڑیا(Kingfisher)ایک ایسا پرندہ ہے جو اپنی خوراک کے لئے مچھلی پکڑتا ہے۔پانی کے اوپر اُڑتے ہوئے یہ چڑیا چھوٹی مچھلیوں کی تلاش میں ہوتی ہے۔جب اسے اپنی پسند کی کوئی چیز مل جاتی ہے تو یہ اپنے پروں کو بند کر کے پانی میں غوطہ لگا دیتی ہے۔پانی کے اندر وہ بڑی تیزی سے مچھلی کو اپنی چونچ میں پکڑ لیتی ہے۔



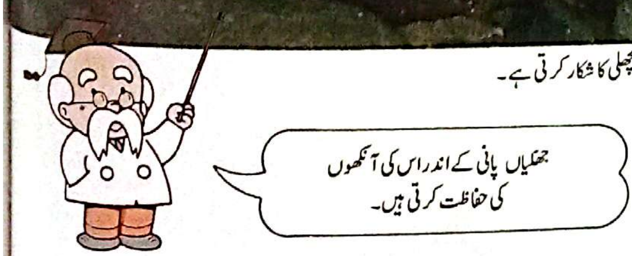
▲ یہ پانی کے اوپر مچھلی کی تلاش میں ہے۔

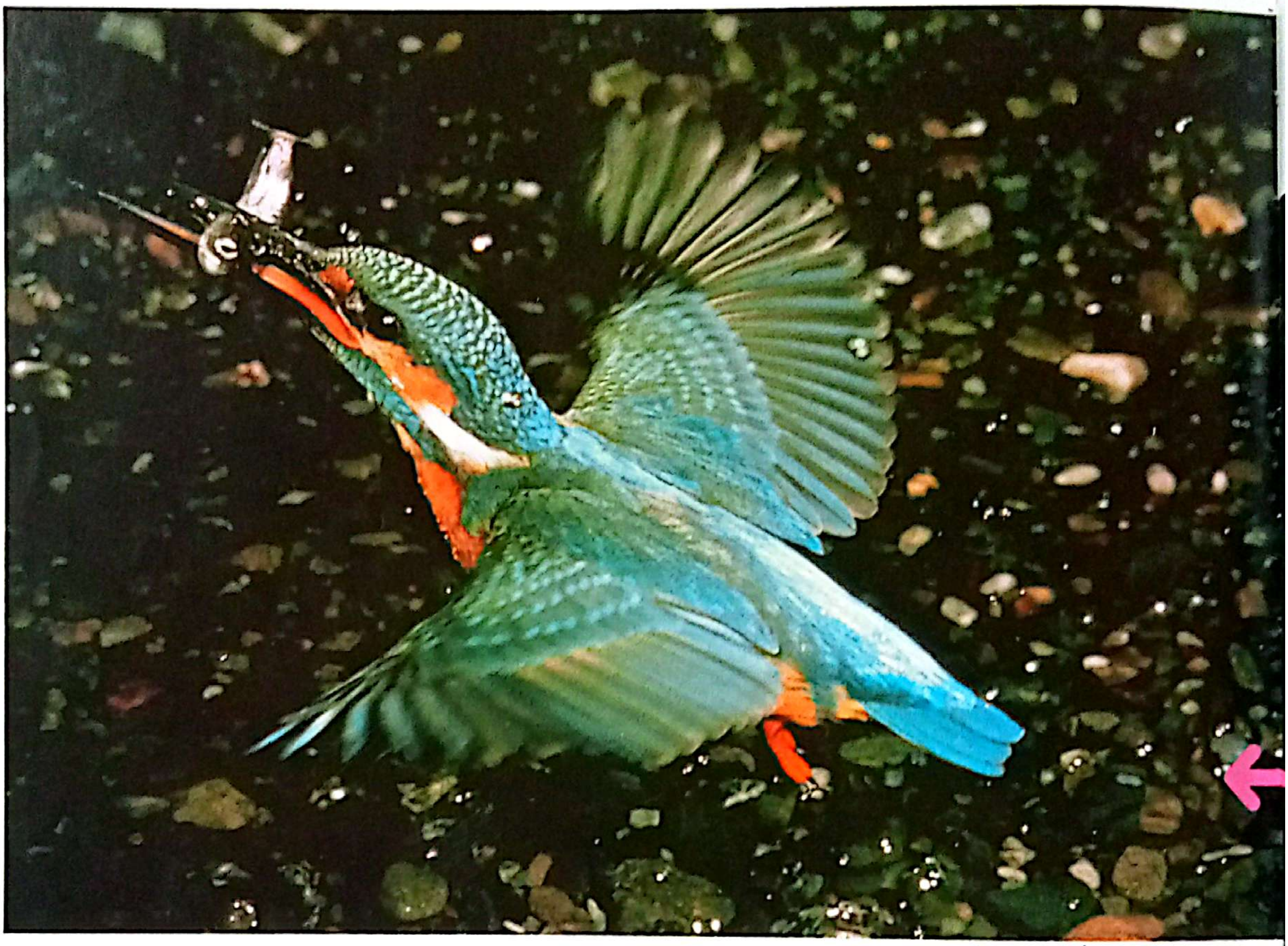


▲ یہ سر کے بل پانی میں غوطہ لگا رہی ہے۔



▲ اپنی چونچ سے مچھلی کا شکار کرتی ہے۔

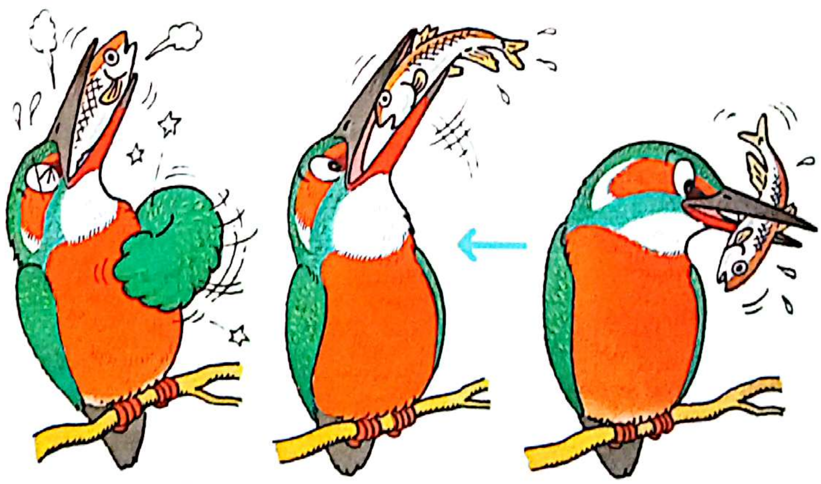




▲ ماہی خور چڑیا منہ میں مچھلی پکڑے پانی سے باہر آ رہی ہے۔

■ ماہی خور چڑیا مچھلی نگلتی ہے۔





ماہی خور چڑیا پہلے مچھلی کو گھماتی ہے تاکہ وہ سر کی طرف سے اس کے منہ میں داخل ہو۔

دُم کی طرف سے منہ کے اندر جانے والی مچھلی حلق میں پھنس جاتی ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

ماہی خور چڑیا مچھلی کی تلاش میں پرواز کرتی رہتی ہے۔ جب اسے اپنے مطلب کی مچھلی نظر آ جاتی ہے تو وہ پانی میں غوطہ لگاتی ہے۔ غوطہ لگاتے وقت اس کے دونوں پر بند ہو کر پھانے کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس ساخت کی وجہ سے پانی کی مزاحمت کم ہوتی ہے اور غوطے کی قوت برقرار رہتی ہے۔ چڑیا، مچھلی کو اپنی چونچ میں پکڑتے ہی پروں کو کھول دیتی ہے تاکہ غوطہ لگانے کا عمل رک جائے۔ مچھلی کے علاوہ ماہی خور چڑیا کی خوراک میں جھینگا' مینڈک' کچھوا' سلامنڈر اور حشرات وغیرہ شامل ہیں۔

قطبی ریچھ برفانی علاقوں میں کیسے رہتے ہیں؟

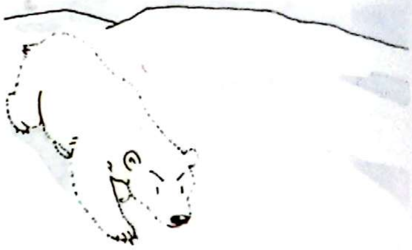
جواب: زیادہ تر قُطبی ریچھ اکیلے رہتے ہیں اور خوراک کی تلاش میں برفانی تودوں پر اِدھر اُدھر گھومتے ہیں۔ ان کی خوراک کا اہم ذریعہ سگ ماہی (Seal) ہوتی ہیں۔

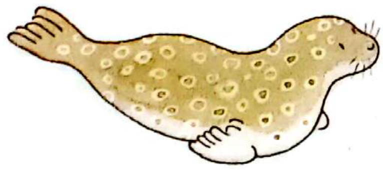


سگ ماہی سانس لینے کے لئے برف میں سوراخ بناتی ہے۔ قُطبی ریچھ سوراخ کے کنارے اس کا انتظار کرتا ہے جب وہ سانس لینے اوپر آتی ہے تو وہ اسے پکڑ لیتا ہے۔

قُطبی ریچھ انتہائی شمال میں 'جزیروں اور بہتے ہوئے برفانی تودوں پر بحرِ منجمد شمالی میں رہتا ہے۔

قطبی ریچھ کا خصوصی فر





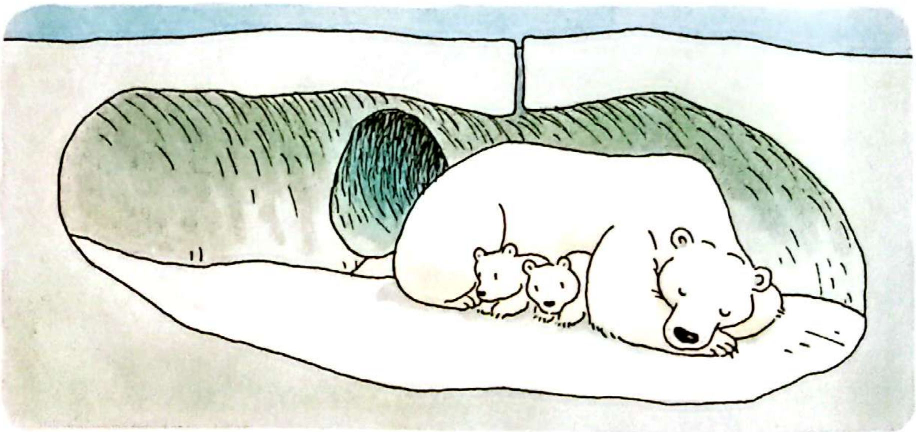
قطبی ریچھ مکمل طور پر ایک فر کوٹ سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ اس کوٹ کا رنگ سفید برف سے خوب ہم آہنگ ہوتا ہے تاکہ شکار انہیں آسانی سے نہ دیکھ سکے۔



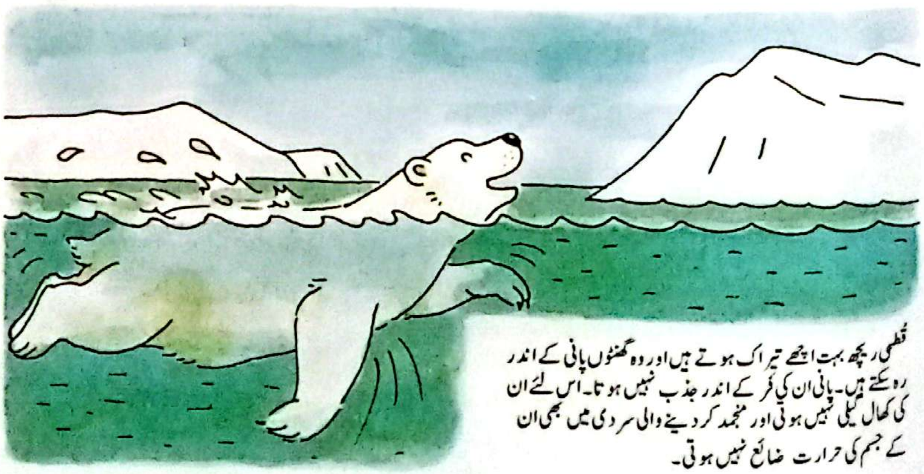
قطبی ریچھ کے تلوؤں میں بھی فر ہوتا ہے۔ اس سے انہیں برفانی میدانوں اور برف کے اوپر چلنے اور بھاگنے میں آسانی ہوتی ہے اور پھسلنے کا خطرہ کبھی نہیں رہتا۔



ان کا سفید فر کوٹ ان کے جسم کی گرمی کو خارج ہونے سے بھی روکتا ہے۔ ان کی جلد کے نیچے چربی کی ایک موٹی تہہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ سخت ترین سرد موسم میں بھی گرم رہتے ہیں۔



اکتوبر کے مہینے میں مادہ برفانی ریچھ تودے کے اندر رہنے کے لئے ایک گہرا بھٹ کھود لیتی ہے۔ نومبر کے آخر یا دسمبر میں وہ، دو یا تین بچوں کو جنم دیتی ہے۔ یہ بچے بھٹ کے اندر اپنی ماں کے ساتھ بڑے آرام سے موسم بہار کے آنے تک سوتے رہتے ہیں۔ قطبی ریچھ کے بچے، پیدا ہونے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ دو سے تین سال تک رہتے ہیں تاکہ وہ انہیں خوراک کھلائے اور ان کی نگہداشت کرے۔



قطبی ریچھ بہت اچھے تیراک ہوتے ہیں اور وہ گھنٹوں پانی کے اندر رہ سکتے ہیں۔ پانی ان کی فر کے اندر جذب نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کی کھال گیلی نہیں ہوتی اور منجمد کر دینے والی سردی میں بھی ان کے جسم کی حرارت ضائع نہیں ہوتی۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

دنیا کے دوسرے سب سے بڑے گوشت خور جانور، قطبی ریچھ، کا وزن 680 کلوگرام ہوتا ہے۔ اس کا سفید فر کوٹ اسے چھپانے اور سردی سے بچانے کے کام آتا ہے۔ اس کے سفید بال اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں یہ انسولیشن کا کام کرتے ہیں اور تقریباً پورے جسم کی حرارت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اس جانور کے جسم پر چربی کی موٹی تہہ ہوتی ہے جو اسے گرم رکھتی ہے۔ سگ ماہی اس جانور کی خوراک کا اہم ذریعہ ہے۔ برفانی تودوں کے اوپر قطبی ریچھ ان کا شکار کرتا ہے یا پھر جب وہ سانس لینے کے لئے سوراخوں سے اوپر آتی ہیں تو ان پر حملہ کرتا ہے۔

گینڈے کے سینگ کیوں ہوتے ہیں؟

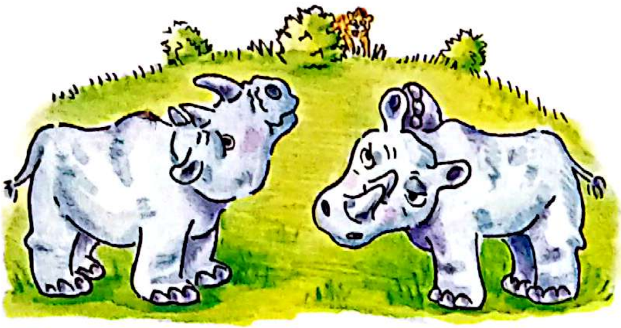
جواب: گینڈے اپنے سینگوں کو اپنی حفاظت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ طاقت ور سمجھے جاتے ہیں اور دشمن ان پر عموماً حملہ نہیں کرتے۔ اگر کوئی گینڈے کے بچّے پر حملہ کرے، جس کے سینگ نہیں ہوتے، تو بچّے کی خاطر اس کی ماں مقابلہ کرتی ہے۔



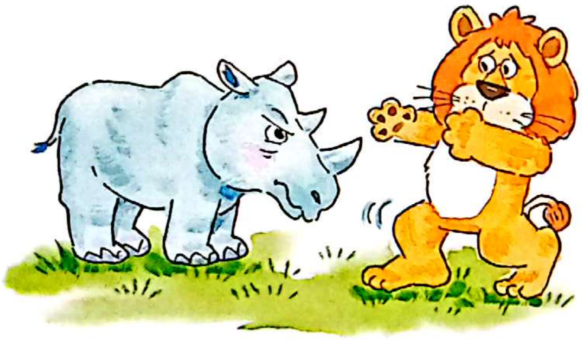
گینڈوں کے راز



گینڈوں کی آنکھیں زیادہ تیز نہیں ہوتیں۔ وہ کم فاصلے تک دیکھ سکتے ہیں اس لئے بہت دور تک دیکھنا ان کے لئے ممکن نہیں۔



ان کے کان بہت حساس ہوتے ہیں۔ سونگھنے کی حس بھی کافی تیز ہوتی ہے۔ جس وجہ سے وہ اپنے دشمنوں کا پتہ چلا لیتے ہیں۔

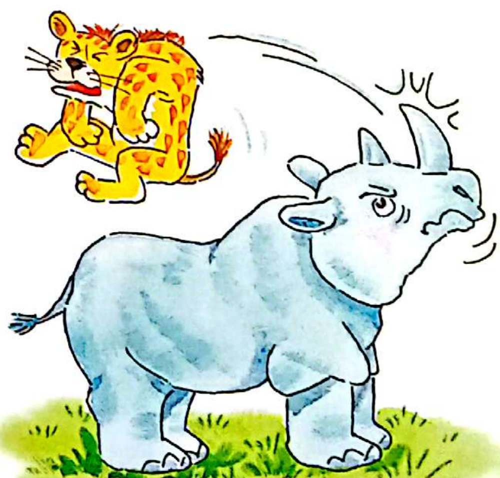


بالغ گینڈا بہت طاقت ور ہوتا ہے۔ اتنے طاقت ور جانور پر شیر تک حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔

والدین اور اساتذہ کے لئے

دنیا میں گینڈوں کی پانچ اقسام ہیں۔ ہندوستانی اور جاپانی گینڈوں کے سر پر صرف ایک سینگ ہوتا ہے۔ سماٹرا کے گینڈوں اور افریقہ کے کالے اور سفید گینڈوں کے دو سینگ ہوتے ہیں۔ چڑیا گھروں میں عام طور پر زیادہ تر کالے گینڈے نظر آتے ہیں۔ اتنے طاقت ور ہونے کے باوجود گینڈوں کی نسل معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ حالانکہ قانون کے تحت ان کے شکار پر پابندی عائد ہے لیکن اس کے باوجود چور شکاری سینگوں کے لئے ان گینڈوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ ان سینگوں کو اب بھی ایشیا میں مختلف عرقیات تیار کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔





وہ سینگ کے ذریعے دشمن کو اٹھا کر زمین پر دے مارتا ہے۔

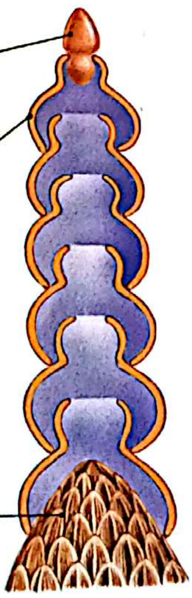
ٹیٹریا سانپ کھڑکھڑاہٹ پیدا کرنے والی آواز کیوں نکالتا ہے؟

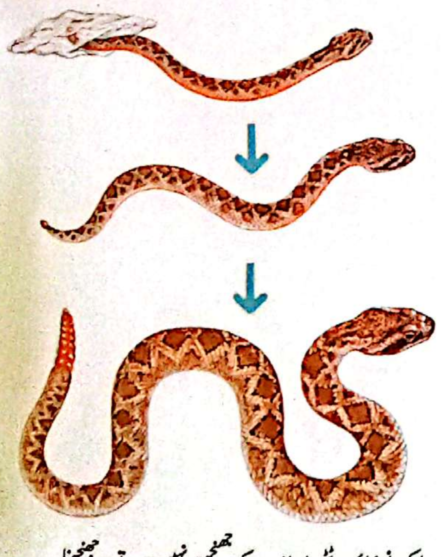


جواب: ٹیٹریا سانپ دشمنوں کو اپنی کھڑکھڑاہٹ سے ڈراتا ہے۔ یہ سانپ زہریلے ہوتے ہیں۔ یہ اپنے زہر سے چھوٹے جانوروں کو ہلاک کر کے کھاتے ہیں۔ لیکن یہ کھڑکھڑاہٹ کی آواز انسانوں اور دوسرے بڑے جانوروں کو ڈرانے کے لئے بھی نکالتے ہیں۔ جب سانپ خوف زدہ ہوتے ہیں تو وہ خود کو زخمی یا ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔

وہ اپنی دُم سے کیسے کھڑکھڑاہٹ کی آواز پیدا کرتے ہیں

ٹیٹریا سانپ کی دُم کے سرے پر کھال کے چھلے ہوتے ہیں۔ تمام دوسرے سانپوں کی طرح ٹیٹریا سانپ بھی جب بڑے ہوتے ہیں تو اپنی کھال اتارتے ہیں۔ اسے کینچلی اتارنا کہا جاتا ہے۔ ٹیٹریا سانپ جب کینچلی اتارتا ہے تو جو کھال باقی رہ جاتی ہے وہ جھنجھنا (Rattle) بن جاتی ہے۔ جب سانپ اپنی دم کو ہلاتا ہے تو اس میں بچے کے کھیلنے والے جھنجھنے کی طرح کی آواز نکلتی ہے۔ جب ٹیٹریا سانپ پیدا ہوتا ہے تو کینچلی نہیں اتارتا لہٰذا اس وقت اس کی دم میں جھنجھنا نہیں ہوتا۔ ہر مرتبہ جب یہ سانپ کینچلی اتارتا ہے تو اس میں ایک جھنجھنے کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ٹیٹریا سانپ کی دم پر جتنے زیادہ جھنجھنے ہوں گے اس کی عمر اتنی ہی زیادہ ہو گی۔





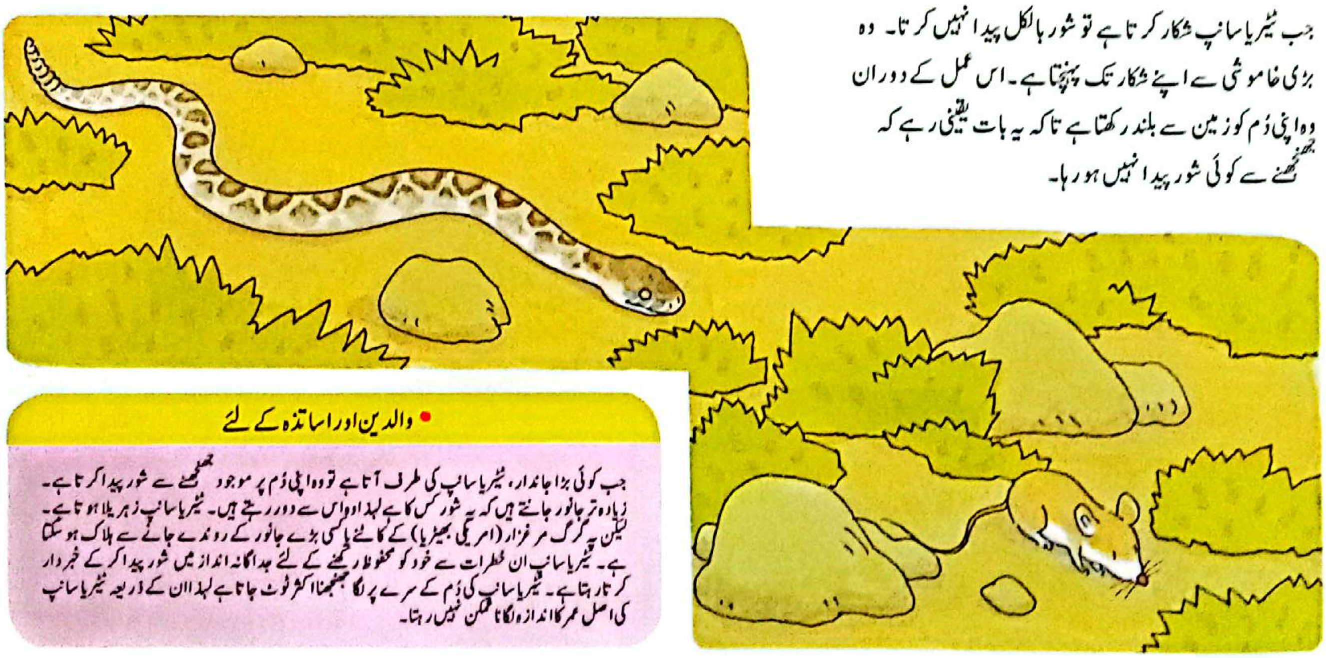
ایک نوزائیدہ ٹیٹریا سانپ کے جھنجھنے نہیں ہوتے۔ جھنجھنا ہر مرتبہ کینچلی اتارنے کے بعد بڑھتا جاتا ہے۔



▲ ایک ٹیٹریا سانپ۔ یہ اپنی دُم بلند کرتا ہے اور اپنے جھنجھنے کو ہلاتا ہے جو خشک جلد کا بنا ہوتا ہے۔

کیا جھنجھنے کی آواز سے ٹیٹریا سانپ کا شکار خبردار نہیں ہو جاتا؟

جب ٹیٹریا سانپ شکار کرتا ہے تو شور بالکل پیدا نہیں کرتا۔ وہ بڑی خاموشی سے اپنے شکار تک پہنچتا ہے۔ اس عمل کے دوران وہ اپنی دُم کو زمین سے بلند رکھتا ہے تاکہ یہ بات یقینی رہے کہ جھنجھنے سے کوئی شور پیدا نہیں ہو رہا۔

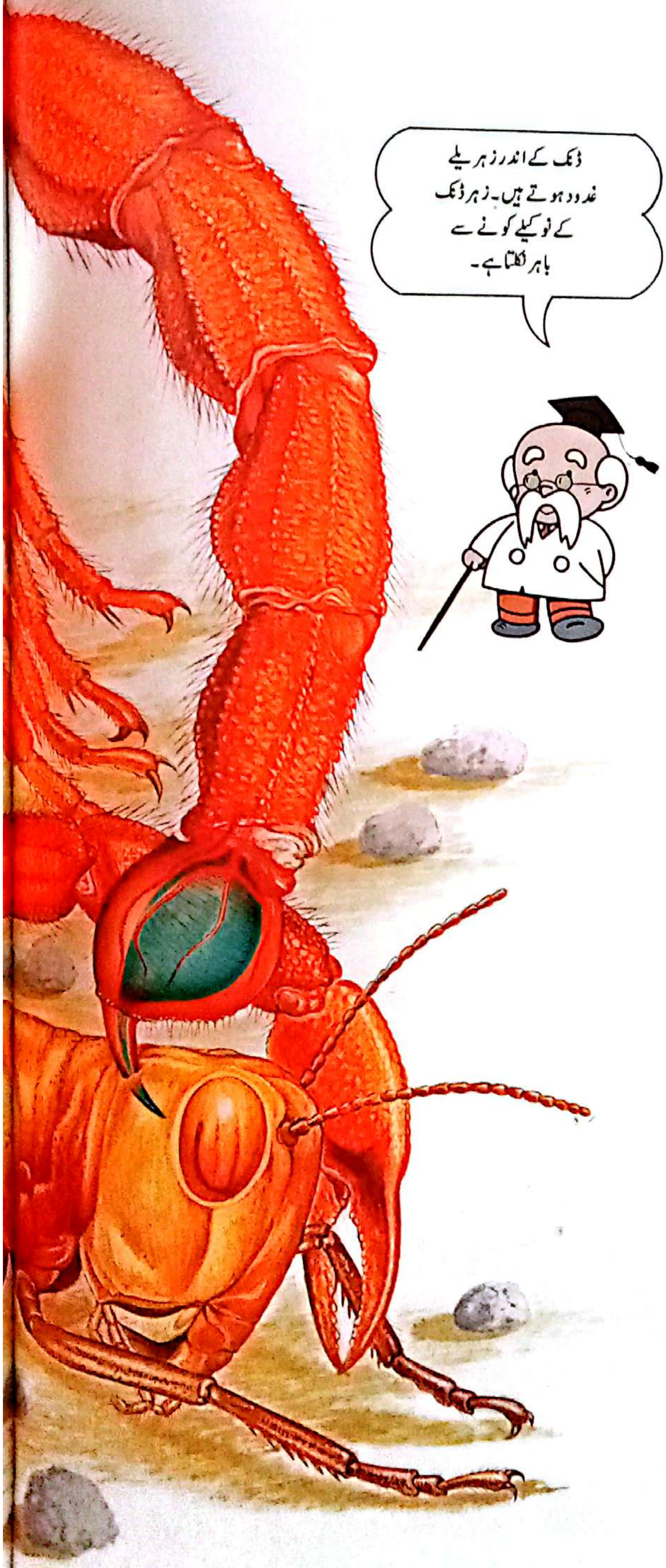


• والدین اور اساتذہ کے لئے

جب کوئی بڑا جاندار، ٹیٹریا سانپ کی طرف آتا ہے تو وہ اپنی دُم پر موجود جھنجھنے سے شور پیدا کرتا ہے۔ زیادہ تر جانور جانتے ہیں کہ یہ شور کس کا ہے لہذا وہ اس سے دور رہتے ہیں۔ ٹیٹریا سانپ زہریلا ہوتا ہے۔ لیکن یہ گرگ مرغزار (امریکی بھیڑیا) کے کاٹنے یا کسی بڑے جانور کے روندے جانے سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ ٹیٹریا سانپ ان خطرات سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے جداگانہ انداز میں شور پیدا کر کے خبردار کرتا رہتا ہے۔ ٹیٹریا سانپ کی دُم کے سرے پر لگا جھنجھنا اکثر ٹوٹ جاتا ہے لہذا ان کے ذریعہ ٹیٹریا سانپ کی اصل عمر کا اندازہ لگانا ممکن نہیں رہتا۔

بچّھو ڈنک کیسے مارتا ہے؟

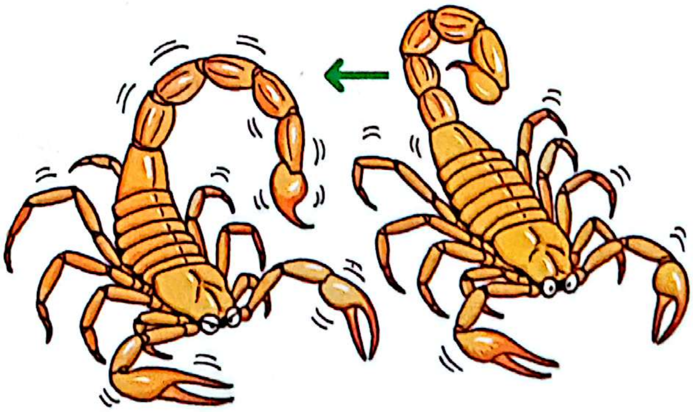
جواب: بچّھو کے ڈنک میں زہر ہوتا ہے۔ اپنے شکار کو ہلاک کرنے کے لئے بچّھو اس زہر کو اس کے جسم میں اتار دیتا ہے۔ اس وقت دنیا میں بارہ سو سے زیادہ اقسام کے بچّھو پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے صرف چند ہی انسانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ افریقی صحارا میں رہنے والا ایک بچّھو سب سے زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ دوسرا سب سے زہریلا بچّھو جنوب مغربی امریکہ میں پایا جاتا ہے۔







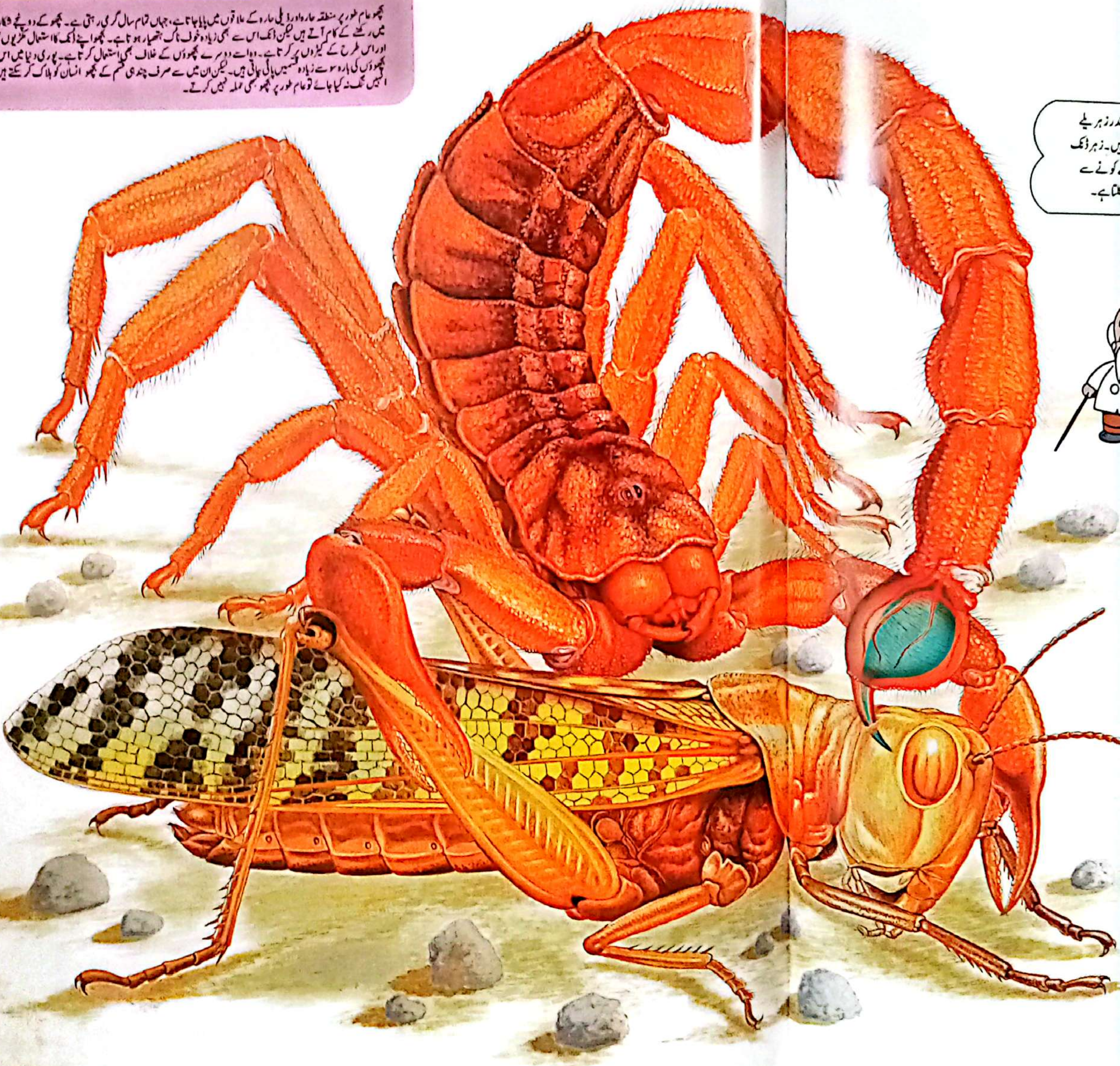
صرف چند بچھو آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن احتیاط کا تقاضا ہے کہ آپ ان میں سے کسی کو بھی چھونے کی کوشش نہ کریں۔



جب کوئی بچھو اپنے شکار کو ڈنک مارنا چاہتا ہے تو وہ پہلے اپنی دُم کو پشت پر لے جاتا ہے اور پھر اس کے کونے کے اندر سے ڈنک کو باہر نکالتا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

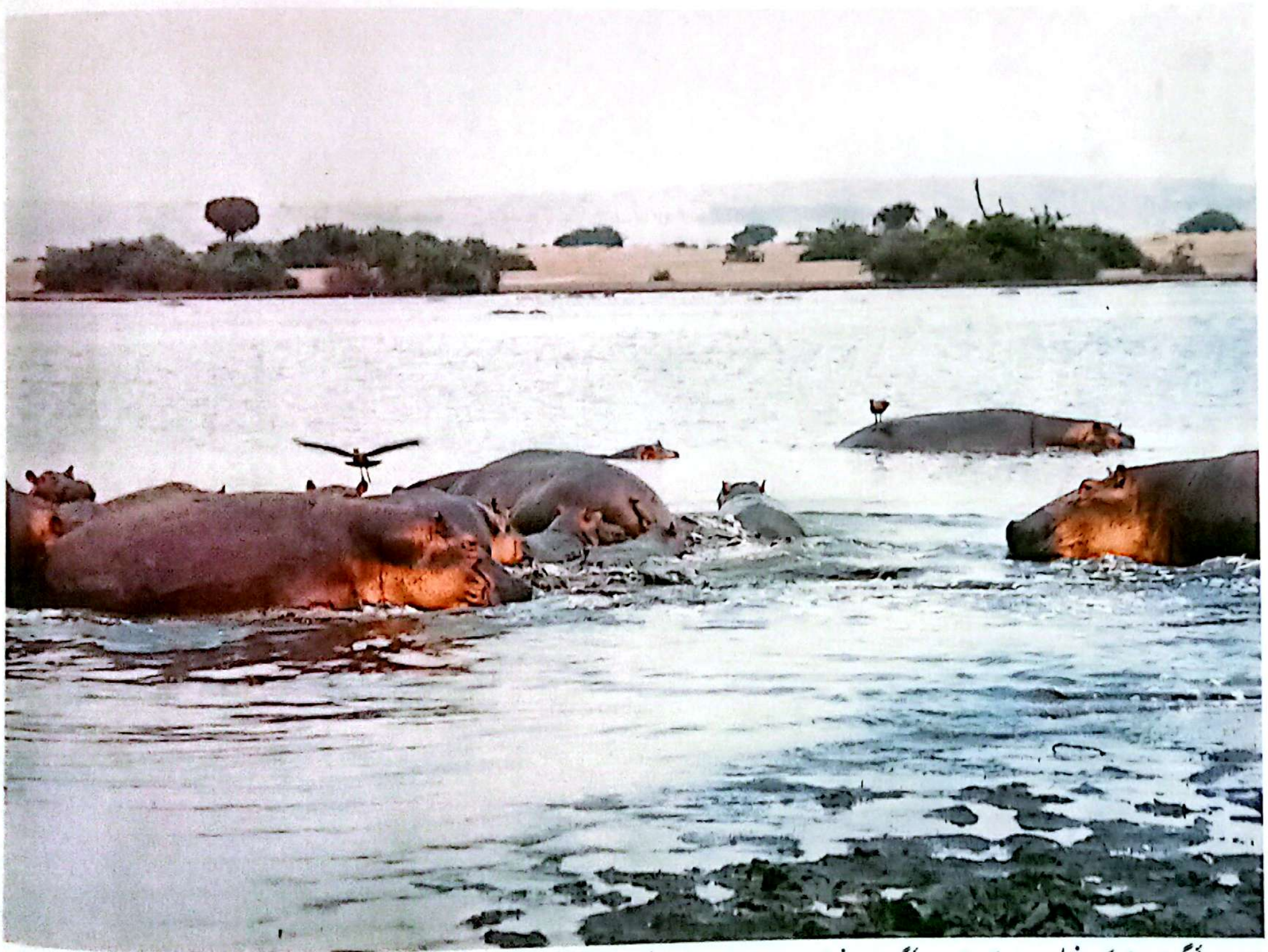
بچھو عام طور پر منطقہ حارہ اور ذیلی حارہ کے علاقوں میں پایا جاتا ہے، جہاں تمام سال گرمی رہتی ہے۔ بچھو کے دو پنجے شکار کو قابو میں رکھنے کے کام آتے ہیں لیکن ڈنک اس سے بھی زیادہ خوفناک ہتھیار ہوتا ہے۔ بچھو اپنے ڈنک کا استعمال ٹڈیوں، ٹڈوں اور اس طرح کے کیڑوں پر کرتا ہے۔ وہ اسے دوسرے بچھوؤں کے خلاف بھی استعمال کرتا ہے۔ پوری دنیا میں اس وقت بچھوؤں کی بارہ سو سے زیادہ قسمیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف چند ہی قسم کے بچھو انسان کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اگر انہیں تنگ نہ کیا جائے تو عام طور پر بچھو بھی حملہ نہیں کرتے۔



دریائی گھوڑا سارا دن کیا کرتا ہے؟



جواب: اسے دریائی گھوڑا کہتے ہیں لیکن یہ گھوڑے سے مُشابہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ بہت اچھا تیراک ہوتا ہے اور سارا دن پانی کے اندر رہتا ہے۔ اس کی آنکھیں، ناک اور کان سر کی چوٹی کے قریب ہوتے ہیں اسی لئے اس کا تقریباً تمام جسم پانی کے اندر رہتا ہے۔ رات کے وقت یہ پانی سے نکل کر گھاس، پتے اور پھل کھانے کے لئے خشکی پر آجاتا ہے۔ لیکن یہ پانی سے زیادہ دور نہیں جاتا۔

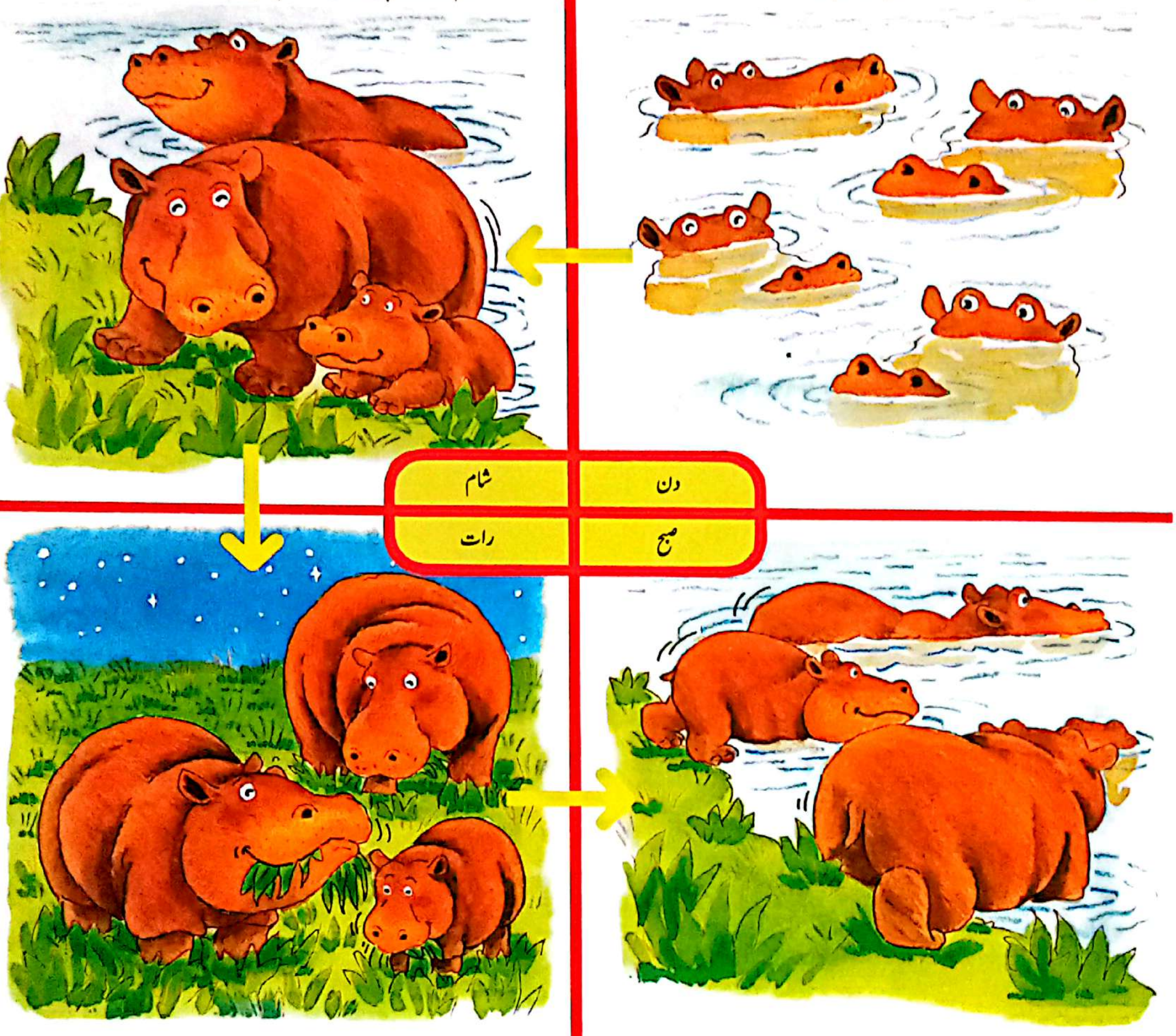


▲ دریائی گھوڑوں کا ایک غول۔ دن کے وقت دریائی گھوڑے پانی کے اندر رہتے ہیں اور بڑی بے فکری سے وقت گزارتے ہیں۔

دریائی گھوڑے کا ایک دن

یہ سارا دن پانی کے اندر ٹھنڈک میں پڑا رہتا ہے۔

شام کے وقت وہ پانی سے نکل کر خشکی پر آجاتا ہے۔

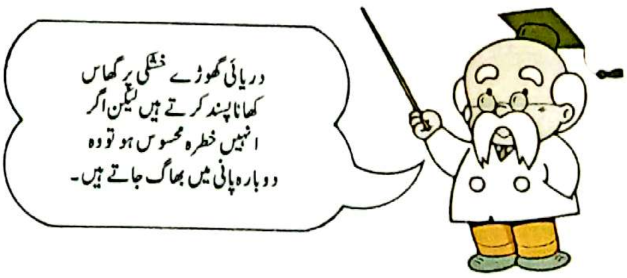


رات کے وقت وہ گھاس اور دوسرے پودے کھاتا ہے۔

صبح کے وقت وہ دوبارہ پانی میں چلا جاتا ہے۔

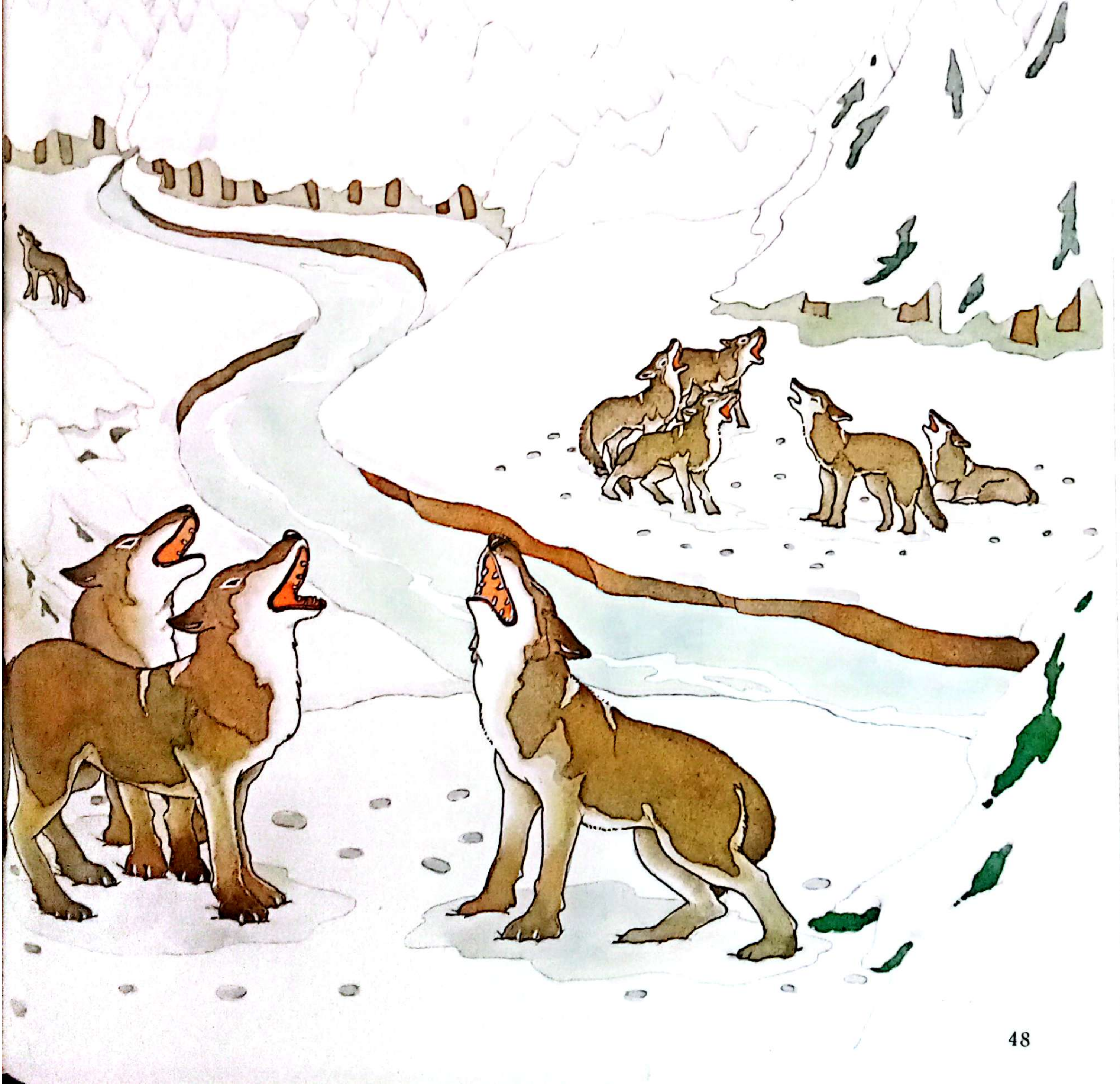
• والدین اور اساتذہ کے لئے

دریائی گھوڑا ایک بڑا پستانیہ ہے جو افریقہ کے دریاؤں اور تالابوں میں رہتا ہے۔اس کی آنکھیں کان اور ناک سر کے اوپر ہوتے ہیں اس لئے سر کے زیادہ تر پانی میں ڈوبے رہنے کے باوجود وہ دیکھ سن اور سانس لے سکتا ہے۔دریائی گھوڑے کے نتھنے اور کان بند ہو سکتے ہیں اس لئے جب وہ پانی کے اندر ڈوبتا ہے تو ان میں پانی نہیں جاتا۔دریائی گھوڑا بہت پھرتی سے پانی کے اندر حرکت کرتا ہے۔وہ پانی کے اندر پینتیس فٹ تک کی گہرائی تک چلا جاتا ہے۔وہ پانی کے نیچے پانچ منٹ یا اس سے زیادہ تک رہ سکتا ہے۔



بھیڑیے کیوں چلاتے ہیں؟

جواب: بھیڑیے گروہ کی شکل میں رہتے ہیں جسے غول کہا جاتا ہے۔ ہر غول کا اپنا الگ علاقہ ہوتا ہے جہاں وہ شکار اور اپنی نسل کی پرورش کرتا ہے۔ بھیڑیے چلا چلا کر بھیڑیوں کے دوسرے غولوں کو یہ بتاتے ہیں کہ ان کا علاقہ کہاں ہے۔ جب دوسرے بھیڑیے یہ آواز سنتے ہیں تو وہ عموماً چلانے والے بھیڑیوں کے علاقے میں داخل ہونے سے گریز کرتے ہیں۔ اگر وہ اس کے باوجود داخل ہو جائیں تو پھر لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔



بھیڑیے کیسے رہتے ہیں؟



ہر غول کا ایک سربراہ ہوتا ہے۔ غول کے تمام بھیڑیوں کو اپنے سربراہ کا علم ہوتا ہے اور وہ اس کی تقلید کرتے ہیں۔



بھیڑیے غول کی شکل میں شکار کرتے ہیں۔ وہ اپنے شکار کو آسانی سے پکڑ لیتے ہیں کیونکہ غول کے تمام بھیڑیے شکار میں حصہ لیتے ہیں۔



موسم بہار میں بھیڑیوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان بچوں کو صرف ان کی ماں ہی نہیں بلکہ غول کے تمام بھیڑیے مل کر پالتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

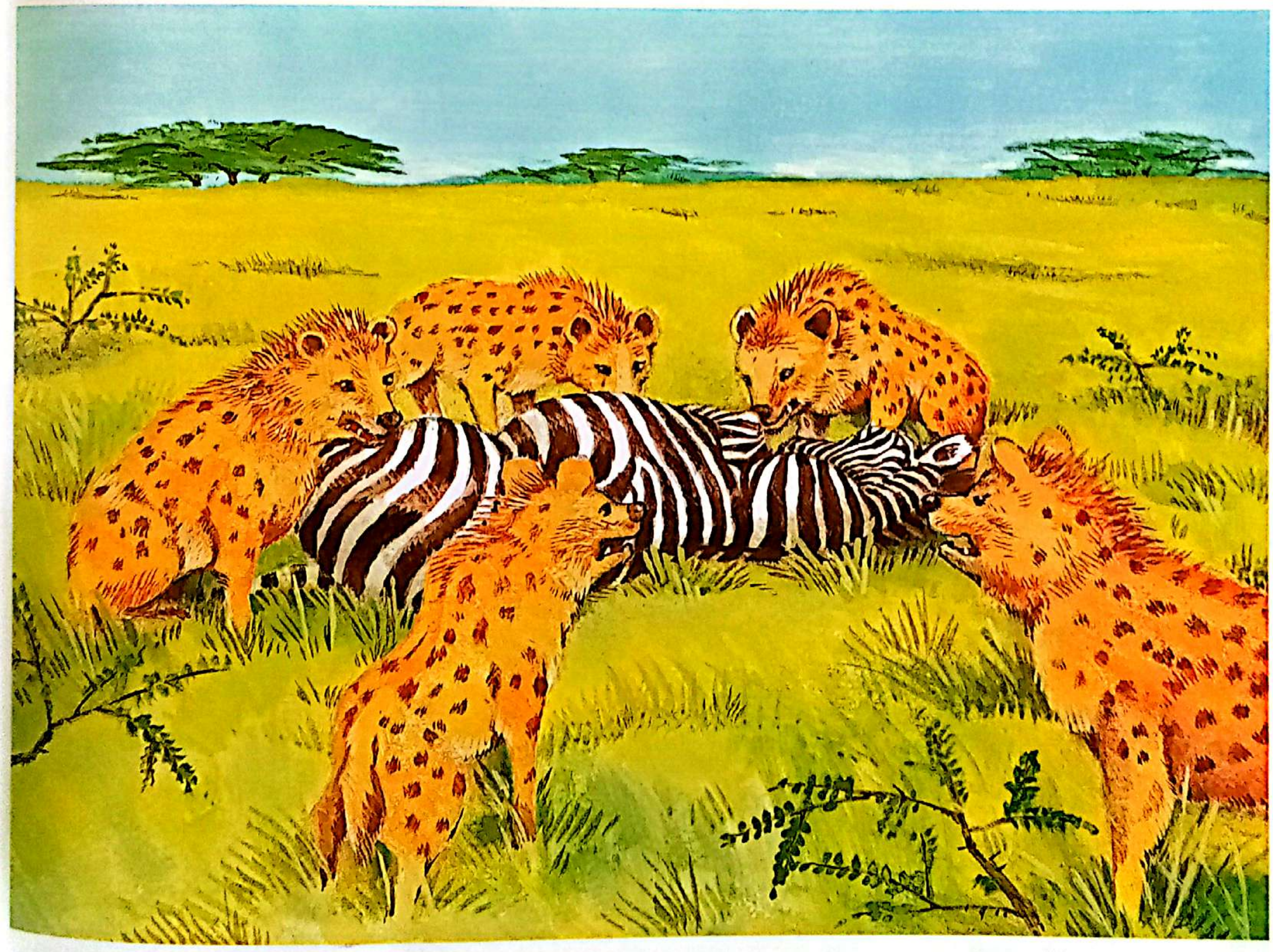
بھیڑیوں کے غول کا حجم کم یا زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ غول ماں باپ، بھیڑیے اور ان کے بچوں سے لے کر تین درجن بھیڑیوں تک پر مشتمل ہوتا ہے۔ غول کے علاقے کا تعلق خوراک کی دستیابی کی صورتحال سے ہوتا ہے۔ اگر خوراک بکثرت ہو تو یہ علاقہ چھوٹا اور صرف تیس مربع میل تک ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک علاقہ 200 مربع میل تک بڑا بھی ہو سکتا ہے۔ بھیڑیے اپنے علاقے کی سرحدوں پر پیشاب کر کے اس کی بو کے ذریعے اپنے علاقے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بھیڑیے چیختی ہوئی آواز نکال کر دوسرے بھیڑیوں کو خبردار کرتے ہیں تاکہ وہ ان کے علاقے میں داخل نہ ہوں۔ اس آواز کے ذریعے وہ غول کے اندر موجود بھیڑیوں سے بھی رابطہ کرتے ہیں۔ مثلاً وہ شکار کے لئے اپنے ساتھیوں کو جمع کرنے کے لئے بھی اسی طرح سے چلاتے ہیں۔



لگڑ بگھے دوسرے جانوروں کی چھوڑی ہوئی گلی سڑی خوراک کیسے کھاتے ہیں؟



جواب: لگڑ بھگے ان جانوروں کا باقی ماندہ جسم کھاتے ہیں جنہیں شیر ہلاک کرتا ہے۔ وہ دوسرے مرے ہوئے جانور بھی کھاتے ہیں۔ اس طرح کے گوشت کو مردار کہا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ گلا سڑا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ ایسا ہو تب بھی لگڑ بگھے اسے کھا جاتے ہیں۔ اس طرح کا گوشت کھا کر وہ بیمار نہیں ہوتے کیونکہ ان کے جسم کو سڑی خوراک کے جراثیم سے نقصان نہیں پہنچتا۔



کیا لگڑ بگھوں کا انحصار صرف چھوڑی ہوئی خوراک پر ہوتا ہے؟

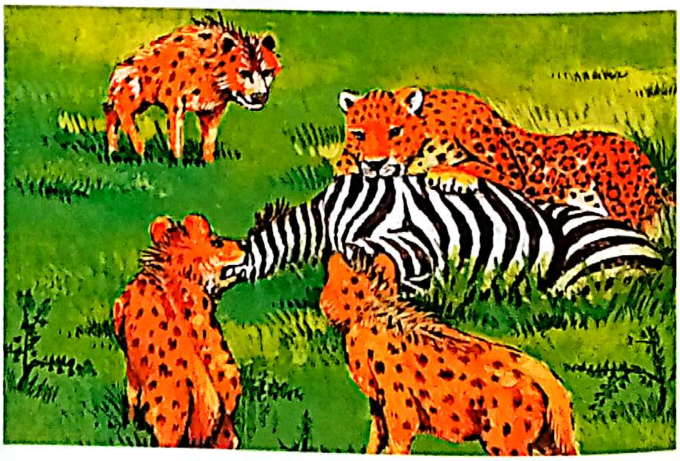


▲ لگڑ بگھے حملہ آور ہیں۔ چتیوں والے لگڑ بگھے عام طور پر رات کے وقت شکار کرتے ہیں لیکن وہ اس تصویر میں دن کی روشنی میں شکار کر رہے ہیں۔

ایک زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ لگڑ بگھے صرف دوسرے جانوروں کے چھوڑے ہوئے مردار گوشت پر گزارا کرتے ہیں۔ لگڑ بگھے صرف مردار نہیں کھاتے۔ وہ اپنے لئے خود بھی شکار کرتے ہیں۔



▲ دھاری دار لگڑ بگھا: یہ خوراک کی تلاش میں دور دراز تک مارا مارا پھرتا ہے۔



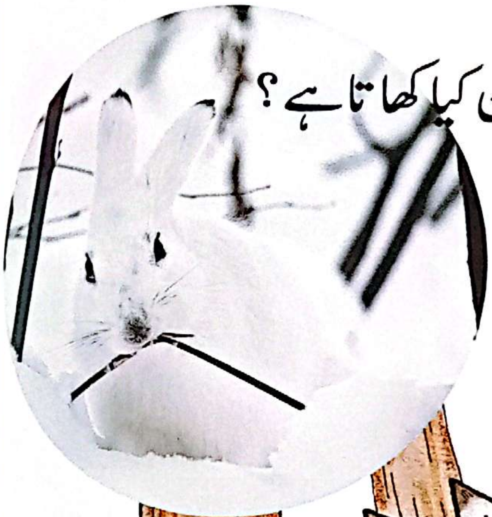
دھبے دار لگڑ بگھے ایک چیتے کی خوراک چرا لیتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

لگڑ بگھوں کے جبڑے اور دانت بہت مضبوط ہوتے ہیں اور وہ ان سے بڑی ہڈیوں تک کو کچل ڈالتے ہیں۔ ان کے جسم میں ایک ایسا مادہ ہوتا ہے جو چیزوں کو بہت جلد ہضم کر دیتا ہے۔ اس لئے وہ بہترین مردار خور (Scavenger) ہوتے ہیں۔ ان کے معدے میں ایک ایسا رس ہوتا ہے جو بیکٹیریا کو مار دیتا ہے اس لئے وہ سڑی ہوئی چیزیں کھا کر بھی بیمار نہیں پڑتے۔ لگڑ بگھے عام طور پر شکار کر کے یا دوسرے جانوروں کا شکار چرا کر خوراک حاصل کرتے ہیں۔

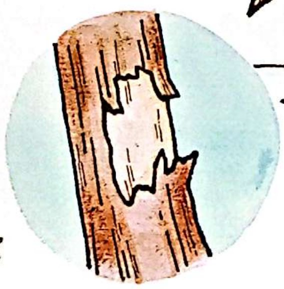
برفانی موزے والا خرگوش سردیوں کے دوران کیا کھاتا ہے؟

جواب: بہار، گرمی اور خزاں کے موسم میں برفانی موزے والا خرگوش مختلف قسم کی گھاس کھاتا ہے۔ جب سردیاں آتی ہیں اور سرد علاقوں میں زمین برف میں چھپ جاتی ہے تو یہ خرگوش سوکھے پتے، درختوں کے شگوفے، ٹہنیاں اور چھال کھاتا ہے۔



▲ خرگوش ایک ٹہنی چبا رہا ہے۔

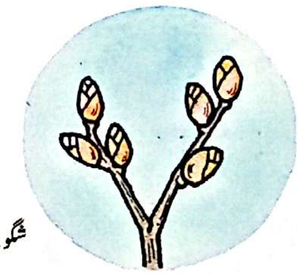




چھال



پتے



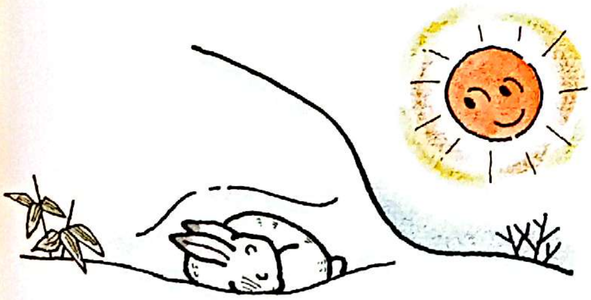
شگوفے

■ برف پر چلنے کے لئے پاؤں



برفانی موزے والے خرگوش کا پاؤں لمبا اور بالوں والا ہوتا ہے اس لئے وہ گہری برف میں دھنسے بغیر چلتا ہے۔

■ برف کے اوپر سونا



خرگوش اکثر برف کے اندر خالی جگہ پر پہاڑی کی جنوبی ڈھلان پر دھوپ میں آرام کرتا ہے۔

دوسرے جانور سردیوں میں کیا کرتے ہیں؟

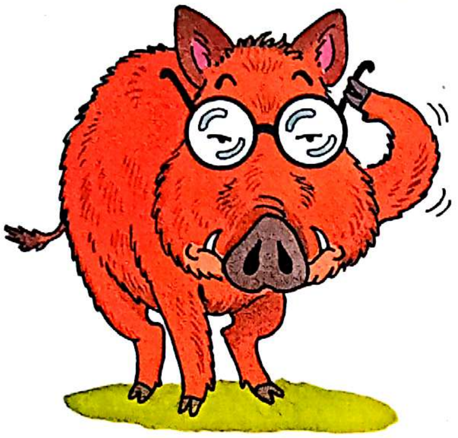
کچھ جانور سردیوں میں سوتے ہیں جبکہ دوسرے بدستور متحرک رہتے ہیں۔



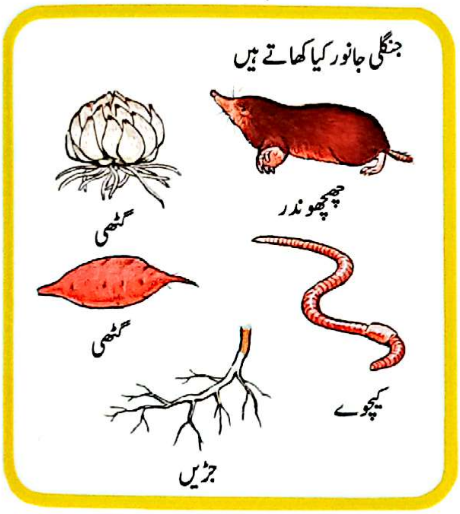
• والدین اور اساتذہ کے لئے

اس خرگوش کا نام اس کے لمبے بال دار پچھلے پیروں کی وجہ سے پڑا ہے جو اس کے وزن کو برف پر پھیلا دیتے ہیں۔ یہ خرگوش گھاس اور نباتات یعنی نرم پتیاں اور سبز نرم پودے کھانے کو ترجیح دیتا ہے۔ سبز پودے لیکن سردیوں میں سوکھ جاتے یا برف میں ڈھک جاتے ہیں۔ اس صورت حال میں یہ خرگوش ہر دستیاب چیز حتیٰ کہ درختوں کی چھال تک بھی کھا لیتے ہیں۔ یہ سردیوں میں صرف چھال اور ٹہنیاں کھا کر زندہ رہتے ہیں۔

جنگلی جانور اپنی ناک کس لئے استعمال کرتے ہیں؟



جواب: یہ جنگلی جانور اور اس کے قریبی رشتہ دار زیادہ اچھی طرح دیکھ نہیں سکتے۔ البتہ یہ جنگلی جانور سُونگھنے کی بہت اچھی حِس رکھتا ہے۔ یہ تیز حس اسے خوراک تلاش کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ اپنی حسّاس ناک سے زمین کے اندر موجود خوراک کو بھی تلاش کر لیتے ہیں۔ اگر اس جنگلی جانور کو کھانے کی کوئی مزیدار چیز مثلاً نئی نرم جڑ مل جائے تو وہ اپنے تیز نوکیلے ناب اور سخت تھوتھنی سے اسے کھود نکالتا ہے۔





یہ جنگلی جانور زمین کے اندر موجود خوراک کو بھی سونگھ سکتا ہے۔



ایک جنگلی جانور کی لمبی تھوتھنی اس وقت بہت کام آتی ہے جب وہ زمین کھود کر خوراک نکالنا چاہتا ہے۔ اس کے ناب بہت سخت اور مضبوط ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ کافی نیچے تک زمین کو کھود سکتا ہے۔

یہ جنگلی جانور کیسے رہتا ہے؟

موسم بہار میں اس جنگلی جانور کی مادہ چار سے چھ بچے دیتی ہے۔ وہ موسم بہار سے، آنے والی سردیوں تک اپنی ماں کے ساتھ رہتے ہیں۔ لیکن جب سردیاں ختم ہونے لگتی ہیں تو وہ اکیلے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ جنگلی جانور کوئی بھی چیز کھا لیتے ہیں۔ ہم ایسے جانوروں کو ہمہ خور کہتے ہیں۔ جنگلی جانور جنگل میں یا کبھی کبھی کسانوں کے کھیتوں میں خوراک تلاش کرتے ہیں۔



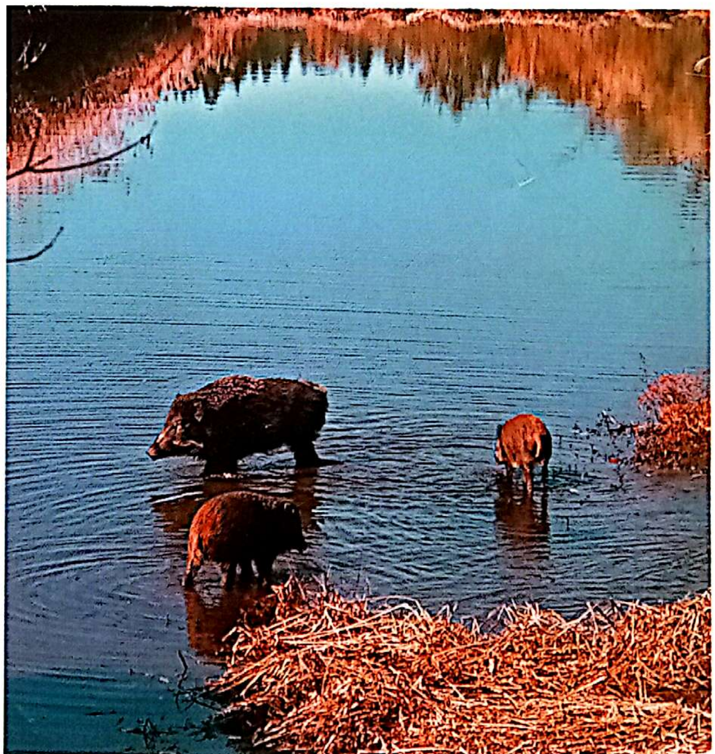
▲ گھاس خوری۔ یہ بہت تھوڑی گھاس کھائے گا کیونکہ یہ اسے زیادہ مرغوب نہیں ہے۔



▲ ان کے جسم پر اس وقت تک سفید نشانات ہوتے ہیں جب تک وہ چھ مہینے کے نہیں ہو جاتے۔



▲ یہ بہت اچھے تیراک ہیں۔



▲ اس کو پانی میں رہنا بہت پسند ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

یہ جنگلی جانور یورپ' شمالی افریقہ' وسط ایشیا اور شمالی امریکہ کے جنگلوں میں رہتا ہے۔ اس کی تھوتنی کے آخری حصہ کی شکل ایک چپٹی پلیٹ کی طرح ہوتی ہے جس سے اس کے نتھنے کھلتے ہیں۔ اس کی ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ جب وہ اپنا سر نیچے کرتا ہے تو اس کی ناب سیدھی زمین سے لگ جاتی ہے جس سے اس کو زمین کے اندر سے خوراک حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کی سونگھنے کی حس کتے کی طرح ہی اچھی ہوتی ہے۔ یہ چلتا ہوا سونگھتا رہتا ہے جب اسے کھانے والی چیز کی بو محسوس ہوتی ہے تو وہ اپنے ناب سے کھود کر زمین سے باہر نکال لیتا ہے۔ ہم صحبتی کے موسم میں مادہ کے جسم پر اپنی ناک کو دباتا ہے۔ جب مادہ بچے دینے والی ہوتی ہے تو وہ اپنی تھوتھنی سے ایک گڑھا کھود کر سادہ سی بھٹ بناتی ہے اور اس کے اندر یہ ٹہنیاں اور پتے بچھا دیتی ہے۔ اس کے تیز دانت ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر جارحانہ انداز نہیں رکھتا لیکن اگر اس کو خوف زدہ کیا جائے تو یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔

گِدھ کے سر پر پَر کیوں نہیں ہوتے ؟

جواب: گِدھ مرے ہوئے جانوروں کے گوشت پر پلتے ہیں- اس مرے ہوئے جانور کو مُردار کہا جاتا ہے۔ یہ گوشت اکثر گلا اور سڑا ہوتا ہے اور اس میں جراثیم ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سَر 'پروں سے ڈھکا ہوگا تو گوشت کھاتے وقت ان میں جراثیم بھر جائیں گے۔ چونکہ ان کا سَر گنجا ہوتا ہے اس لئے اس پر اگر گندگی پڑ بھی جائے تو وہ گندا نہیں رہتا۔



اگر کسی گدھ کا سر گندا ہو جائے تو اس میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔



سورج کی شعاعیں سر کو خشک کر دیتی ہیں اور جراثیم جلد مر جاتے ہیں۔





▲ گِدھ مُردار کو ٹھونگیں مار رہے ہیں۔ گدھ شیر کے ہلاک کئے ہوئے شکار کو کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ دوسرے مُردار جانور بھی کھاتے ہیں۔

▼ گدھ مُردار جانور کی تلاش میں رہتا ہے۔ اسے دیکھتے ہی وہ نیچے غوطہ مار کر کھانے اتر آتا ہے۔



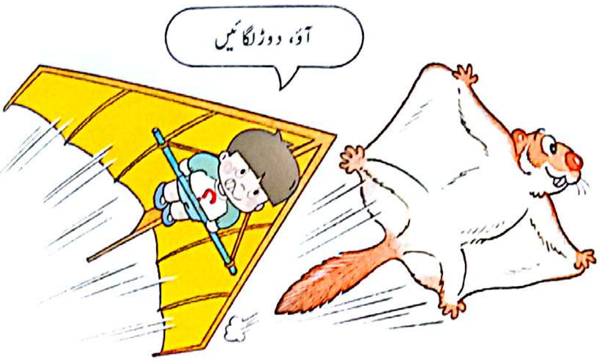
▲ گدھ کا سر اور گردن گنجی ہوتی ہے۔ ان پر صرف باریک روؤں کا غلاف ہوتا ہے۔



• والدین اور اساتذہ کے لئے

گدھ کا شمار شکار کرنے والے بڑے پرندوں میں ہوتا ہے۔ ان کی نظریں بہت تیز ہوتی ہیں۔ وہ مردار کھانے کی وجہ سے مشہور ہیں۔ گدھ کے سر پر، پروں کا نہ ہونا دراصل تمام مردار خور پرندوں مثلاً گنجے بگلے میں پایا جاتا ہے۔ اگر ایسے پرندوں کے سروں پر پَر ہوتے تو ان کے لئے انہیں صاف رکھنا مشکل ہوتا۔ گدھ کی خوراک میں اوجھڑی اور سڑا گلا گوشت شامل ہوتا ہے تاہم یہ تازہ مردار کو ترجیح دیتا ہے جو اکثر شیر چھوڑتا ہے۔

اُڑنے والی گلہری کیسے اُڑتی ہے؟

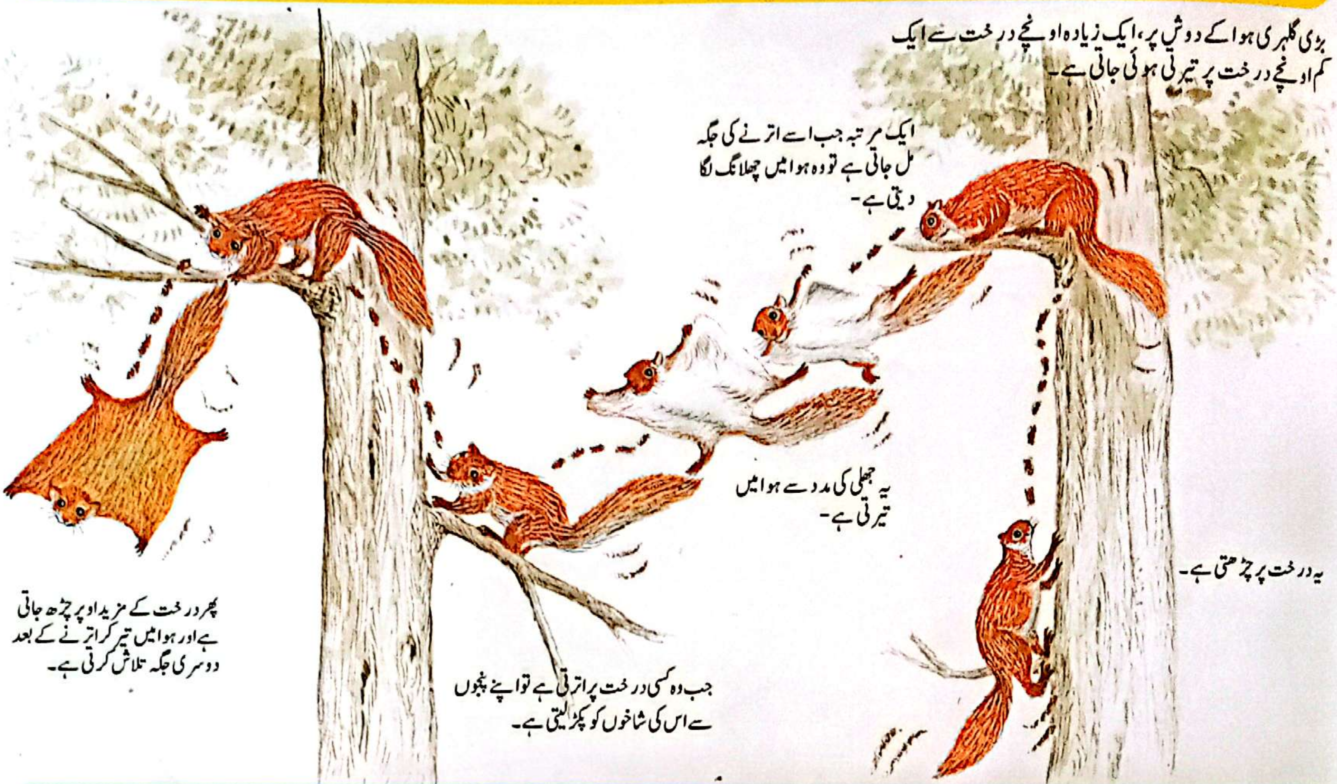


جواب: اُڑنے والی گلہری دراصل اُڑتی نہیں ہے۔ یہ جلد کے ایک دامن کو پھیلا لیتی ہے جسے جھلّی (membrane) کہا جاتا ہے۔ یہ اگلی ٹانگوں سے پچھلی ٹانگوں تک پھیلی ہوتی ہے۔ یہ اسے ہوا کے اُوپر تیرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ ہینگ گلائیڈر بھی اسی طرح کام کرتا ہے۔

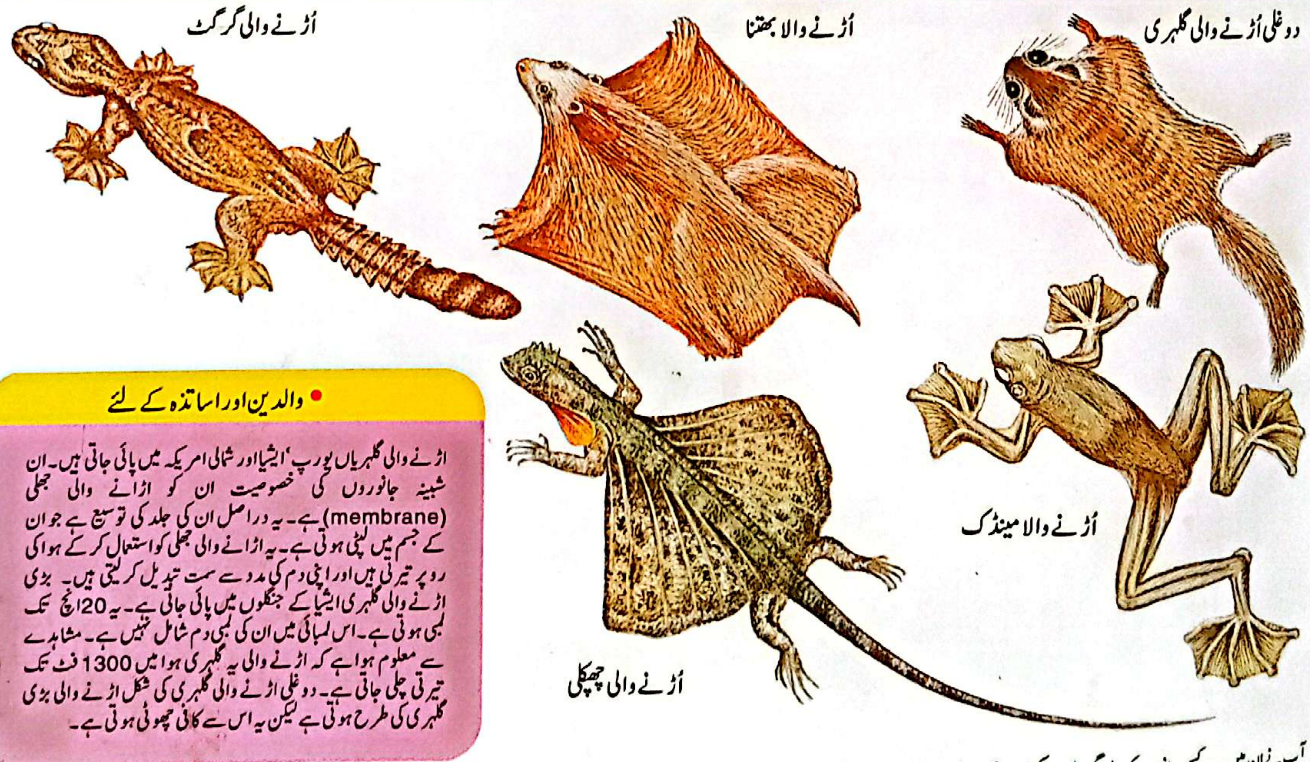
▼ ایک بڑی اڑنے والی گلہری رات کو ہوا کے اوپر اڑ رہی ہے۔



ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ پر ہوا میں تیرتے ہوئے جانا



کچھ اور جانور جو جھلی استعمال کر کے ہوا کی رو پر تیرتے ہیں



آپ نے ان میں سے کسی جانور کو چڑیا گھر میں دیکھا ہے؟

والدین اور اساتذہ کے لئے

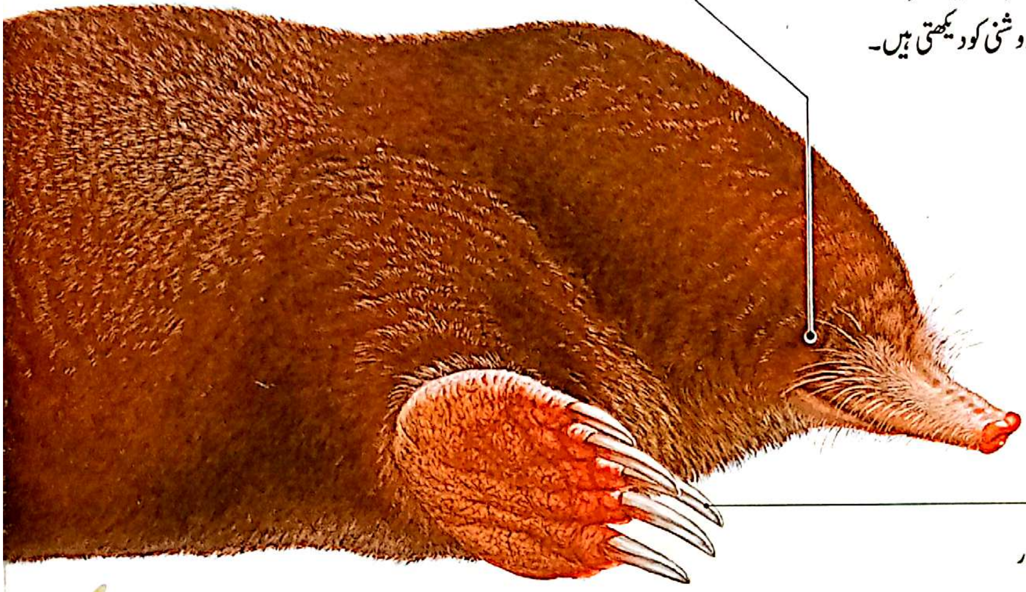
اڑنے والی گلہریاں یورپ' ایشیا اور شمالی امریکہ میں پائی جاتی ہیں۔ ان شبینہ جانوروں کی خصوصیت ان کو اڑانے والی جھلی (membrane) ہے۔ یہ دراصل ان کی جلد کی توسیع ہے جو ان کے جسم میں لپٹی ہوتی ہے۔ یہ اڑانے والی جھلی کو استعمال کر کے ہوا کی رو پر تیرتی ہیں اور اپنی دم کی مدد سے سمت تبدیل کر لیتی ہیں۔ بڑی اڑنے والی گلہری ایشیا کے جنگلوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ 20 انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس لمبائی میں ان کی لمبی دم شامل نہیں ہے۔ مشاہدے سے معلوم ہوا ہے کہ اڑنے والی یہ گلہری ہوا میں 1300 فٹ تک تیرتی چلی جاتی ہے۔ دوغلی اڑنے والی گلہری کی شکل اڑنے والی بڑی گلہری کی طرح ہوتی ہے لیکن یہ اس سے کافی چھوٹی ہوتی ہے۔

کیا یہ سچ ہے کہ چھچھوندر سورج کو دیکھنے سے ہلاک ہو جاتی ہے؟



چھچھوندر صرف روشنی اور تاریکی محسوس کر سکتی ہیں۔ اس سے زیادہ انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

جواب: چھچھوندر زمین کے اندر بل کھود کر رہتی ہے۔ وہ شاذ ونادر ہی زمین کے اوپر آتی ہے۔ لیکن اگر یہ زمین کے اوپر آجائے اور سورج کو دیکھ لے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتی۔ چھچھوندروں کی نظر اتنی زیادہ کمزور ہوتی ہے کہ وہ بڑی مشکل سے روشنی کو دیکھتی ہیں۔



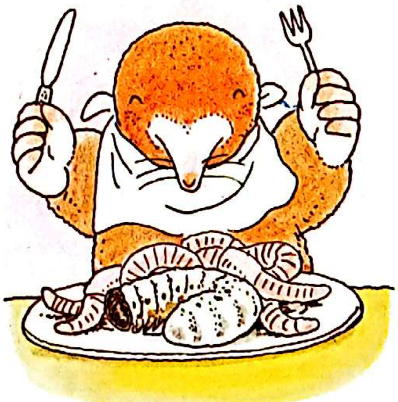
چھچھوندر کا جسم



اس کی اگلی ٹانگیں کدال کی طرح ہوتی ہیں، اس لئے چھچھوندر زمین کھود لیتی ہے۔

لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ چھچھوندر دھوپ میں ہلاک ہو جائے گی؟

یہ کسی کو معلوم نہیں کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال کس طرح آیا کہ اگر چھچھوندر دھوپ میں آئے گی تو وہ ہلاک ہو جائے گی۔ جانوروں کے بارے میں لوگ بہت سے غلط خیالات رکھتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ چھچھوندر کو مسلسل کھاتے رہنا ہوتا ہے۔ اسے اگر صرف تین گھنٹوں تک کھانے کو کچھ نہ ملے تو وہ ہلاک ہو جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی چھچھوندر کو پکڑ کر کھانا دینا بھول گیا ہو اور وہ مر گئی ہو۔ لہٰذا اس نے یہ قیاس کر لیا کہ چھچھوندر دھوپ میں آنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہے۔

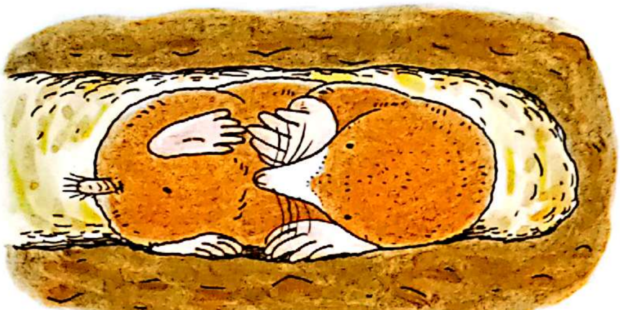


چھچھوندر کینچوے کھانا پسند کرتی ہے

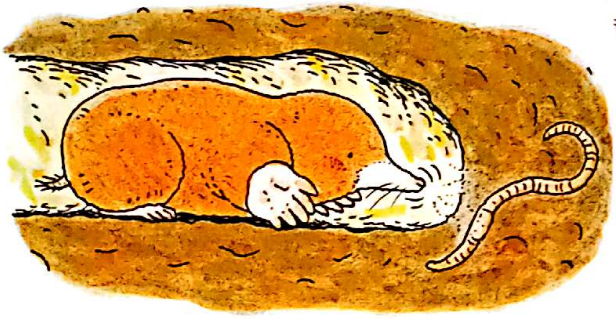


اس وقت کیا ہوا ہوگا جب کوئی چھچھوندر کو پکڑ کر اسے کھانا دینا بھول گیا ہوگا۔

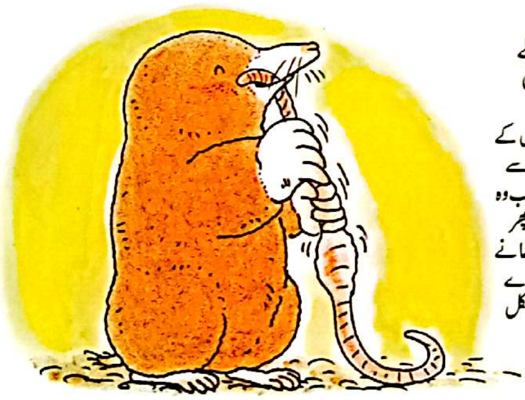
چھچھوندر کے راز۔



چھچھوندر جب چاہے ایک بہت تنگ بل کے اندر بھی واپس گھوم سکتی ہے۔اس کا جسم بہت لچکیلا ہوتا ہے۔



چھچھوندر کینچوؤں اور زمین کے کیڑوں کی بُو کو بہت اچھی طرح سونگھ لیتی ہے۔اس کی سونگھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔



کینچوے کو کھانے سے پہلے چھچھوندر اس کے جسم کی گندگی کو دبا کر نیچے دُم کی طرف لے جاتی ہے۔اس کے بعد وہ سر کی طرف سے اسے کھانا شروع کرتی ہے۔جب وہ آدھا ختم ہو جاتا ہے تو وہ پھر اسے دم کی طرف سے کھانے لگتی ہے۔اس طرح کینچوے کے جسم کی غلاظت باہر نکل جاتی ہے۔



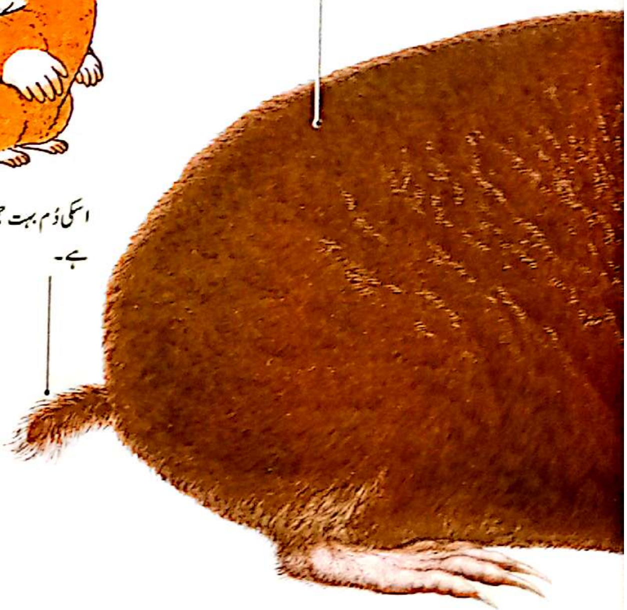
اس کا فر مخمل کی طرح ملائم ہوتا ہے۔اور دُم بہت چھوٹی ہوتی ہے۔



چھچھوندر اچھی طرح سن سکتی ہے لیکن آپ اس کے کانوں کے باریک سوراخوں کو نہیں دیکھ سکتے۔

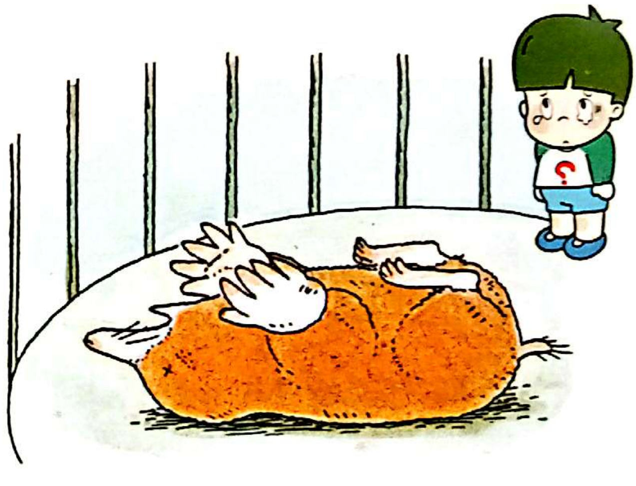


اسکی دُم بہت چھوٹی ہوتی ہے۔



• والدین اور اساتذہ کے لئے

چھچھوندر کا جسم اندرونِ زمین زندہ رہنے کے لئے بنا ہوا ہے۔اگلی ٹانگیں جو زمین کھودنے کا کام کرتی ہیں، ایک کدال کی شکل کی ہوتی ہیں۔یہ اچھی طرح سن سکتی ہے اور اس کے کان کے سوراخ بھی ہوتے ہیں لیکن بیرونی کان نہیں ہوتے۔چونکہ یہ تاریکی کی دنیا میں رہتی ہے اس لئے اس کی آنکھیں جلد کے ایک ذیلی حصے میں چھپی ہوتی ہیں چنانچہ چھچھوندر سورج کو دیکھ کر صرف ماحول کو چمک دار محسوس کرتی ہے۔دھوپ چھچھوندر کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ چھچھوندر ہر روز اپنے وزن کے برابر خوراک کھا لیتی ہے۔چونکہ اسے مسلسل کھاتے رہنا ہوتا ہے اس لئے اگر اسے پنجرے میں بند کر دیا جائے تو یہ فاقے سے ہلاک ہو جاتی ہے۔

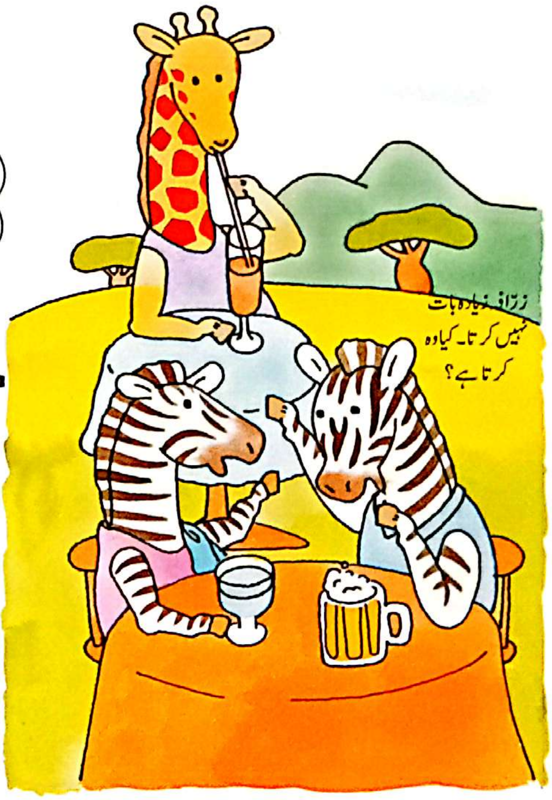


اگر کسی چھچھوندر کو تین گھنٹے سے زیادہ دیر تک کھانے کو کچھ نہ دیا جائے تو وہ بھوک سے مر جاتی ہے۔

کیا زرّافہ آواز نکالتا ہے؟

جواب: کیا آپ نے کبھی زرّافہ کو چڑیا گھر میں شور مچاتے ہوئے سنا ہے؟ شاید نہیں۔ زرافہ ایک ایسا جانور ہے جس کی آواز کبھی کبھی سنی جاسکتی ہے۔ جانور اس لئے شور کر سکتے ہیں کہ ان کے حلق میں صوتی ڈوریاں (Vocal Cords) ہوتی ہیں۔ انسان کے حلق میں بھی یہ ڈوریاں ہوتی ہیں اس لئے یہ بھی بول سکتے ہیں۔









زرّافے کب چیختے ہیں؟

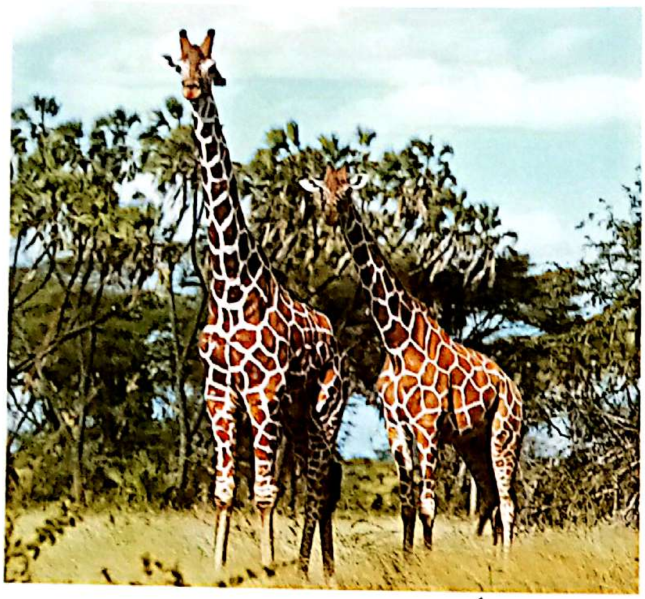
زرافے شاذ و نادر ہی بولتے ہیں حالانکہ وہ کئی مختلف طرح کی آوازیں نکال سکتے ہیں۔ وہ ایک روتی ہوئی آواز (growling) نکال سکتے ہیں۔ وہ اپنی ناک کے ذریعے دلچسپ آواز بھی نکالتے ہیں۔ وہ اس قسم کا شور اس وقت کرتے ہیں جب وہ بھوکے ہوتے ہیں یا جب ماں یا باپ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں یا وہ جب کسی دشمن کو دیکھتے ہیں۔



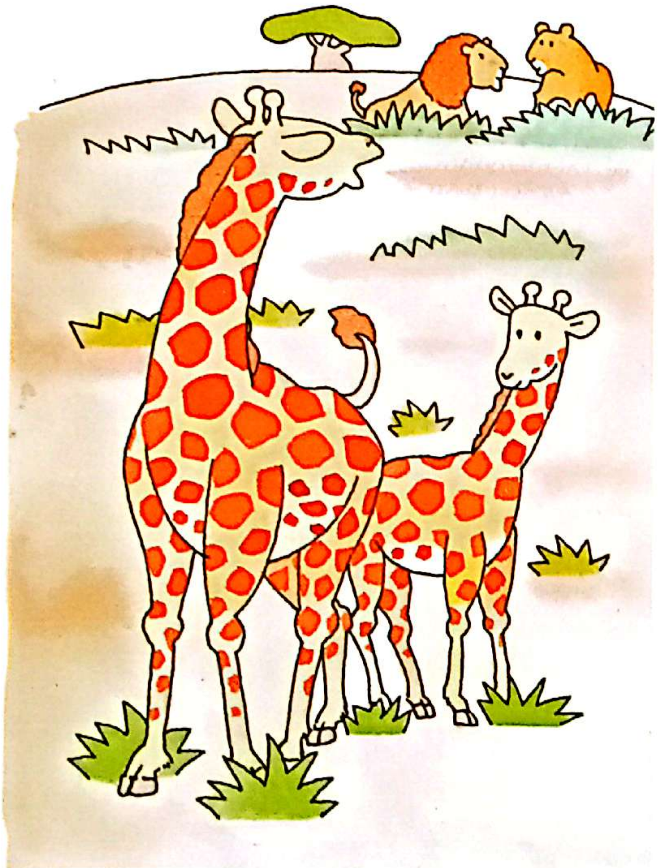
وہ جب بھوکے ہوتے ہیں تو شور کرتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

اپنی لمبی ٹانگوں اور گردن کی وجہ سے زرافہ دودھ دینے والے تمام جانوروں میں سب سے لمبا ہے۔ ایک جوان زرافے کی اونچائی پندرہ فٹ تک پہنچ سکتی ہے۔ عرصہ دراز تک لوگوں کا خیال تھا کہ زرافہ گونگا ہوتا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں محققین نے اس کی مختلف نرم اور ہلکی چیخیں اور آوازیں ریکارڈ کی ہیں۔ یہ چیخیں دو طرح کی محسوس ہوتی ہیں۔ ایک جذباتی چیخ ہے جو شاید اس جانور کی ناخوشی، حیرت اور تنہائی کو ظاہر کرتی ہے۔ زرافہ کی زیادہ تر چیخیں اسی طرح کی ہوتی ہیں۔ دوسری قسم کی چیخیں اطلاعاتی مقصد کے لئے ہوتی ہیں مثال کے طور پر وہ اس طرح کی چیخوں سے غول میں موجود دوسرے زرافوں کو دشمن کی موجودگی سے خبردار کرتا ہے۔



▲ نر اور مادہ زرّافہ جنگل میں



وہ دشمن کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں۔

کیا سانپوں کے کان ہوتے ہیں؟



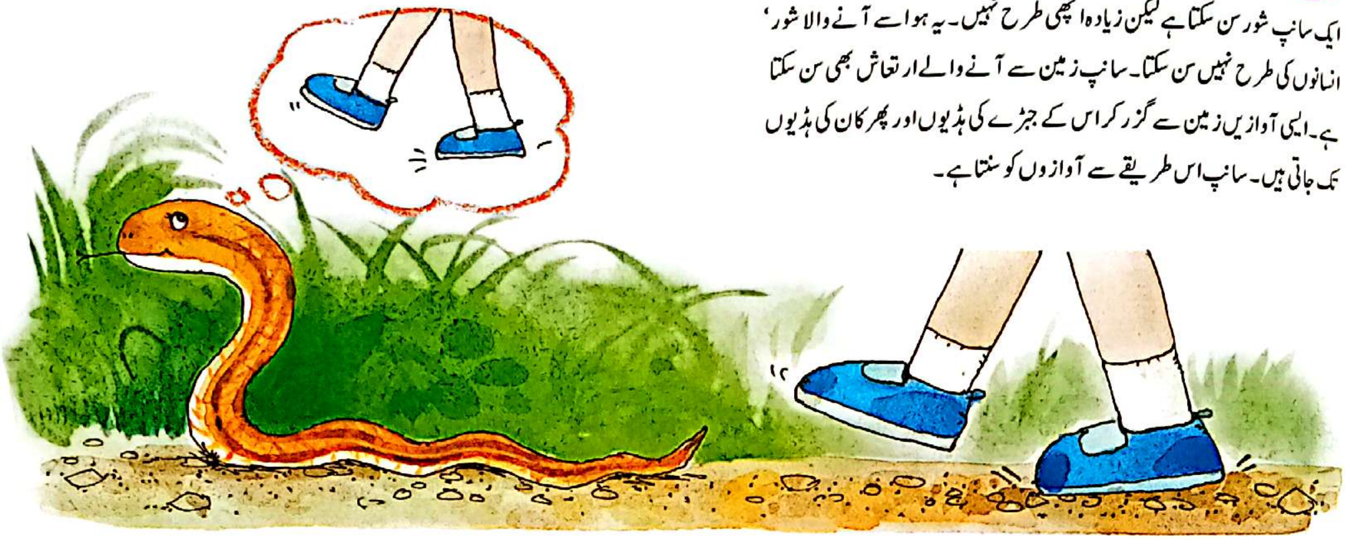
جواب: سانپوں کے کان ایسے نہیں ہوتے جنہیں آپ دیکھ سکیں۔ ان کے کانوں کے سوراخ بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے سانپ کو دیکھ کر آپ کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ان کے کان موجود ہیں۔ لیکن سانپوں میں ایک قسم کا کان ان کے سر کے اندر ہوتا ہے۔ یہ نچلے جبڑے کے قریب واقع ہوتا ہے۔



▲ سانپ کا سر۔ آپ اس کی آنکھیں' ناک اور منہ دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کان دیکھ سکتے ہیں؟

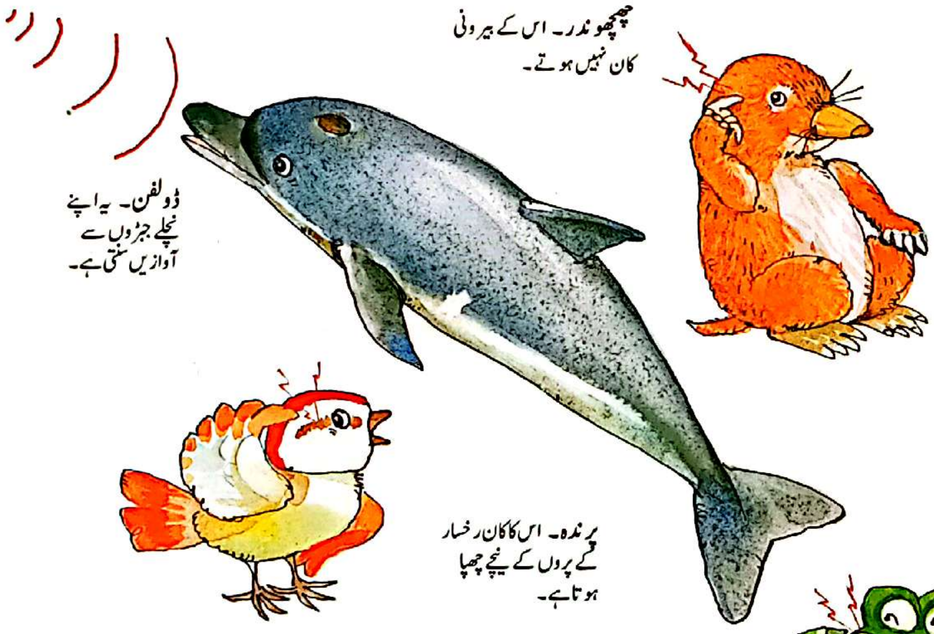
کیااس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کچھ سن نہیں سکتے ؟

ایک سانپ شور سن سکتا ہے لیکن زیادہ اچھی طرح نہیں۔ یہ ہوا سے آنے والا شور، انسانوں کی طرح نہیں سن سکتا۔ سانپ زمین سے آنے والے ارتعاش بھی سن سکتا ہے۔ ایسی آوازیں زمین سے گزر کر اس کے جبڑے کی ہڈیوں اور پھر کان کی ہڈیوں تک جاتی ہیں۔ سانپ اس طریقے سے آوازوں کو سنتا ہے۔



وہ جانور جو بظاہر کان نہیں رکھتے

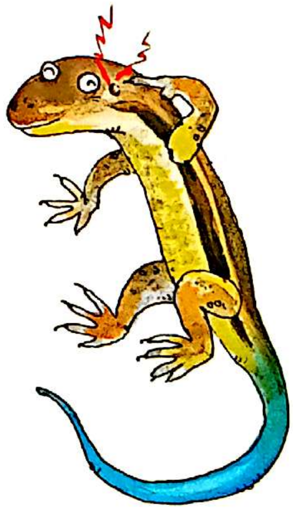
ایسے بہت سے جانور ہیں جن کے کان بظاہر تو نظر نہیں آتے لیکن واقعتاً ان کے کان ہوتے ہیں۔



ڈولفن۔ یہ اپنے نچلے جبڑوں سے آوازیں سنتی ہے۔

چھچھوندر۔ اس کے بیرونی کان نہیں ہوتے۔

پرندہ۔ اس کا کان رخسار کے پروں کے نیچے چھپا ہوتا ہے۔



چھپکلی۔ اس کی آنکھوں کے پیچھے کان کے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔



مینڈک۔ مینڈک کے کان نیچے اور آنکھوں کی جانب ہوتے ہیں آپ مینڈک کے کانوں کے پردے بھی دیکھ سکتے ہیں۔

والدین اور اساتذہ کے لئے

سانپوں کے بظاہر کان نظر نہیں آتے۔ ان کے بیرونی کان اور سوراخ مکمل طور پر غائب ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کے اندرونی کان اب بھی موجود ہیں۔ وہ شور صحیح طور پر نہیں سن سکتے۔ ایک واحد ہڈی، آواز کو جبڑوں کی ہڈی سے اندرونی کان تک منتقل کرتی ہے۔ اس لئے اگر سانپ کا سر زمین پر ہو تو وہ زمین میں پیدا ہونے والے ارتعاش کو سن لیتا ہے۔

سب سے بڑا زہریلا سانپ کون سا ہے؟

جواب: دنیا کا سب سے بڑا زہریلا سانپ کنگ کوبرا ہے جو جنوب مشرقی ایشیا میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ یہ بہت بڑا ہوتا ہے اس لئے اس میں زہر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا زہر بہت تیز ہوتا ہے اور اس کے کاٹنے سے ہاتھی بھی مر جاتا ہے۔

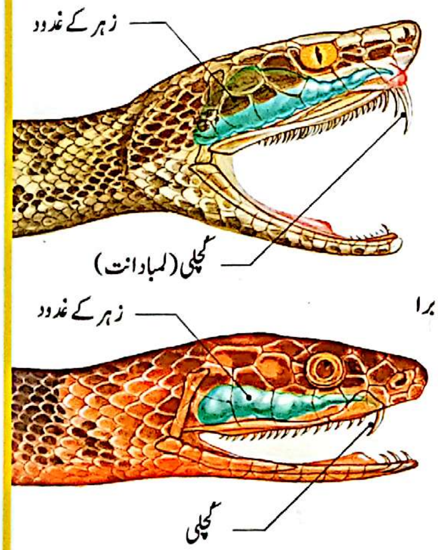


کنگ کوبرے کے کاٹنے سے ہاتھی ہلاک ہو جاتا ہے۔



کنگ کوبرا۔ کبھی کبھی یہ سانپ اٹھارہ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ ایک ناراض کوبرا اپنی گردن کھڑی کر کے پھن بنا لیتا ہے یہ سانپ اگر غصے میں یا بھوکا ہو تو بہت خطرناک ہوتا ہے۔

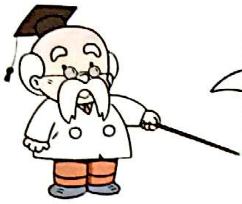
سانپ کی کچلی



زہر کے غدودوں سے زہر پیدا ہوتا ہے، یہ غدود سانپ کے بالائی جبڑے میں ہوتے ہیں۔ یہاں سے زہر کچلی میں جاتا ہے۔

زہریلے سانپ کے کاٹنے سے کیا ہوتا ہے؟

سانپ دو قسم کے زہر استعمال کرتا ہے۔ ایک زہر اعصابی نظام پر حملہ کرتا ہے۔ دوسرے قسم کے زہر سے تکلیف اور سُوجن پیدا ہوتی ہے۔



اگر آپ کو کوئی سانپ کاٹ لے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن آپ کو فوراً اسپتال جانا چاہیے۔ ان کے پاس سانپ کے کاٹنے کا علاج ہے۔

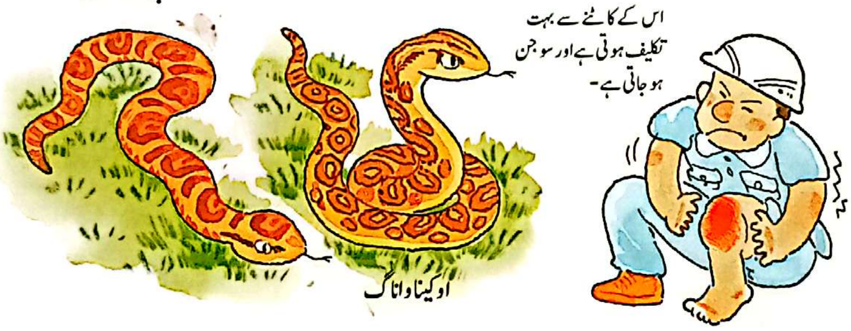
لوگ اس سانپ کے کاٹے کو کیسے پہچانتے ہیں جس سے اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے؟

مرجانی سانپ، کوبرا اور کچھ دوسرے سانپ اعصابی زہر کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے کاٹنے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی لیکن کچھ دیر بعد متاثرہ شکار حرکت کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ پھر وہ سانس بھی نہیں لے سکتا۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ زہر براہ راست اعصاب اور دماغ میں سرایت کر جاتا ہے۔



لوگ خون میں زہر داخل کرنے والے سانپ کے کاٹنے کو کیسے پہچانتے ہیں؟

سانپوں کی چند قسمیں مثلاً اوکی ناوا وائپر (Okinawa Viper) آبی مکاسن (Water Moccasin) وغیرہ خون میں سرایت کرنے والے زہر کو استعمال کرتے ہیں۔ ان کے کاٹنے سے شدید تکلیف ہوتی ہے اور کاٹنے والی جگہ پر سُوجن ہو جاتی ہے۔ جب زہر جسم میں سرایت کرتا ہے تو جسمانی اعضا اور پٹھے بھی زہر سے متاثر ہو جاتے ہیں۔



غیر معمولی طور پر زہریلے سانپ

تھوکنے والا افریقی کوبرا دشمن کی آنکھوں میں زہر تھوک دیتا ہے۔

شمالی امریکہ میں ٹیٹریا سانپ (Rattle Snake) پایا جاتا ہے جو اپنی دُم سے کھڑکھڑاہٹ پیدا کر کے دشمن کو ڈراتا ہے۔

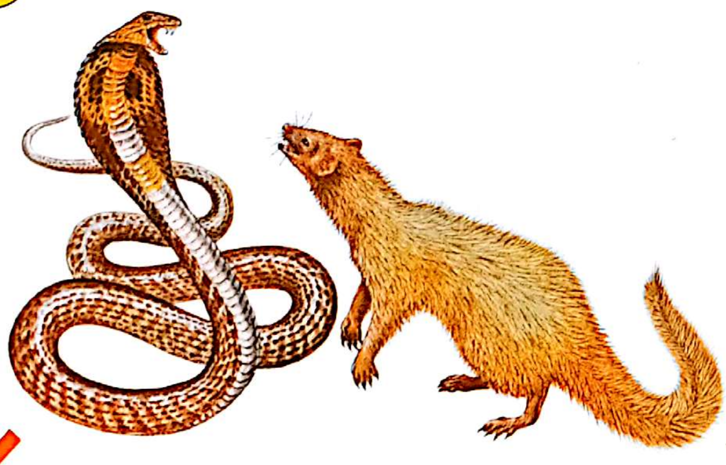


والدین اور اساتذہ کے لئے

کوبرا سانپ عموماً نرم خو ہوتا ہے۔ جب تک اسے تنگ نہ کیا جائے وہ حملہ نہیں کرتا۔ زیادہ تر زہریلے سانپ عموماً دو گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایلیپڈ (Elapid) اور وائپر (Vipers)۔ الیپیڈ میں کوبرا اور مرجانی سانپ جبکہ وائپر میں آبی مکاسن اور کھڑکھڑاہٹ پیدا کرنے والے سانپ شامل ہیں۔ سانپ کے کاٹنے کا یہ مطلب نہیں کہ موت یقینی ہے۔ اگر بروقت سانپ سے کاٹے کے بچاؤ کے انجکشن لگا دیئے جائیں تو سانپ کے شکار فرد کی زندگی بچائی جا سکتی ہے۔ اپنے بچوں کو یہ یقین دلا دیجئے کہ دنیا میں پائے جانے والے زیادہ تر سانپ بے ضرر ہیں۔

نیولہ کوبرے کو کیسے شکست دیتا ہے؟

جواب: نیولہ ایک دودھ پلانے والا جانور ہے یہ کوبرے اور دوسرے زہریلے سانپوں کو ہلاک کرنے کے لئے مشہور ہے۔ یہ پلک جھپکنے سے بھی پہلے تیز حملہ کرتا ہے۔
کوبرے کو کس وقت اور کہاں سے منہ میں دبوچنا ہے یہ بات نیولہ خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ ایک مرتبہ جب نیولہ کوبرے کو پکڑلیتا ہے تو پھر وہ اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑتا خواہ کوبرا اسے کتنی ہی سختی سے اپنے بَل میں کیوں نہ کس لے۔

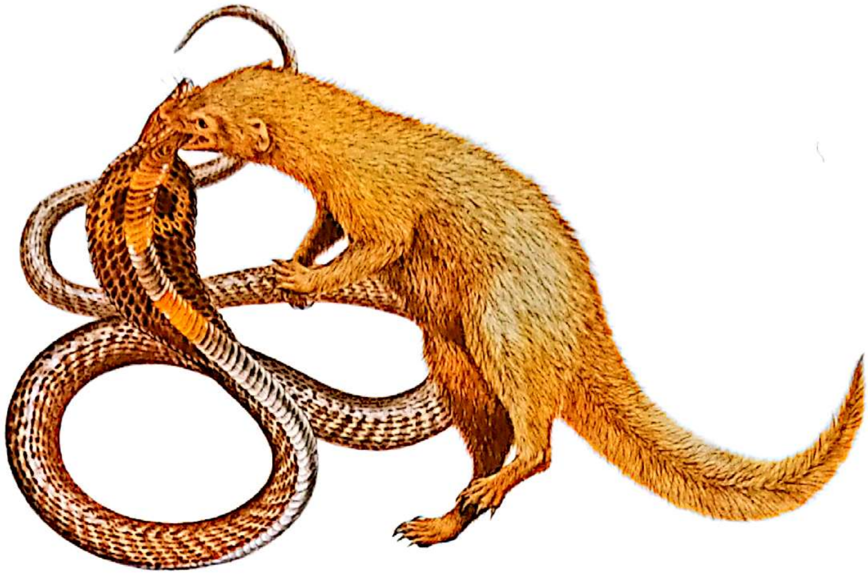


کوبرا کی زہریلی کچلی اس کا ہتھیار ہے۔ اسی لئے نیولہ حملہ کرنے کا موقع تلاش کرتا ہے۔ جب کوبرے کا سر اٹھتا ہے تو اس کی گردن پھیل جاتی ہے اس طرح کوبرا زیادہ بڑا نظر آنے لگتا ہے۔

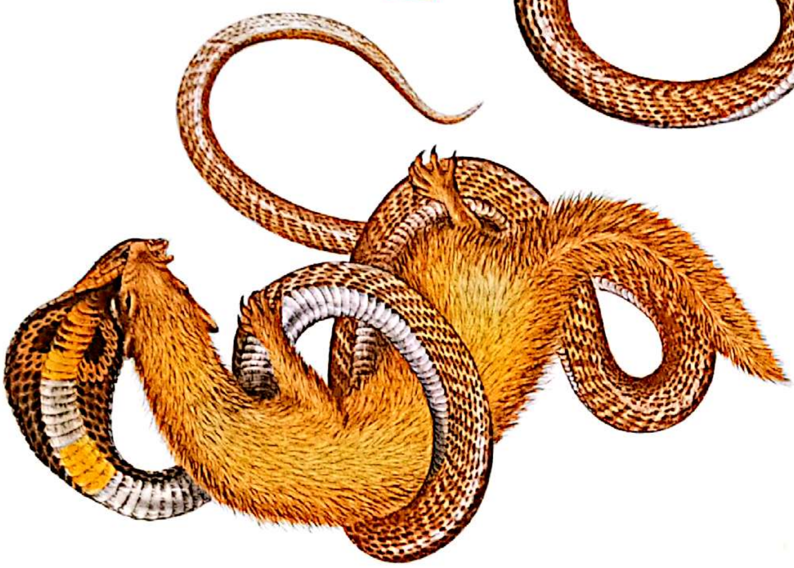


کوبرا جب حملہ آور ہونے کے لئے ہلکا سا توقف کرتا ہے تو ٹھیک اسی وقت نیولہ اس پر حملہ کردیتا ہے۔ کوبرا کو شکست دینے کے لئے لازمی ہے کہ نیولہ صرف اس کے سر پر ضرب لگائے۔





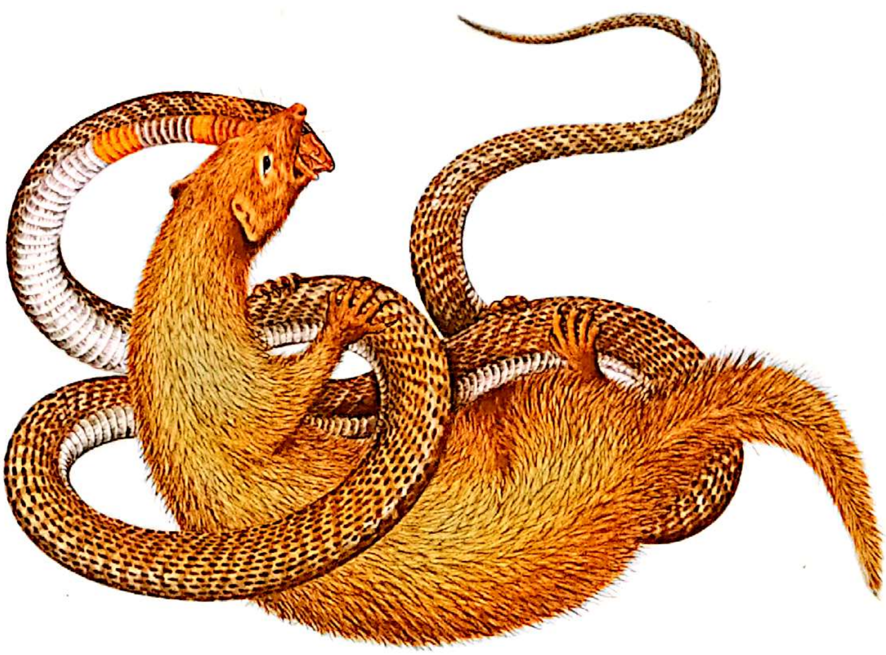
نیولہ کوبرے پر حملہ بڑے بچے تلے وقت پر کرتا ہے۔ وہ کوبرے کے سر کو اپنے منہ میں پکڑنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اس کی ہلاکت خیز کچلی کو غیر مؤثر کردے۔ کیونکہ نیولے کے جسم میں کوبرے کے زہر سے محفوظ رہنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔



جب کوبرا نیولے کے جبڑوں میں جکڑ جاتا ہے تو وہ اس سے مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ کوبرا اپنے جسم کو نیولے کے گرد مضبوطی سے لپیٹ کر اسے ہر ممکن حد تک کس کر دباتا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

نیولہ افریقہ اور جنوبی ایشیا میں پایا جاتا ہے۔ اس کی خوراک میں چھوٹے رینگنے والے جانور، دودھ پلانے والے جانور، مینڈک، پرندے، کیڑے اور کبھی کبھی پھل بھی شامل ہوتے ہیں۔ نیولہ زہریلے سانپوں مثلاً کوبرے کو ہلاک کرنے کی صلاحیت رکھنے کی وجہ سے مشہور ہے۔ وہ سانپوں سے لڑنے کے دوران اپنی چستی اور رفتار پر انحصار کرتا ہے۔ نیولے کی کوبرے کے حملے سے بچنے کی اہلیت اور پھر اس کے سر پر حملہ کرنے کی صلاحیت حیران کن ہوتی ہے۔ کوبرا ایک مخصوص انداز میں حملہ کرتا ہے اور یہی بات نیولے کی جان بچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب کوبرا حملہ کرنے کے لئے اپنے سر کو بلند کرتا ہے تو نیولہ بڑی تیزی سے حملہ کرنے کی جگہ پر آجاتا ہے۔ ایک زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ نیولے پر سانپ کا زہر اثر نہیں کرتا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ اگر نیولہ ذرا لاپرواہی کا مظاہرہ کرے اور سانپ اسے کاٹ لے تو وہ زہر سے ہلاک ہو سکتا ہے۔



کوبرا خواہ کتنی سختی اور مضبوطی سے نیولے کو لپیٹ کر کسے، نیولہ کسی بھی صورت میں کوبرے کے سر کو نہیں چھوڑتا۔ وہ اس خطرناک سانپ کی کھوپڑی کو اپنے آہنی جبڑوں سے توڑ ڈالتا ہے۔

کیا پرنہا مچھلیاں انسانوں پر حملہ کرتی ہیں؟

جواب: پرنہا مچھلیاں (Piranhas) اپنے بہت تیز دانتوں کی وجہ سے جانی جاتی ہیں۔ کہانیاں مشہور ہیں کہ لوگ مچھلیوں سے بھرے دریا میں گئے اور ان پر ان گوشت خور مچھلیوں نے حملہ کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پرنہا مچھلیاں عام طور پر انسانوں پر حملہ نہیں کرتیں۔ وہ حملہ کرنے کے لئے ایسی چھوٹی مچھلیوں اور جانوروں کو ترجیح دیتی ہیں جو زخمی یا کمزور ہوں۔ عموماً جب کوئی انسان پانی کے اندر پرنہا مچھلی کے قریب موجود ہو تو وہ تیر کر دور چلی جاتی ہے اور کہیں چھپ جاتی ہے۔

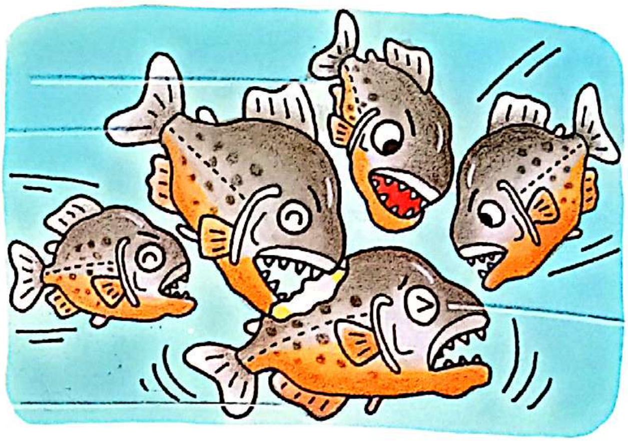


عام طور پر پرنہا مچھلیاں انسانوں پر حملہ نہیں کرتیں۔



▲ دھندلی پرنہا مچھلی۔ تلوار کی دھار کی طرح تیز دانت اور طاقت ور جبڑے پرنہا مچھلی کے خوف ناک ہتھیار ہیں۔

پرنہا کیسے رہتی ہے؟



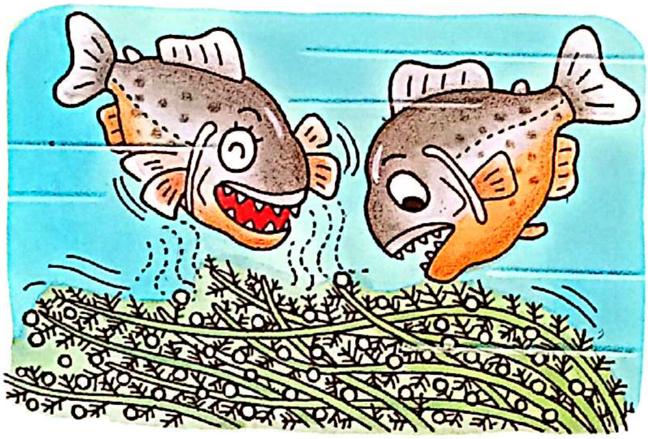
پرنہا گوشت کھاتی ہے۔ وہ اگر کسی نحیف مچھلی کو دیکھ لے خواہ وہ دوسری پرنہا مچھلی ہی کیوں نہ ہو وہ اس پر حملہ کر دیتی ہے۔



▲ جب سرخ پیٹ والی پرنہا مچھلی چھوٹی ہوتی ہے تو اس کے پیٹ پر سرخ رنگ کا ایک نمایاں نشان ہوتا ہے۔

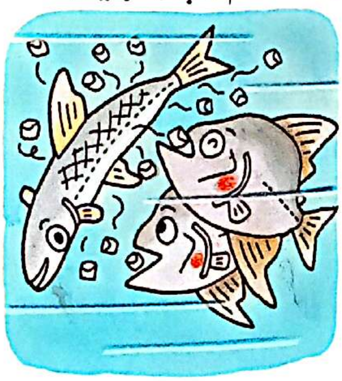


اگر ایک نحیف یا زخمی جانور دریا میں گر جائے یا عجیب انداز میں حرکت کرے تو پرنہا مچھلیاں اس پر فوراً حملہ آور ہو جاتی ہیں۔

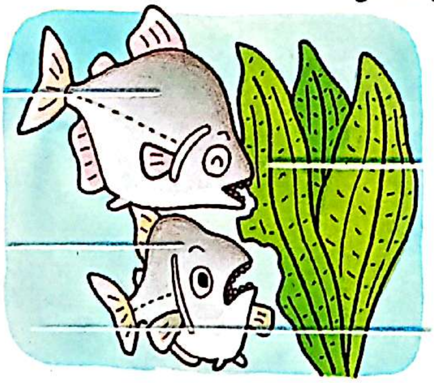


زیادہ مچھلیاں انڈے دے کر انہیں چھوڑ جاتی ہیں لیکن نر پرنہا مچھلی انڈوں کے پاس رہ کر ان کی حفاظت کرتی ہے۔

■ کچھ اقسام کی پرنہا مچھلیاں گوشت نہیں کھاتیں



نقاب پوش پرنہا مچھلی دوسری مچھلیوں کو رگڑ رگڑ کر ان کے چھلکے کھاتی ہے۔



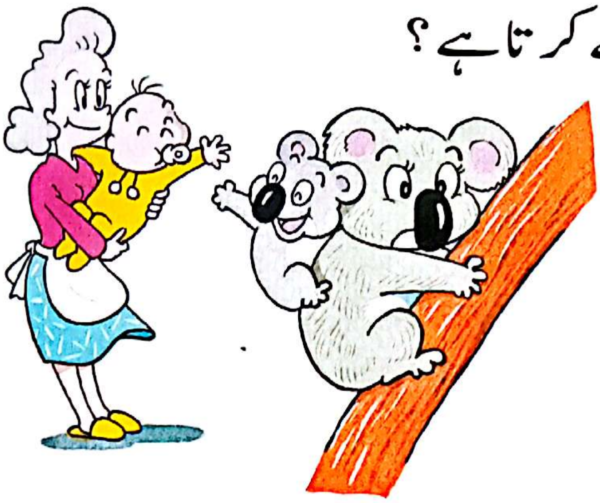
کچھ پرنہا مچھلیاں گوشت نہیں کھاتیں بلکہ آبی پودوں پر گزارا کرتی ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

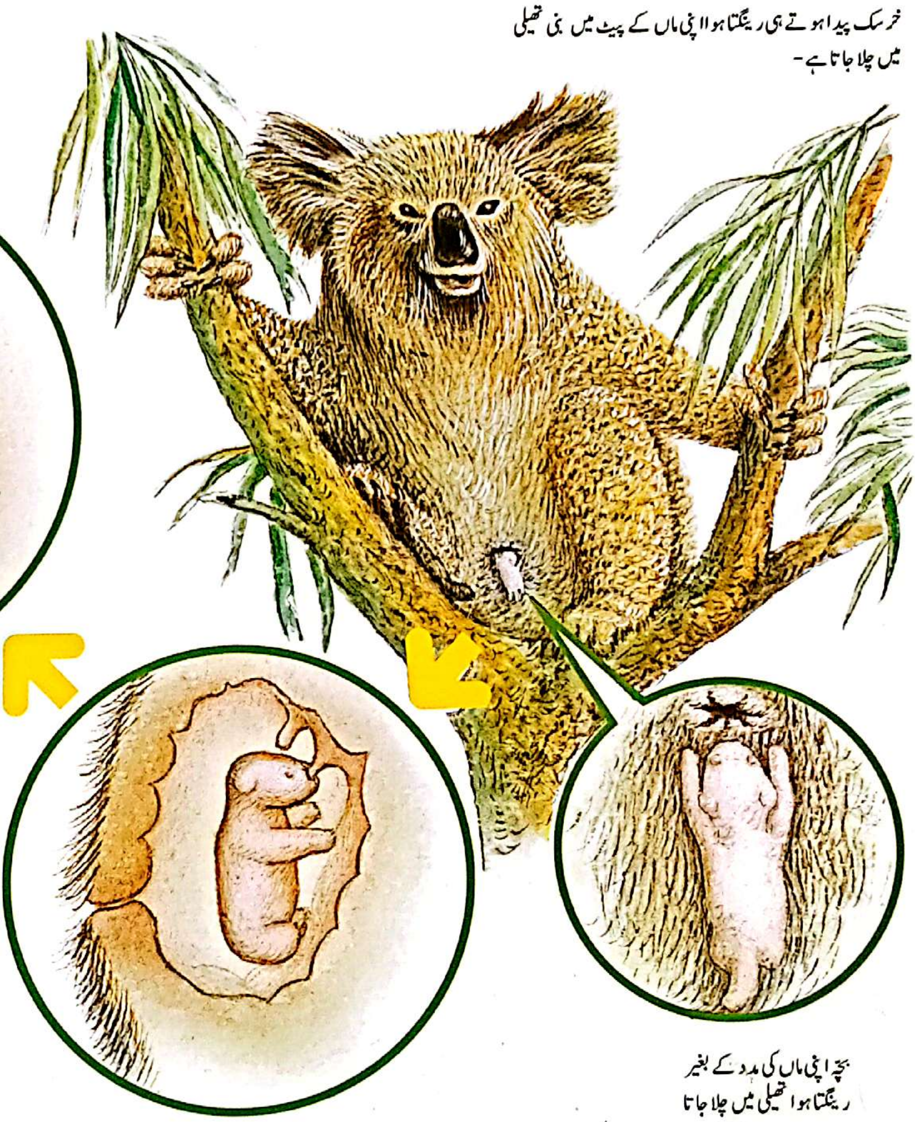
پرنہا مچھلیوں کی تیس اقسام ہیں۔ یہ سب جنوبی امریکہ کے دریاؤں میں رہتی ہیں۔ اگرچہ پرنہا مچھلیوں کو خون کی پیاسی کہا جاتا ہے لیکن ان میں سے زیادہ تر بے ضرر ہوتی ہیں۔ صرف چار قسم کی مچھلیاں انسانوں کے لئے خطرناک ہیں۔ پرنہا مچھلی کے دانت تلوار کی طرح تیز اور جبڑے بہت طاقت ور ہوتے ہیں۔ حملہ آور پرنہا مچھلیوں کا ایک غول چند لمحوں کے اندر ایک گائے کو ہڈیوں کے ڈھانچوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لیکن ان کا ترجیحی شکار مچھلیاں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ پرنہا مچھلیوں کو نمائشی مچھلی کے طور پر رکھتے ہیں۔ لیکن اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ بچے ایسے ایکوریم میں اپنا ہاتھ یا انگلیاں نہ ڈالیں جس میں پرنہا مچھلیاں رہتی ہوں۔

خرسک اپنے بچّوں کی دیکھ بھال کیسے کرتا ہے؟

جواب: جب 'خرسک (Koala) پیدا ہوتا ہے تو وہ رینگتا ہوا سیدھا اپنی ماں کی تھیلی میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ وہیں رہتا اور پلتا ہے اور تھیلی کے اندر ہی اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے۔ جب بچّہ بڑا ہو کر باہر آنے کے قابل ہو جاتا ہے تو ماں اسے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر گھومتی ہے۔



خرسک کے بچّوں کو ان کی مائیں اٹھائے رہتی ہیں۔



خرسک پیدا ہوتے ہی رینگتا ہوا اپنی ماں کے پیٹ میں بنی تھیلی میں چلا جاتا ہے۔

بچّہ اپنی ماں کی مدد کے بغیر رینگتا ہوا تھیلی میں چلا جاتا ہے۔

یہ اپنی ماں کا دودھ پینے کے لئے اس سے چپکا رہتا ہے۔



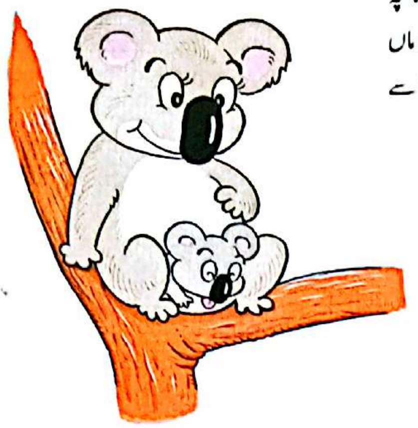
اپنی پیدائش کے چھ مہینے بعد خرسک تھیلی سے باہر رینگتا ہوا آجاتا ہے۔



نوزائیدہ خرسک ایک سکّے کے برابر ہوتا ہے۔

خرسک کے راز

جب آسٹریلیا کے اس جانور کا چھوٹا بچہ دودھ پینا ختم کر دیتا ہے تو اس کی ماں اپنا آدھا کھایا ہوا سفیدے کا پتہ اسے کھلاتی ہے۔





جب ماں خرسک ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگ لگاتی ہے تو بچہ اس کے فر کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔





جب بارش ہوتی ہے تو خرسک کی ماں بچے کو اپنی آغوش میں چھپا لیتی ہے تا کہ وہ بھیگ نہ سکے اور اسے ٹھنڈ نہ لگے۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

آسٹریلیا ہی میں رہنے والے کینگرو کی طرح خرسک بھی کیسوی ہوتا ہے۔ یہ ایک دودھ پلانے والا جانور ہے جس کے بچوں کی پرورش ماں کے پیٹ میں بنی تھیلی کے اندر ہوتی ہے۔ ایک نوزائیدہ خرسک 0.7 انچ لمبا اور صرف 0.2 گرام وزنی ہوتا ہے۔ چھ مہینے کی عمر میں وہ آٹھ انچ لمبا ہو کر تھیلی چھوڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگلے چھ مہینے بھی وہ اپنی ماں کی پیٹھ پر چپکے ہوئے گزارتا ہے۔ بچے کو اس کی ماں سفیدے کا آدھا چبایا ہوا پتہ کھلاتی ہے۔



جب ماں خرسک ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگ لگاتی ہے تو بچہ اس کے فر کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔



جب خرسک کا بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور تھیلی میں نہیں رہ سکتا تو ماں اسے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر چلتی ہے۔

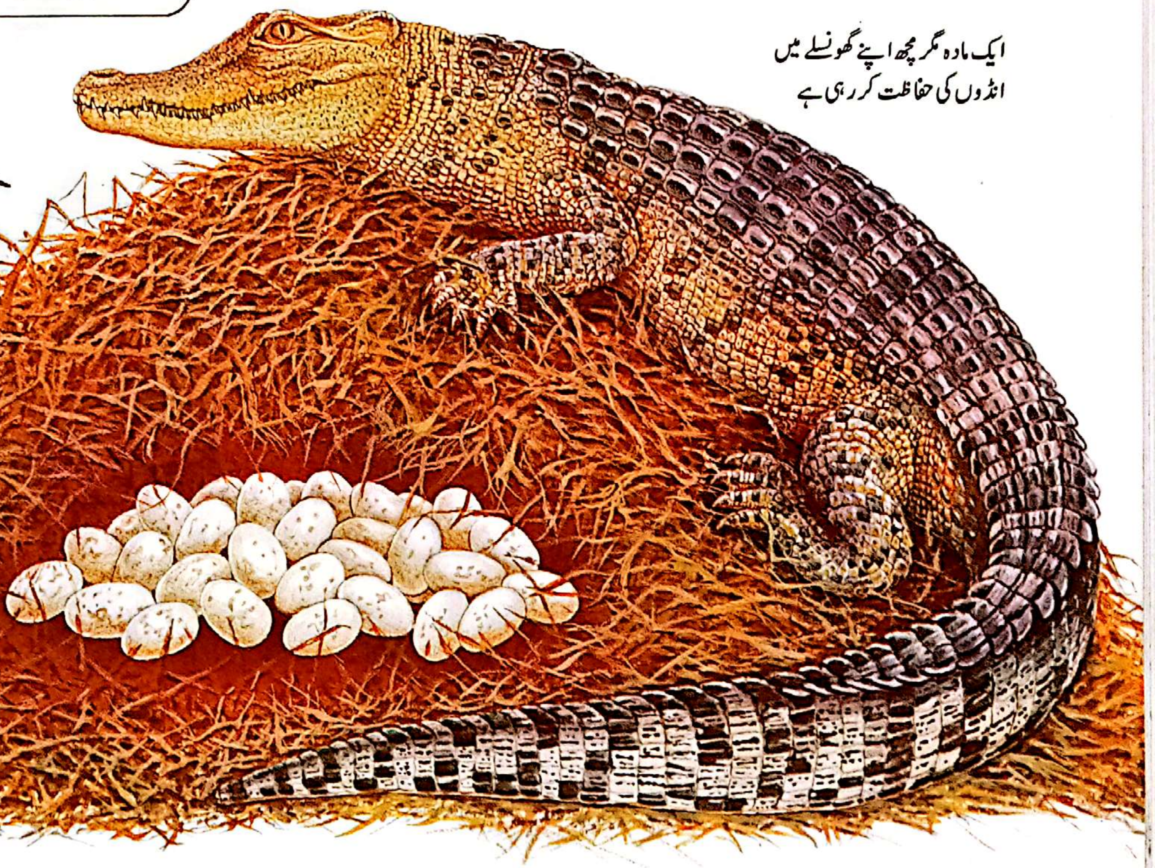
مگرمچھ اپنے انڈوں کو زمین میں دفن کیوں کر دیتے ہیں؟

جواب: مگرمچھ اپنے انڈوں کو افزائش کے لئے دفن کرتے ہیں۔ امریکی مادہ مگرمچھ اپنے گھر کے لئے پودوں اور گارے کا ایک چھ فٹ چوڑا اور 3 فٹ اونچا ٹیلا پانی کے قریب بناتی ہے۔ پھر وہ ٹیلے کے اوپر ایک سوراخ میں انڈے دے کر اسے پودوں سے ڈھانپ دیتی ہے۔ پودوں کے گلنے سڑنے سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے انڈوں میں افزائش ہوتی ہے۔ مادہ اپنے اس گھر کی تین مہینے تک حفاظت کرتی ہے تاکہ اس میں سے بچے نکل آئیں۔



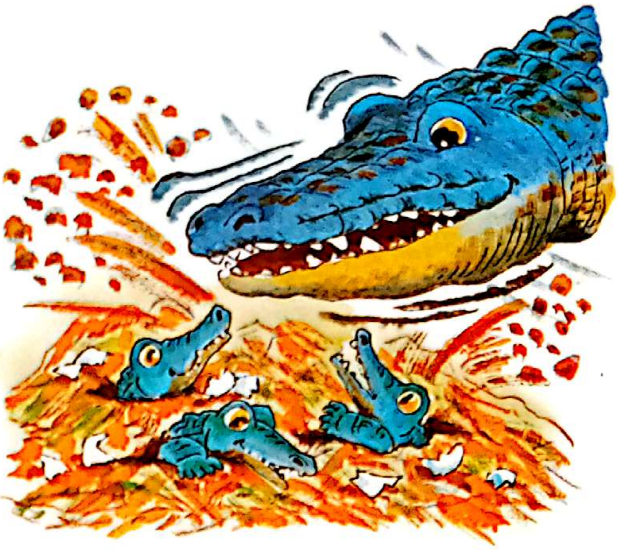
▲ ایک امریکی مگرمچھ۔ یہ جنوب مشرقی امریکہ کے دلدلی علاقوں، تالابوں اور دریاؤں میں رہتا ہے۔



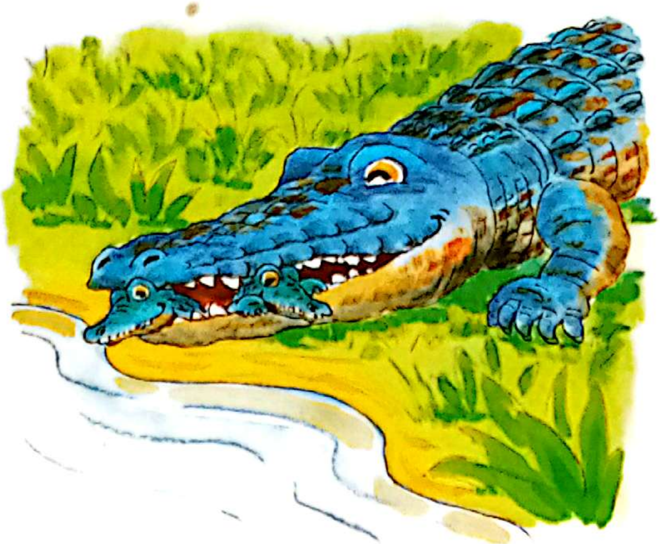


ایک مادہ مگرمچھ اپنے گھونسلے میں انڈوں کی حفاظت کر رہی ہے

جب انڈوں سے افزائش ہو جاتی ہے تو پھر کیا ہوتا ہے؟



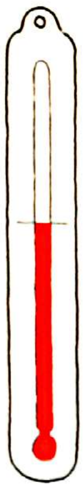
ماں مگرمچھ پیدا ہونے والے بچوں کی آوازیں سنتی ہے اور گھونسلے کو توڑ کر کھول دیتی ہے تاکہ وہ باہر آسکیں۔

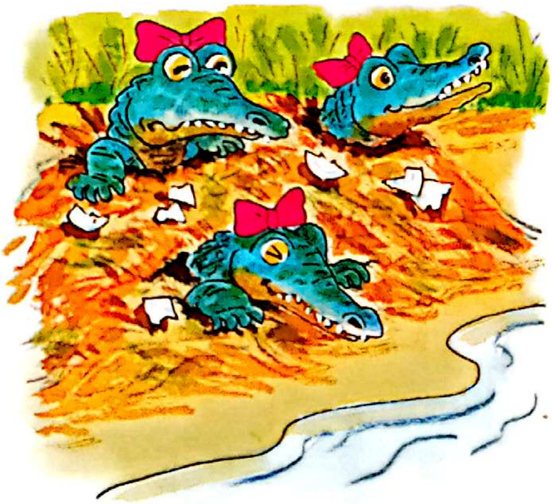


جب بچے گھونسلے سے باہر آتے ہیں تو ماں مگرمچھ انہیں اٹھا کر پانی میں لے جاتی ہے۔

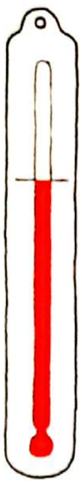
درجہ حرارت سے مگرمچھ کے بچے نر یا مادہ بنتے ہیں۔

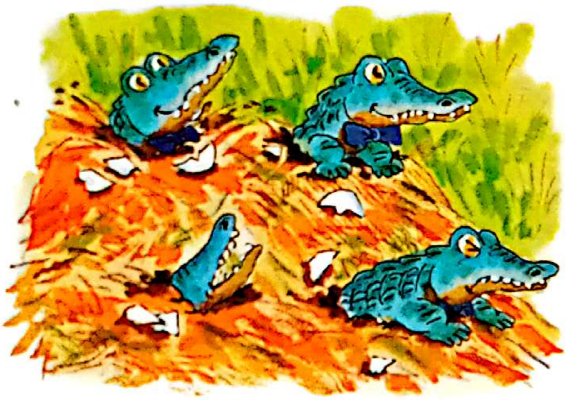
جب مگرمچھ کے انڈوں کو پیدا ہوئے سات سے اکیس دن ہو چکے ہوتے ہیں تو ان کے بچوں کی جنس کا تعین گھونسلے کے اندر کے درجہ حرارت سے ہوتا ہے۔ اگر درجہ حرارت 85 ڈگری فارن ہائیٹ (34ºC) یا اس سے کم ہوگا تو تمام بچے مادہ پیدا ہوں گے۔ اگر درجہ حرارت 93 ڈگری فارن ہائیٹ یا اس سے اوپر ہوگا تو مگرمچھ کے تمام بچے نر پیدا ہوں گے۔





اگر گھونسلے پانی کے قریب ہوں گے تو وہ زیادہ ٹھنڈے ہوں گے اس صورت میں تمام بچے مادہ پیدا ہوں گے۔





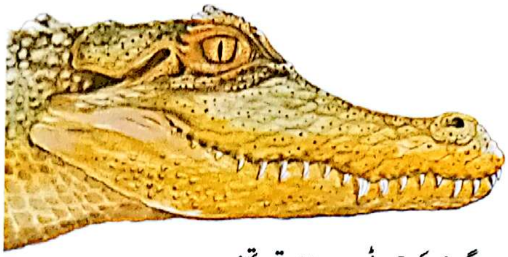
جو گھونسلے پانی سے زیادہ دور ہوتے ہیں وہ زیادہ گرم رہتے ہیں اس لئے تمام بچے نر پیدا ہوتے ہیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لئے

مگرمچھ کی زیادہ تر اقسام اپنے انڈوں کی حفاظت اور تحفظ کرتی ہیں۔ کھارے پانی کے مگرمچھ اور امریکی مگرمچھ دونوں ٹیلے نما بڑے گھونسلے گارے اور پودوں سے بناتے ہیں۔ یہ انڈے دینے کا گھونسلہ ہوتا ہے۔ ان کے اندر نہ صرف انڈے محفوظ رہتے ہیں بلکہ پودوں کے سڑنے گلنے سے ان کے لئے حرارت پیدا ہوتی ہے، جب تک ان انڈوں سے افزائش نہیں ہو جاتی مادہ مگرمچھ انڈے کھانے والے دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتی ہے۔

گھڑیال کیا ہوتا ہے؟

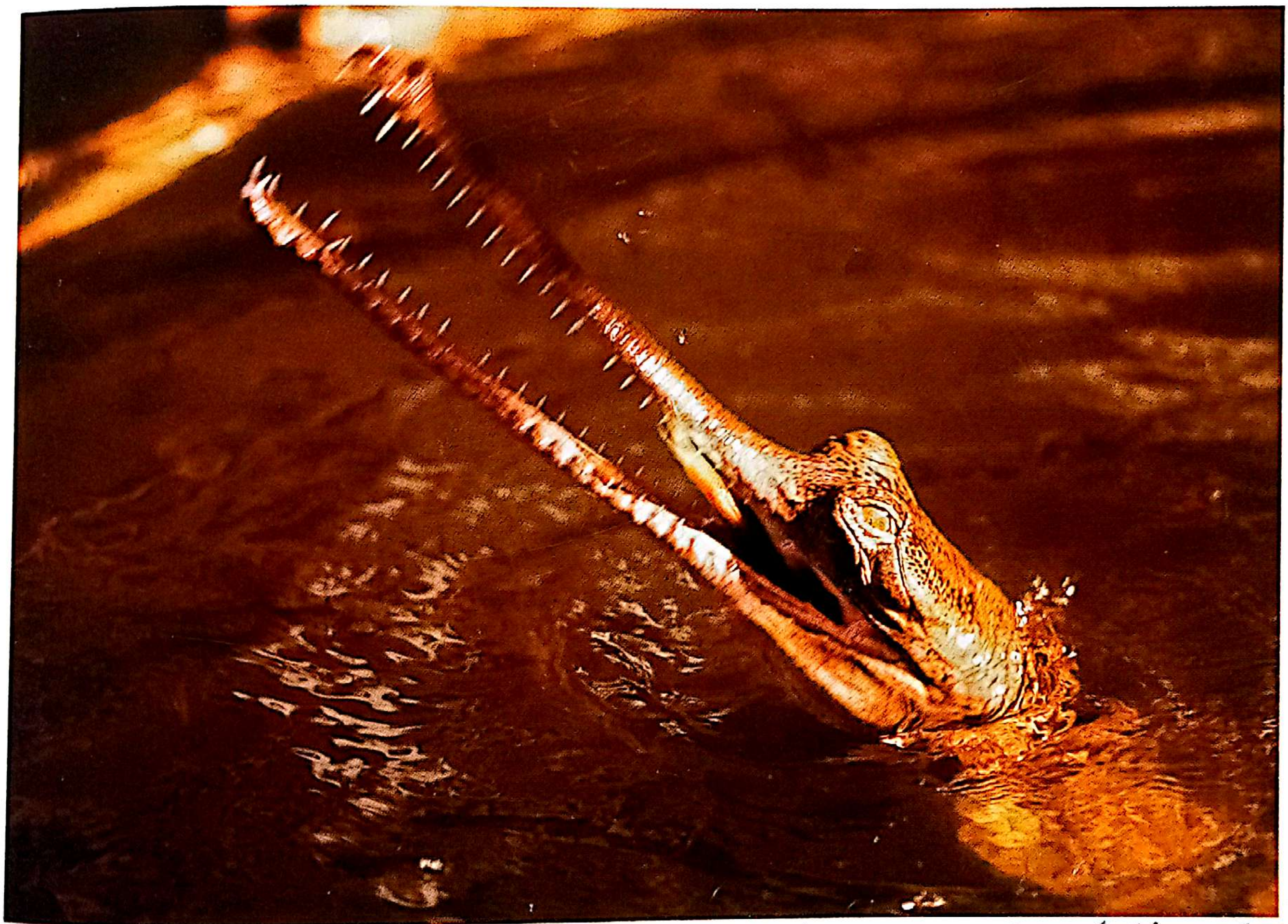
جواب: گھڑیال مگرمچھ اور نہنگ کا رشتہ دار ہے۔ یہ خزندہ پاک وہند میں پایا جاتا ہے۔ یہ دوسرے مگرمچھوں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ مختلف اقسام کے جانور کھاتا ہے۔ مگرمچھ اپنے مضبوط جبڑوں سے آبی پرندے اور چھوٹے جانوروں کو پکڑ لیتا ہے۔ جبکہ ایک گھڑیال تیز رفتار مچھلی کو بھی پکڑ سکتا ہے۔ گھڑیال کی لمبی تھوتھنی اسے پانی میں تیزی سے حرکت کرنے میں مدد دیتی ہے۔



مگرمچھ کی چھوٹی اور چوڑی تھوتھنی

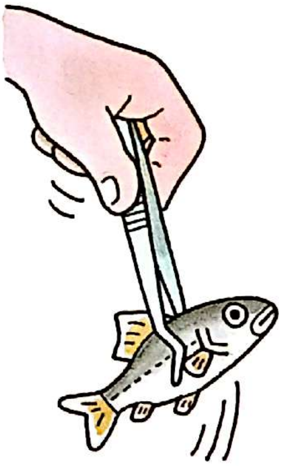


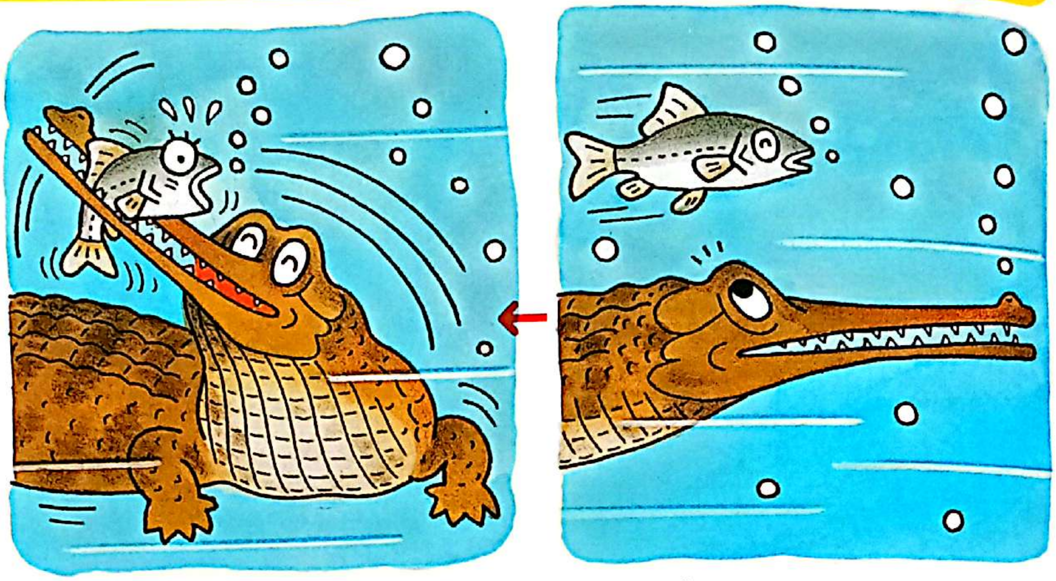
گھڑیال کی لمبی اور پتلی تھوتھنی



▲ گھڑیال ایک مچھلی کو نگل رہا ہے۔ گھڑیال کے لئے ضروری ہے کہ وہ مچھلی کو اپنی تھوتھنی میں پکڑے تاکہ وہ سر کی طرف سے حلق کے اندر داخل ہو۔

ایک گھڑیال مچھلی کو کیسے پکڑتا ہے؟





گھڑیال کی تھوتھنی موچنے کی طرح ہوتی ہے۔

جب کوئی مچھلی گھڑیال کے قریب آتی ہے تو وہ اپنی تھوتھنی کو گھما کر اسے پکڑ لیتا ہے۔ گھڑیال ہمیشہ مچھلی کو اس کے سر کی طرف سے نگلتا ہے تاکہ مچھلی کے پنکھ اس کے حلق میں نہ پھنس جائیں۔

گھڑیال کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

مادہ گھڑیال دریا کے کنارے ریت میں ایک سوراخ کھود کر اس میں تقریباً پچاس انڈے دیتی ہے۔ وہ ہمیشہ انڈوں کے پاس نہیں رہتی بلکہ اکثراوقات اس طرف آکر حالات کا جائزہ لیتی رہتی ہے۔ بالآخر بچے انڈوں سے پیدا ہو کر ریت سے باہر نکل آتے ہیں۔ یہ بچے تقریباً بارہ انچ لمبے ہوتے ہیں لیکن دیکھنے میں ایک بڑے گھڑیال کی طرح لگتے ہیں۔ جوان گھڑیال بارہ سے پندرہ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔



▲ ایک گھڑیال پیدا ہو کر باہر نکل رہا ہے۔ یہ اپنے انڈے کے خول کو توڑ کر باہر نکلتا ہے



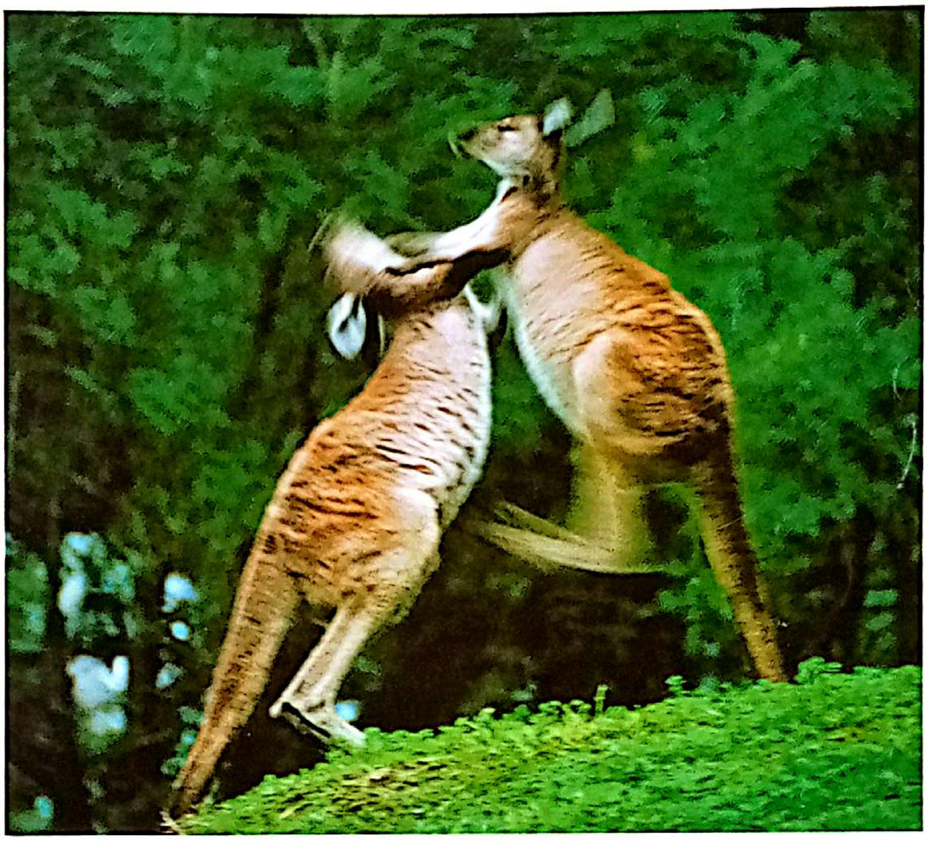
• والدین اور اساتذہ کے لئے

مگرمچھ نہنگ، ناکو، گھڑیال سب مگرمچھ کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ گھڑیال کی لمبی اور پتلی تھوتھنی کھانے کے لئے بہت موزوں ہے۔ ایک اور مچھلی خور مگرمچھ جس پر گھڑیال کا دھوکہ ہوتا ہے دراصل مگرمچھ ہی ہوتا ہے۔ یہ سماٹرا اور ملائیشیا میں پایا جاتا ہے ایک حقیقی گھڑیال کی طرح اس کی تھوتھنی لمبی اور تنگ ہوتی ہے جو پانی کی کم مزاحمت کرتی ہے جس کی وجہ سے وہ تیزی کے ساتھ حرکت کر سکتا ہے۔

؟ یہ جانور کیا کر رہے ہیں؟







▶ دو نر کینگرو آپس میں لڑ رہے ہیں۔ کینگرو اپنی دُم کے ذریعے خود کو سہارا دے کر مخالف کو اپنی ٹانگوں سے مارتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو یہ باکسنگ کی طرح کا منظر محسوس ہوتا ہے۔

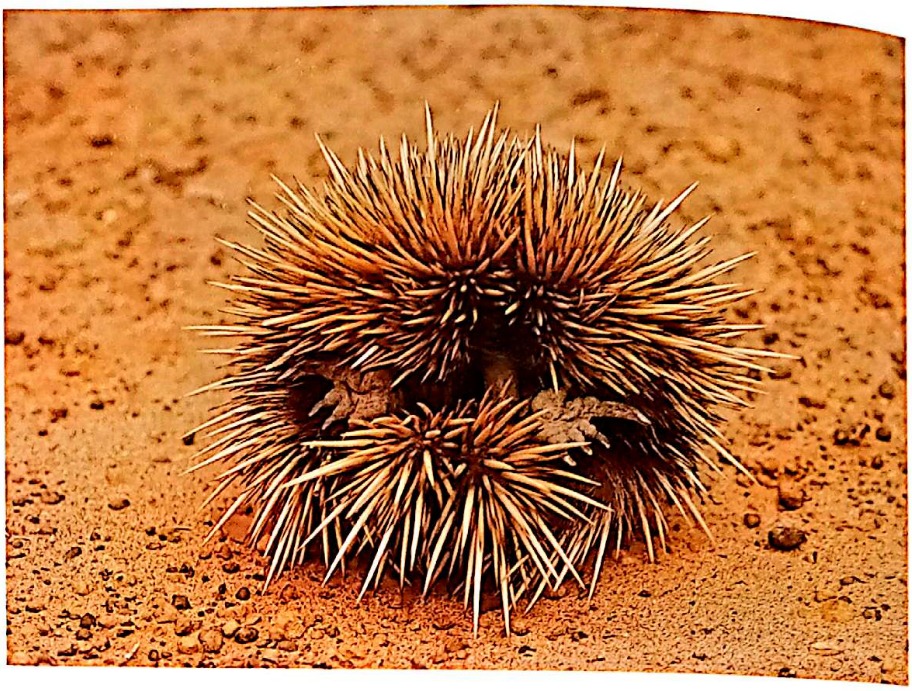


▲ ہندوستانی گینڈا



▶ یہ ہندوستانی گینڈا نہا رہا ہے۔ یہ جانور پانی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ یہ گھنٹوں پانی کے اندر رہتے ہیں۔ صرف ان کے سینگ اور منہ' جیسا کہ یہاں دکھایا گیا ہے پانی کی سطح کے اوپر رہتے ہیں۔





ایک خار پشت مور خور نے خود کو ایک گیند کی طرح لپیٹ لیا ہے۔ اس کے جسم پر سینکڑوں کانٹے ہوتے ہیں جو سوئیوں کی طرح تیز ہوتے ہیں۔ جب وہ اس طرح گیند کی شکل اختیار کرلیتی ہے تو پھر دشمن کے لئے اس پر حملہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

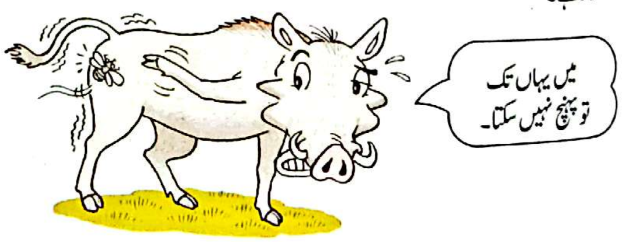




یہ جنگلی جانور کیچڑ میں کھیلتے نظر آرہے ہیں، لیکن دراصل یہ جانور اپنے بالوں اور جلد میں موجود کیڑوں سے نجات پانے کے لئے ادھر ادھر لڑھک رہے ہیں۔



خاردار جانور کے جسم کے پچھلے حصے میں خارش ہو رہی ہے۔ وہ خود کو ایک چٹان سے رگڑ رہا ہے۔ اگر اس کی پیٹھ پر خارش ہو تو یہ الٹا لیٹ کر چٹان سے اپنے جسم کو رگڑتا ہے۔



والدین اور اساتذہ کے لئے

کینگرو بھی خار پشت مور خور کی طرح آسٹریلیا کا رہنے والا ہے۔ یہ دنیا کا ایک انتہائی پرانا دودھ پلانے والا جانور ہے۔ اس کی ایک خلاف معمول بات یہ ہے کہ یہ پہلے انڈے دیتا ہے جب انڈوں میں سے بچے نکل آتے ہیں تو وہ انہیں دودھ پلاتا ہے۔ یہ خاردار جانور افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ کیچڑ میں جس جگہ نہاتا ہے اسے Wallow کہا جاتا ہے۔

یہ دُم کس کی ہے؟



چیتا

چیتے کی دُم کا سرا سفید ہوتا ہے۔ اس سفیدی کی بنا پر اسے دیکھنا آسان ہو جاتا ہے اور مادہ چیتا اپنے بچّوں کو راہ بھٹکنے سے بچانے کے لئے اسے ایک اشارے کے طور پر استعمال کرتی ہے۔







ببر شیر

ببر شیر کی دُم کے سرے پر بالوں کا ایک گُچھا ہوتا ہے۔ وہ بالوں کے اس گچھے کو مکھیوں اور دیگر تکلیف دہ حشرات الارض کو جسم سے اڑانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔





شیر

شیر کی دُم پر اس کے جسم کی طرح کی دھاریاں ہوتی ہیں شیر کی دُم اسے شکار کے تعاقب میں اچانک مڑتے ہوئے توازن برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔





• والدین اور اساتذہ کے لئے

تینوں بلی کی نسل فیلیڈے (Felidae) سے تعلق رکھتے ہیں، اگرچہ ان تینوں کا تعلق ایک ہی نسل سے ہے لیکن ان کی دموں کے مختلف کام ہیں۔ ان جانوروں کی دموں کی نشوونما ان کے طرزہائے زندگی کی خصوصی ضروریات کے حوالے سے ہوئی ہے۔

A Child's First Library of Learning

Special Urdu edition developed and printed for
Punjab Middle Schooling Project, Pakistan

Acknowledgement:

Khalid Masood Chaudhary, Director Punjab Middle Schooling Project, wishes to thank the following who made possible this Urdu edition of A Child's First Library of Learning – a series that has already been translated and published in more than 20 international languages:

Zafar Mehmood, Secretary Education (EE), Punjab
Javaid Iqbal Awan, Special Secretary Education (EE), Punjab
Sadaf Imran, Project Manager, Time Life
Javaid Ali Chaudhary, D. Dir., CRDC/In charge SRMs (PMSP)/Editing Co-ordinator
Amjad Islam Amjad, Chief Editor
Zahida Hena, Translation Co-ordinator

The Director, PMSP is also thankful to the World Bank/IDA for sponsoring this project and to all the staff of PMSP for their support.

Wild Animals

Adapted from Gakken's "Why? Why?"

Original English translation by:
International Editorial Services Inc.
Tokyo, Japan

Urdu edition published by:
Time Life Asia

ISBN 0-7835-0534-5

First published 2000
Printed in China

Time Life Asia is a division of Time Life Inc.

Photo credits: Back cover-Michael W Powles/Eye Ubiquitous

